اردو ترجمہ

الأحاديث القدسية

ثناء اللہ مجاہد

Scanned with CamScanner

اردو ترجمہ

الأحادیث القدسیۃ

ثناء اللہ مجاہد

انصاری پبلیکیشنز

۱۹۹ – کے ، بلاک ۱۱ پی ای سی ایچ ایس

کراچی

Scanned with CamScanner

نام کتاب : ترجمة الاحادیث القدسیة

مترجم : ثناءاللہ مجاہد

ناشر : اسکواڈرن لیڈر (ریٹائرڈ) محمد مشہود انصاری ایم ایس سی (علیگ)

طابع : قاری رشید احمد

مطبع : المخزن پرنٹرز پاکستان چوک کراچی ـ ۱

سال اشاعت : ۱۹۸۹

ملنے کا پتا

انصاری پبلیکیشنز
۱۹۹ ـ کے ، بلاک اا پی ای سی ایچ ایس
کراچی

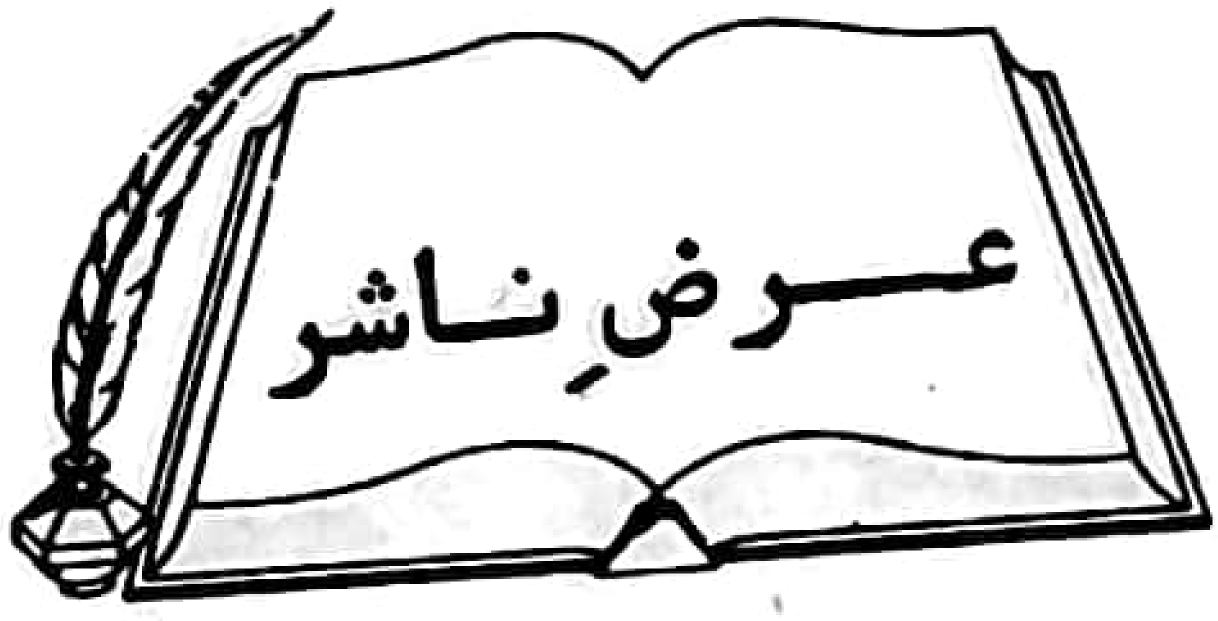

ہمارے کرم فرما ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب (سابق پرنسپل این ای ڈی انجینرنگ کالج) نے جوفی الوقت جدہ میں مقیم ہیں ، از راہ نوازش " الاحادیث القدسیۃ " نام کی ایک کتاب تحفۃً ارسال کی ۔ جستہ جستہ مطالعے سے کتاب بہت نافع اور دلچسپ پائی ۔ سوچا کیوں نہ اس کا ترجمہ کرا دیا جائے تاکہ وہ قارئین جو عربی زبان پر عبور نہیں رکھتے اس کتاب سے مستفید ہوسکیں ۔ ترجمے کے لئے میری نگاہ اپنے عزیز ثناءاللہ مجاہد پر پڑی جو کراچی یونیورسٹی میں اسلامی تاریخ کے شعبے میں بحیثیت اسسٹنٹ پروفیسر وابستہ ہیں اور ایک طویل عرصے تک اسلامیات کے استاد بھی رہے ہیں ۔ میں نے ان کے سامنے اپنی تجویز رکھی جسے انہوں نے کسی پس و پیش کے بغیر قبول کرلیا اور انتہائی کم مدت میں اس ضخیم کتاب کا ترجمہ کردیا ۔

ہمارے ہاں بعض علمائے کرام نے جو دین میں خشکی اور سختی کے علمبردار ہیں اللہ تعالی کے خوف و خشیۃ کا بیجا چرچا کرکے لوگوں کے دلوں میں اس ذات کا ایسا تصور پیدا کردیا کہ جس سے محبت کے بجائے ان کے دلوں میں مذہب سے بیزاری پیدا ہوگئی ۔ فرقہ پرستی اور جوتم پیزار کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوگیا ۔

ان احادیث شریفہ کے مطالعے سے جن کی نسبت صراحتاً اللہ تعالی کی ذات گرامی سے ہے ، یہ بات پوری طرح واضح ہوجاتی ہے کہ وہ اپنے بندوں کا نہ صرف ساتھی ، کارساز اور دوست ہے بلکہ صرف وہی ذات اس قابل ہے کہ اس سے محبت کی جائے ۔ ان احادیث میں اس کی صفت رحمان و رحیم ابھر کر سامنے آتی ہے ، وہ سب کو معاف کردے گا اور بخش دے گا یہاں صرف ایک قید اس نے عائد کردی ہے کہ اس کے ساتھ کسی بھی صورت میں کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرایا جائے اور یہ بات خالق دو جہاں نے قرآن مجید میں بھی بیان کردی ہے ۔ اس کتاب کے مطالعے کے بعد ہمیں یہ عہد کرنا ہے کہ ہم اپنی زندگی کے تمام معاملات میں اللہ تعالی کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہیں کریں گے خواہ وہ شریک زندہ ہوں یا مردہ ،حجر و شجر ہوں یا قبور و مزارات ۔ اللہ تعالی ہمیں اس کی توفیق عنایت فرمائے ۔

کتاب کی اشاعت حسبۃً للہ کی جارہی ہے ۔ اس کی اشاعت سے کسی قسم کی مالی منفعت مقصود نہیں ہے ۔ دعا فرمائیں اللہ تعالی اس حقیر کاوش کو شرف قبولیت سے نوازیں اور میرے لئے اسے توشۂ آخرت بنادیں ۔ فقط

اسکواڈرن لیڈر (ریٹائرڈ) محمد
مشہود انصاری ایم ایس سی (علیگ)

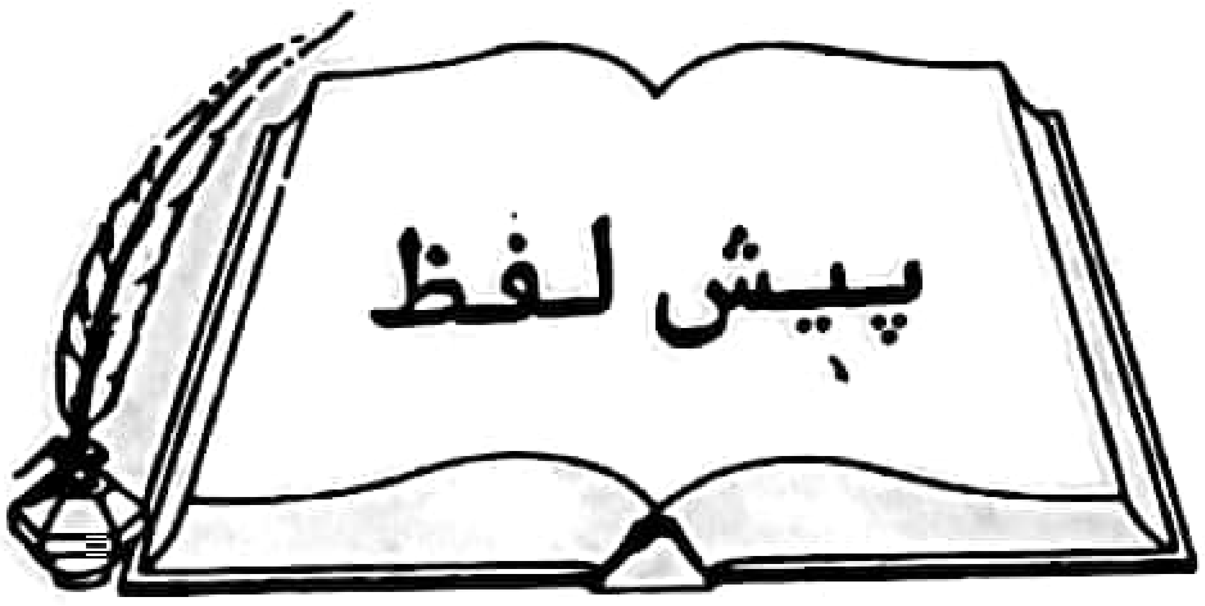

محترم محمد مشہود انصاری صاحب میرے بزرگ ہیں ۔ عمر کی ساتویں دہائی کے آخر میں ہیں ۔ فزکس کے ایم ایس سی ہیں اور بسلسلۂ ملازمت محکمہ موسمیات اور پاکستان فضائیہ سے منسلک رہے ۔ ان کی زندگی تصوف کی اصطلاح " ترک و تجرید" سے عبارت ہے ۔ ان کے والد مرحوم ڈاکٹر محمد محمود انصاری مذہب کے انتہائی والا و شیفتہ اور دینی شعائر و رسوم کے سختی سے پابند تھے ۔ وہ اثرات موصوف میں پوری طرح موجود ہیں ۔ اسی سلسلے میں راقم کے یہاں بھی ان کی آمد و رفت رہتی ہے ۔ ایک دن ایک کتاب لئے ہوئے تشریف لائے ۔ آتے ہی کتاب میری طرف بڑھائی اور حکم دیا " اس کا ترجمہ کردو " ان کے لہجے میں جو اصرار اور تحکم پنہاں تھا اس کی بنا پر انکار کرنے کی جرأت نہ کرسکا ۔ حدیث کی کتب کا ترجمہ کرنے میں جو حزم و احتیاط متقاضی ہوتی ہے اس کی وجہ سے بار بار ہمت جواب دے جاتی تھی لیکن بتوفیق ایزدی آخر یہ مشکل منزل سر کرلی ۔

کتاب میں کچھ اصطلاحات بار بار استعمال ہوئی ہیں ۔ ان قارئین کے لئے جو اصول حدیث سے نا آشنا ہیں یہ سوچا کہ ان اصطلاحات کی مختصراً وضاحت کردی جائے ۔ اس سلسلے میں مقدمہ تحریر کیا ہے جس سے اگرچہ کتاب کی ضخامت میں اضافہ ہوگیا ہے لیکن ترجمے کی تفہیم آسان ہوگئی ہے ۔

• دوران ترجمہ بہت سے کرم فرماؤں نے میری معاونت فرمائی ۔ میں قلب کی گہرائیوں سے ان سب محسنوں کا مشکور ہوں خصوصاً اپنی رفیقہ حیات صدیقہ نثار ، استاد مکرم پروفیسر علی محسن صدیقی ، محترم پروفیسر سرور حسین خان اور جناب محمد شاکر قریشی (پروپرائٹر فیمس شاپ رائٹر کمپنی) کا ، جن کے تعاون کے بغیر یہ عظیم ذمہ داری نبھانا میرے بس سے شاید باہر ہوتا ۔

اللہ تعالی سے جو ارحم الراحمین و الہ العالمین ہے دعا گو ہوں : اے اللہ ہمارے والدین ، اساتذہ ، اعزہ و اقربا ، احباب اور ہم سب کے دین و دنیا میں برکت و بہتری عطا فرما ۔ اے اللہ ان میں سے جو تیرے جوار رحمت میں چلے گئے ہیں ان کے درجات بلند فرما اور ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرما ۔ اے اللہ اس کتاب کو قارئین کے لئے نفع مند فرما دے ــــ آمین یا الہ العالمین

ثناء اللہ مجاہد

Scanned with CamScanner

مقدمة

الحمد للہ رب العالمین و العاقبة للمتقیـــن و الصلاة و السلام علی افضل المرسلین و خاتم النبییـــن سیّدنا محمد و علی آلہ الطیبین و صحابتہ الاکـــرمیـن و التابعین لھم باحسان الی یوم الدین ۔

علمائے حدیث کے نزدیک احادیث قدسیة کی تعداد دو سو کے لگ بھگ ہے ۔ اس کتاب میں چار سو احـــادیث جمع کی گئیں جن میں سے بیشتر مکررات ہیں جو راوی یا متن کے معمولی فرق کو ظاہر کرتی ہیں اس طرح ان کـی تعداد بظاہر زیادہ ہوگئی ہے ۔

یہ مجموعہ احادیث صحاح ستہ اور موطا امـــام مالک سے منتخب کردہ ہے جسے دار الکتب العربی بیـروت نے ۱۹۸۲ء میں شائع کیا ۔

آئیندہ اوراق میں حدیث کی تعریف ، حدیث کی اقسام اور کتب حدیث کا تعارف پیش کیا گیا ہے تاکہ اصول حدیث سے ناآشنا حضرات بھی اس ترجمے سے یکساں مستفید ہوسکیں ۔

و نسال اللہ تعالی ان ینفعنا بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم و یحشرنا فی زمرتہ و یجعلنا من اہل شفاعتہ ۔ آمین والحمد للہ رب العالمین ۔

حدیث (تعریف)

قرآن مجید میں خدائے بزرگ و برتر کا ارشاد ہے :

انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح و
نبیین من بعدہ و اوحینا الی ابراھیم و
اسمعیل و یعقوب و الاسباط و عیسی و ایوب
و یونس و ھارون و سلیمن و آتینا داوٗد
زبورا ۔

(ترجمہ) ہم نے آپ کی طرف اس طرح وحی کی جیسے نوح اور ان کے بعد آنے والے نبیوں کی طرف ، اور ہم نے ابراہیم ، اسماعیل ، اسحاق ، یعقوب ، ان کی اولاد اور عیسی ، ایوب ، یونس ، ہارون اور سلیمان کی طرف وحی کی اور ہم نے داوٗد کو زبور مرحمت کی ۔

مندرجہ بالا آیت میں جن انبیاء کرام کا تذکرہ کیا گیا ہے ان میں سے حضرت ابراہیم ، حضرت اسماعیل حضرت عیسی اور حضرت داوٗد کے متعلق تو ہمیں معلومات دستیاب ہیں کہ ان کو کتب اور صحائف سے نوازا گیا ۔

Scanned with CamScanner

گویا ان کی طرف کی جانے والی وحی ، وحی متلو تھی اور باقی انبیاء حضرات کی وحی غیر متلو تھی -

اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی وحی کو حضرت نوح اور ان کے بعد مبعوث ہونے والے باقی انبیاء کرام صلوات اللہ علیہم اجمعین سے تشبیہ دی گئی - اس سے ظاہر ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کی طرف کی جانے والی وحی بھی دونوں اقسام کی تھی - یعنی متلو اور غیر متلو - اس سے پتا چلا کہ وحی کی دو اقسام ہیں -

۱ - وحی متلو

وحی متلو وہ وحی ہوتی ہے جس کی نماز میں تلاوت کی جاتی ہے جیسے قرآن مجید -

۲ - وحی غیر متلو

وحی غیر متلو وہ وحی ہے جس کی نماز میں تلاوت نہیں کی جاتی - یہ وحی نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے اقوال ، افعال اور تقاریر (سکوت) پر مشتمل ہے -

وحی غیر متلو کو مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے جو حسب ذیل ہیں :-

۱ - حدیث

۲ - سنت

۳ - خبر

۴ - اثر

حدیث

لغت میں قدیم کی ضد کو حدیث کہا گیا ہے ۔ گفتگو کو بھی حدیث کہتے ہیں ۔ اس کا مصدر حدث ہے جس کا اطلاق نئے عوارض پر ہوتا ہے ۔ " رجل حدث " کے معنی جوان آدمی ہے ۔ واقعات ، حکایات اور قصص کو بھی حدیث کہا گیا ہے لیکن اصطلاح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے اقوال ، افعال ، تقاریر (سکوت) اور اجتہاد کو حدیث کہتے ہیں ۔

سنت

لغت میں سنت اس راستے کو کہا گیا ہے جس پر متواتر چلنے کی وجہ سے وہ صاف اور واضح ہوگیا ہو جسے " طریق معبد " سے بھی تعبیر کیا گیا ہے ۔ راسخ عادات اور مستمر اعمال پر بھی سنت کا اطلاق کیاجاتا ہے ۔ اچھی اور بری عادات دونوں پر سنت کا لفظ بولا جاتا ہے ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کا ارشاد گرامی ہے :

من سنّ سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا و اجر من عمل بھا و من سنّ سنۃ سیئۃ فلہ اجرھا و اجر من عمل بھا ۔

سنت کی ضد بدعت ہے ۔

سنت کا اصطلاحی معنی

Scanned with CamScanner

سنت کا لفظ جب اضافت سے استعمال ہو تو سنت نبوی سے مراد احادیث نبوی ہی سمجھی جاتی ہیں ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے قول ، فعل تقریر اور اجتہاد سب سنت میں داخل ہیں ۔ مسلم الثبوت میں سنت کی تعریف اس طرح کی گئی ہے :

ما صدر عن الرسول غیر القرآن من قول و فعل و تقریر ۔

حدیث اور سنت میں فرق

ڈاکٹر صبحی صالح " علوم الحدیث " میں رقم طراز ہیں :

لفظ سنت اپنی اصل کے پیش نظر حدیث کے مترادف و مساوی نہیں ۔ اپنے اصل لغوی معنی کے اعتبار سے سنت کا اطلاق اس دینی طریقہ پر کیا جاتا تھا جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم اپنی سیرت مطہرہ میں گامزن رہے اس لئے کہ سنت کے لغوی معنی راستہ کے ہیں ۔ لفظ حدیث عام ہے اور اس میں آنحضور صلی اللہ علیہ و سلم کے اقوال و اعمال سب داخل ہیں بخلاف ازیں سنت کا لفظ آپ کے اعمال کے ساتھ مختص ہے ۔

اصول فقہ کی کتب میں بعض علماء نے سنت کا لفظ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے اعمال کے لئے استعمال کیا ہے اور حدیث کا لفظ اقوال کے لئے لیکن ادلہ شرعیہ کے تذکرہ میں وہ حدیث اور سنت کو مترادف اور ہم معنی سمجھتے ہیں ۔

اصطلاح فقہ میں سنت کا معنی

فقہاء کی اصطلاح میں سنّت کا مصداق وہ حکم ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم سے ثابت تو ہو لیکن نہ فرض ہو اور نہ واجب۔

خبر

خبر کسی واقعہ کی اطلاع اور اس کی حکایت کو کہا جاتا ہے ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے ارشادات پر یہ لفظ بولا جائے تو حدیث کے مترادف ہوگا

اثر

کسی چیز کے بقیہ اور نشان کو کہتے ہیں :

فانظر الی آثار رحمۃ اللہ ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کے ارشادات پر اثر کا لفظ بولا جاتا ہے اور عموماً اس کا استعمال اضافت سے ہوتا ہے ۔ جب آثارِ رسول کہا جائے تو یہ حدیث اور سنّت کے مترادف ہوگا اور مطلقاً بولا جائے تو آثارِ صحابہ مراد ہوں گے ۔

عاملین بالحدیث جو کتاب اللہ کے بعد حدیث کی حجیّت پر یقین رکھتے اور اسے حجّت شرعی سمجھتے ہیں وہ دین کی کتابوں میں ان نسبتوں سے مشہور ہیں : ۔ اہل سنّت ، اہل حدیث ، اہل الاثر وغیرہ ۔

حدیث کی اقسام

حدیث کی مندرجہ ذیل چار اقسام ہیں :۔

۱ ۔ حدیث قولی
۲ ۔ حدیث فعلی
۳ ۔ حدیث سکوتی یا تقریری
۴ ۔ حدیث قدسی

ان اقسام کی مختصر تشریح درج ذیل ہے :۔

حدیث قولی

شرعی احکام کو بیان کرنے کے سلسلے میں مختلف اوقات میں آپ نے جو بھی ارشاد فرمایا وہ سب حدیث قولی میں شامل ہے ۔ مثلاً آپ کا یہ فرمان : انّما الاعمال بالنیّات (اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے ۔)

حدیث فعلی

عبادات وغیرہ کی کیفیات سے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کے وہ تمام اعمال و افعال جو صحابہ کرام نے آپ کی طرف منسوب کرکے بیان کئے ہیں وہ سب حدیث فعلی کی مثالیں ہیں ۔ مثلاً نماز ادا کرنے کی کیفیت ، حج کے مناسک ، روزوں کے آداب وغیرہ ۔

حدیث سکوتی یا تقریری

صحابہ کرام کے تمام افعال و اعمال جن پر آپ نے اظہار رضا مندی کے طور پر سکوت فرمایا یا ان پر پسندیدگی اور تائید کا اظہار فرمایا ، حدیث سکوتی یا تقریری میں شامل ہیں ۔

حدیث قدسی

وہ احادیث جن کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم ، اللہ تعالی کی طرف منسوب کرکے ارشاد فرماتے

ہیں جو نہ تو قرآن کا جز ہیں اور نہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کے ذاتی اقوال ۔ اس سے آپ کا مقصد یہ واضح کرنا تھا کہ آپ ان کو صرف اللہ تعالی کی جانب سے نقل کر رہے ہیں اور آپ کا انداز بیان قرانی اسلوب سے جداگانہ ہے ۔

حدیث قدسی کا معنی و مفہوم خواب یا الہام کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم پر من جانب اللہ القا کیا جاتا ہے اور اس کے الفاظ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے اپنے ہوتے ہیں ۔

حدیث قدسی اور قرآن مجید میں فرق

قرآن مجید کئی اعتبار سے حدیث قدسی سے مختلف ہے ۔ مثلاً :۔

۱ قرآن مجید معجزہ ہے ۔ حدیث قدسی معجزہ نہیں ہے ۔

۲ قرآن مجید مکمل طور پر حضرت جبریل علیہ السلام کی وساطت سے نازل کیا گیا جب کے حدیث قدسی بغیر واسطے کے ہے ۔ ملا علی قاری کہتے ہیں کہ کبھی کبھار حضرت جبریل علیہ السلام کی وساطت سے بھی اللہ تعالی نے یہ احادیث بذریعہ وحی نازل فرمائیں ۔

۳ قرآن مجید لوح محفوظ سے انہی الفاظ میں نازل کیا گیا جب کہ حدیث قدسی لوح محفوظ میں درج نہیں ۔

۴ قرآن مجید ہر دور ، ہر عہد اور ہر طبقے میں قطعی تواتر سے منقول ہے جب کہ حدیث قدسی تواتر سے بعینہ منقول نہیں ہے ۔

۵ نماز میں جب تک قرآن مجید کی تلاوت نہ کی

Scanned with CamScanner

جائے نماز مکمل نہیں ہوتی بخلاف ازیں حدیث قدسی کہ اس کی تلاوت نماز میں جائز نہیں ۔

۶ قرآن کا منکر قطعی کافر ہے جب کہ حدیث قدسی کے منکر پر کفر کا اطلاق نہیں ہوتا ۔

۷ قرآن مجید کے الفاظ بھی اللہ تعالی ہی کے ہیں جب کہ احادیث قدسی کے الفاظ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کے اپنے ہیں ۔

۸ قرآن مجید کو طہارت کے بغیر چھونا جائز نہیں ہے (لا یمسہ الا المطہرون) جب کہ حدیث قدسی کو بغیر طہارت چھونا جائز ہے ۔

۹ قرآن مجید کے ہر حرف کی تلاوت پر دس نیکیاں ہیں جب کہ احادیث قدسی کی تلاوت پر اس طرح ثواب کا وعدہ نہیں ہے ۔

۱۰ قرآن مجید کی بیع امام احمد کے نزدیک حرام ہے جب کہ احناف کے نزدیک مکروہ ہے جب کہ احادیث قدسی کی بیع کی ممانعت کسی مکتب فکر میں ناجائز قرار نہیں دی گئی ۔

Scanned with CamScanner

اقسامِ حدیث

متواتر

متواتر اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے راوی اتنی کثرت سے ہوں کہ عادتاً ان کا جھوٹ پر متفق ہونا ناممکن ہو اور حضور صلی اللہ علیہ و سلم کا ایسا قول یا فعل بیان کریں جسے سب سے اوپر کے راوی یعنی صحابی نے اپنے کانوں سے سنا یا اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو ۔

حدیث متواتر کے راویوں کی تعداد کے بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں یعنی ۴، ۵، ۷، ۱۰، ۱۲، ۲۰، ۴۰، ۵۰، ۷۰، اور ۳۰۰ سے کچھ زائد ۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ حدیث متواتر کے راویوں کی تعداد معین نہیں ۔

متواتر کی اقسام

حدیث متواتر کی دو بڑی قسمیں ہیں : ۔

۱ ۔ متواتر فعلی : جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کا کوئی فعل تواتر سے بیان کیا گیا ہو ۔

۲ ـ متواتر قولی : جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کا کوئی قول تواتر سے بیان کیا گیا ہو۔

متواتر قولی کی دو اقسام ہیں :

۱ ـ متواتر لفظی : جس میں راویوں نے حدیث کے الفاظ کو محفوظ رکھا ہو ـ

۲ ـ متواتر معنوی : جس میں راویوں نے حدیث کے معنی کو محفوظ رکھا ہو لیکن اپنے الفاظ میں اسے بیان کیا ہو ـ

اس کے بعد پھر تمام متواترات کی دو قسمیں ہیں :۔

۱ ـ سکوتی : راویوں نے حدیث کی روایت کی اور کسی نے اس پر انکار نہیں کیا ـ

۲ ـ غیر سکوتی : لوگوں نے نہ صرف اس کا انکار نہیں نہیں کیا بلکہ اس کا اثبات کیا اور اس پر عمل بھی کیا ـ

متواتر سے حاصل شدہ علم

جمہور کے نزدیک خبر متواتر سے یقینی علم حاصل ہوتا ہے جس کی حیثیت حجت کی ہے نیز جمہور کے نزدیک متواتر کا منکر کفر کا مرتکب ہوتا ہے ـ

متواتر کی مثال

احادیث میں معنوی اعتبار سے متواتر احادیث کی کمی نہیں لیکن لفظی کے متعلق اختلاف ہے ـ بعض علماء کے نزدیک بہت سی احادیث موجود ہیں جبکہ بعض کا قول ہے کہ متواتر لفظی موجود نہیں ـ جو حضرات

متواتر لفظی کی موجودگی کو بیان کرتے ہیں وہ مثال میں یہ احادیث پیش کرتے ہیں :

۱ وہ حدیث جس میں چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا ذکر کیا گیا ہے ۔

۲ حدیث نبوی : من کذب علیّ متعمّداً ۔

۳ من بنی للہ مسجداً ۔

۴ وہ حدیث جس میں آپ کی شفاعت کا ذکر کیا گیا ہے ۔

۵ وہ حدیث جس میں کھجور کے اس تنے کے رونے کا ذکر کیا گیا ہے جس کے ساتھ سہارا لگا کر آپ خطبہ ارشاد فرماتے تھے ۔

۶ موزوں پر مسح کی حدیث ۔

۷ واقعہ معراج ۔

۸ وہ حدیث جس میں مذکور ہے کہ آپ کی انگلیوں سے پانی پھوٹنے لگا اور سب لشکر سیراب ہوگیا ۔

۹ قتادہ کی آنکھ واپس دلانا ۔

۱۰ تھوڑے سے کھانے سے سب لشکر کو شکم سیر کرنا ۔

خبر احاد

جو احادیث تواتر کے درجے کو نہ پہنچیں انہیں آحاد کہتے ہیں ۔ اخبار احاد کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں :

۱ مشہور

۲ مستفیض

۳ عزیز

۴ غریب

مستفیض

جس حدیث کے ہر زمانے میں کم از کم تین راوی ہوں اسے مستفیض کہتے ہیں ۔

مشہور

وہ حدیث جو اپنی اصل کے اعتبار سے احاد ہو مگر بعد کے زمانے میں تواتر کی حد کو پہنچ جائے اسے حدیث مشہور کہتے ہیں ۔

جس حدیث کو قرن اول میں تین یا زیادہ نے روایت کیا ہو لیکن وہ حد تواتر کو نہ پہنچی ہو بلکہ دوسرے قرن میں متواتر ہوئی ہو وہ مشہور بھی ہوگی اور مستفیض بھی ۔

جسے ہر زمانے میں تین یا تین سے زیادہ نے روایت کیا ہو لیکن دوسرے یا تیسرے قرن میں تواتر کو پہنچ گئی ہو تو وہ مشہور ہوگی ، متواتر نہ ہوگی

احناف میں سے شیخ ابوبکر جصاص مشہور کو بھی متواتر ہی کی ایک قسم جانتے ہیں ۔ گویا ان کے نزدیک متواتر کی دو قسمیں ہیں :

۱ جو ابتدا سے انتہا تک متواتر ہو ۔

۲ جو ابتداءً متواتر نہ ہو صرف انتہاءً متواتر ہو ۔

پہلی قسم کو وہ متواتر اور دوسری کو مشہور کے نام سے پکارتے ہیں ۔

عزیز

حدیث عزیز اس حدیث کو کہتے ہیں جس کو کم از کم دو راوی بیان کرتے ہوں - ایسی حدیث کو یا تو نادر الوجود ہونے کی وجہ سے عزیز کہتے ہیں یا اس لئے کہ ایک کے بجائے دو راوی ہونے کی بنا پر وہ قوی ہو جاتی ہے -

غریب

جس حدیث کے سلسلہ سند میں کسی زمانے میں صرف ایک ہی ثقہ راوی ہو ، غریب کہلاتی ہے - اس کی غرابت کبھی حدیث کے متن میں ہوتی ہے اور کبھی سند میں - غریب کو فرد بھی کہتے ہیں - فرد کی دو قسمیں ہیں -
(۱) فرد مطلق (۲) فرد نسبی -

فرد مطلق وہ حدیث ہے جس میں صحابی سے صرف ایک راوی روایت کرے -

فرد نسبی وہ حدیث ہے جس کو کسی صحابی سے صرف ایک راوی نے روایت کیا ہو پھر اس راوی سے بھی ایک راوی روایت کرے - اگر اس کے بعد بھی راوی کا سلسلہ ایک ایک کا چلتا رہے پھر بھی اسے فرد نسبی ہی کہیں گے -

حافظ ابن الحجر العسقلانی کے بقول محدثین کی عادت یہ ہے کہ جب وہ کسی حدیث کو فرد کہتے ہیں تو اس سے فرد مطلق مراد لیتے ہیں اور جب غریب کہتے ہیں تو اس سے فرد نسبی مراد لیتے ہیں -

خبر واحد سے یقینی علم حاصل ہوتا ہے

محدثین کے نزدیک بغیر کسی اختلاف کے متواتر لفظی یا معنوی دونوں سے قطعی علم حاصل ہوتا ہے

البتہ یہ امر اختلافی ہے کہ صحیح خبر واحد سے ظنی علم حاصل ہوتا ہے یا یقینی - امام نووی کے مطابق چوں کہ خبر واحد ظنی الثبوت ہوتی ہے اس لئے علم بھی ظنی حاصل ہوتا ہے - اکثر محدثین کی یہ رائے ہے کہ خبر واحد اگر بخاری و مسلم کی روایت کردہ ہو تو اس سے قطعی علم حاصل ہوتا ہے - بعض علماء نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ خبر واحد اگر صحیح ہو تو خواہ اسے شیخین نے روایت کیا ہو یا دیگر محدثین نے وہ حدیث متواتر کی طرح یقینی علم کا فائدہ دیتی ہے - امام ابن حزم کہتے ہیں : ایک صاحب العدالت راوی جب دیگر اصحاب عدالت سے روایت کرتا ہو تو ایسی حدیث واجب العلم و العمل ہوتی ہے -

صحیح

علامہ ابن کثیر نے صحیح حدیث کی تعریف اس طرح کی ہے :

" الحدیث المسند الذی یتصل اسنادہ بنقل العدل الضابط عن العدل الضابط حتی ینتھی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم او الی منتھاہ من صحابی او من دونہ و لا یکون شاذا و لا معللاً -

صحیح اس مسند حدیث کو کہتے ہیں جس کو صاحب العدالت اور ضابط راوی دوسرے عدل اور ضابط راوی سے روایت کرے یہاں تک کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم یا صحابی یا تابعی تک پہنچ جائے اور وہ معلل اور شاذ بھی نہ ہو -

صحیح حدیث کی دو قسمیں ہیں : (۱) صحیح لذاتہ (۲) صحیح لغیرہ -

۱ صحیح لذاتہ : وہ حدیث ہے جو نہایت اعلی درجہ کی صفات قبول کو شامل ہو ۔

۲ صحیح لغیرہ : وہ حدیث جس میں اعلی صفات تو موجود نہ ہوں البتہ کسی اور وصف کی بنا پر اس کو صحیح قرار دیا جائے ۔ مثلاً حدیث حسن جب متعدد طرق سے مروی ہو تو وہ حسن کے درجہ سے ترقی کرکے حدیث صحیح کے درجہ پر فائز ہوجاتی ہے ۔

جن احادیث کو صحیح کہا جاتا ہے ان کا مرتبہ صحت میں یکساں نہیں ہوتا ۔ اس کے علاوہ جن کتب میں صحیح احادیث کو جمع کرنے کا التزام کیا گیا ہے اس کا بھی یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اُن میں مندرج احادیث صحت میں مساوی الدرجہ ہیں ۔ بخلاف ازیں محدثین کے نزدیک بعض حدیثیں صحیح اور بعض صحیح تر ہوتی ہیں ۔ اسی طرح بعض حدیثیں ضعیف اور بعض ضعیف تر ہوتی ہیں

محدثین کا نقطہ نگاہ یہ ہے کہ جس طرح صحت کے مقتضی اوصاف میں قوت و ضعف کے اعتبار سے درجہ بندی ہوتی ہے اسی طرح حدیث صحیح کے درجات بھی ان اوصاف کے اعتبار سے مختلف و متنوع ہوتے ہیں ۔

درجات کے اسی تفاوت کے پیش نظر امام نووی نے حدیث صحیح کو سات قسموں میں تقسیم کیا ہے :

۱ وہ متفق علیہ حدیث جو بخاری و مسلم دونوں میں موجود ہو ۔

۲ جو حدیث صرف بخاری میں مذکور ہو ۔

۳ وہ حدیث جو صرف مسلم نے روایت کی ہو ۔

۴ جو حدیث بخاری و مسلم میں تو نہ ہو مگر کسی محدث نے اس حدیث کو ان دونوں کی شرط کے مطابق روایت کیا ہو ۔

۵ جو حدیث صرف بخاری کی شرط کے مطابق ہو ـ

۶ جو حدیث صرف مسلم کی شرط کے مطابق ہو ـ

۷ وہ حدیث جس کو بخاری و مسلم کے علاوہ دیگر آئمہ حدیث نے صحیح قرار دیا ہو ـ

حسن

ہو ما اتصل سندہ بنقل عدل خفیف الضبط و سلم من الشذوذ و العلۃ ـ

حسن وہ حدیث ہے جس کی سند متصل ہو اور جس کا راوی صاحب العدالت مگر قلیل الضبط ہو اور اس میں شذوذ اور علت بھی نہ ہو ـ

حدیث حسن کی دو قسمیں ہیں :

حسن لذاتہ

اس میں جو خوبی پائی جاتی ہے وہ اس کی ذاتی ہوتی ہے کسی خارجی سبب کی بنا پر نہیں ہوتی ـ اس میں حدیث صحیح کی سب شرائط پائی جاتی ہیں البتہ اس کے رواۃ و رجال میں ضبط کی کمی پائی جاتی ہے ـ

حسن لغیرہ

جب کسی قید و شرط کے بغیر حدیث حسن کہا جائے تو اس سے حسن لذاتہ مراد ہوتی ہے ـ حسن لغیرہ وہ حدیث ہے جس کی سند میں ایسا مستور راوی ہوتا ہے جس کی صلاحیت یا عدم صلاحیت کا کچھ پتا نہیں ہوتا البتہ وہ زیادہ غفلت پیشہ ، کثیر الخطا اور متہم بالکذب نہیں ہوتا نیز کسی دوسری حدیث سے اس کی تائید بھی ہوتی ہے ـ

Scanned with CamScanner

حدیث مقبول یعنی صحیح و حسن کو درج ذیل القاب سے بھی ملقب کیا جاتا ہے ۔

جیّد ، مجوّد ، قوی ، ثابت ، محفوظ ، معروف صالح ، مستحسن وغیرہ ۔

ضعیف

ضعیف وہ حدیث ہے جس میں حدیث صحیح و حسن کی صفات نہ پائی جاتی ہوں ۔ عمل کے اعتبار سے ضعیف کی دو قسمیں ہیں :

۱ وہ ضعیف حدیث جس پر عمل جائز نہیں اور جس کو واہی (بیکار) بھی کہتے ہیں ۔

۲ وہ ضعیف حدیث جس پر عمل جائز ہوتا ہے ۔ یہ امام ترمذی کی اصطلاح " حدیث حسن " سے ملتی جلتی ہے

ضعیف کی اقسام

معلق

معلق اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند کے آغاز سے ایک یا ایک سے زیادہ راوی ترتیب وار محذوف ہوں اور حدیث کو ان راویوں کی طرف منسوب کیا گیا ہو جو محذوف راویوں کے اوپر ہوں ۔

مرسل

وہ حدیث ہے جس کی سند میں صحابی کا نام ساقط ہوگیا ہو ۔

مثال

نافع کہتے ہیں : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

و سلم کذا او فعل کذا او فعل بحضرتہ کذا ۔ (آپ نے ایسے فرمایا یا ایسے کیا یا آپ کی موجودگی میں اس طرح کیا گیا ۔)

جب کہ نافع تابعی ہیں ۔ گویا اس حدیث میں صحابی کا نام مذکور ہی نہیں ۔ اس اعتبار سے مرسل حدیث مرفوع تابعی ہوتی ہے ۔ خواہ تابعی چھوٹی عمر کا ہو یا بڑی عمر کا ۔

اس حدیث کے ضعیف ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں اتصال نہیں ہوتا ۔

حدیث مرسل حجت نہیں

حدیث مرسل دین میں حجت نہیں ہے ۔ حدیث نبوی کے حفاظ اور نقادوں کی آخری و حتمی رائے یہی ہے ۔ امام مسلم اپنی صحیح کے مقدمے میں فرماتے ہیں :

" ہمارے اور محدثین کے قول کے مطابق مرسل حجت نہیں ہے ۔ "

حدیث مرسل کے درجات

سب سے اعلی مرسل حدیث وہ ہے جس کو ایسا صحابی مرسل بیان کرے جس کا سماع حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے ثابت ہو ۔

پھر وہ صحابی جس نے آپ کو دیکھا ہو مگر سماع ثابت نہ ہو ۔

مخضرم صحابی کی مرسل روایات ۔

ثقہ تابعین مثلاً سعید بن المسیب کی روایات ۔

ان راویوں کی روایات جو اپنے اساتذہ و شیوخ کا انتخاب بہت سوچ و بچار کے بعد کرتے ہیں مثلاً شعبی اور مجاھد ۔

Scanned with CamScanner

ان راویوں کی مرسل روایات جو ہر کسی سے روایت اخذ کرتے ہوں مثلاً حسن بصری ۔

معضل

معضل اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند میں دو یا دو سے زیادہ راوی پے در پے ساقط ہوگئے ہوں ۔

معضل کی پہچان منقطع سے بھی زیادہ دشوار ہے کیوں کہ منقطع کی نسبت اس میں زیادہ اخفا و ابہام پایا جاتا ہے ۔ اسی لئے اسے معضل (دشوار) کہتے ہیں ۔

مثال

اعمش شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا " آدمی سے قیامت کے دن کہا جائے گا کہ تو نے فلاں فلاں کام کئے ؟ وہ کہے گا : نہیں ۔ پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی ۔"

یہ روایت اس لئے معضل ہے کہ شعبی نے انس سے روایت کی اور حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم سے ۔ تو گویا اعمش نے انس اور نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کو سند سے ساقط کرکے حدیث کو معضل بنا دیا ۔

منقطع

وہ حدیث ہے جس کی سند سے کوئی راوی ساقط ہو یا اس میں کوئی مبہم راوی ذکر کیا گیا ہو ۔

حدیث منقطع اس لئے ضعیف ہوتی ہے کہ اس کی سند متصل نہیں ہوتی ۔ گویا اس اعتبار سے یہ حدیث مرسل کی طرح ہوتی ہے ۔

Scanned with CamScanner

مثال

وہ حدیث ہے جسے عبدالرزاق نے ثوری سے ، انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے زید سے اور انہوں نے حذیفہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے ۔ آپ نے فرمایا : اگر تم ابوبکر کو خلیفہ بنا دو تو وہ قوی بھی ہے اور امانت دار بھی ۔ اس حدیث کی اسناد میں ثوری اور ابو اسحاق کے درمیان ایک راوی شریک نامی رہ گیا ہے اس لئے کہ ثوری نے براہ راست ابو اسحاق سے نہیں سنا ۔ بلکہ شریک سے سنا اور شریک نے یہ حدیث ابو اسحاق سے سنی ۔

مدلس

مدلس کی دو قسمیں ہیں :

مدلس الاسناد

وہ حدیث جو راوی ایسے شخص سے روایت کرے جو اس کا معاصر ہو اور اس سے مل چکا ہو مگر اس سے اس کا سماع ثابت نہ ہو یا ایسے ہم عصر سے روایت کرے جسے ملا نہ ہو مگر دوسرے کو یہ تاثر دے کہ اس نے اپنے معاصر سے سن کر یہ روایت بیان کی ہے ۔

اس کی مثال علی بن خشرم کا یہ قول ہے : ہم سفیان بن عینیہ کے ہاں حاضر تھے ۔ سفیان نے کہا : زہری نے یوں فرمایا ۔ سفیان سے پوچھا گیا ۔ کیا آپ نے زہری سے سنا ہے ؟ سفیان نے کہا : مجھے عبدالرزاق نے سنایا ۔ اس نے معمر سے سنا اور معمر نے زہری سے سنا ۔ "

مذکورہ روایت میں سفیان زہری کے ہم عصر تھے

اور ان سے مل چکے تھے مگر انہوں نے زہری سے کوئی روایت نہیں سنی بخلاف ازیں سفیان نے یہ روایت عبد الرزاق سے سنی - عبد الرزاق نے معمر سے اور معمر نے زہری سے اخذ کی -

اس کے علاوہ اس سند میں تدلیس یہ ہے کہ سفیان نے عبد الرزاق اور معمر دونوں کا نام حذف کر دیا اور ایسے الفاظ سے روایت کی جس سے یہ وہم ہوتا ہے کہ انہوں نے براہ راست یہ حدیث زہری سے سنی -

یہ تدلیس کی نہایت بدترین قسم ہے اور صریح دروغ گوئی پر مبنی ہے - شعبہ فرماتے ہیں : تدلیس جھوٹ کا بھائی ہے -

جو راوی ایک دفعہ بھی تدلیس کا ارتکاب کرتا امام شافعی اس کی روایت کو رد کر دیتے تھے - مگر اکثر علماء کا زاویہ نگاہ یہ ہے کہ جو راوی تدلیس کی جانب منسوب ہے وہ جس روایت میں سماع کی تصریح کرے وہ روایت قبول کی جائے گی اور جو روایت مبہم ہوگی اس کو رد کر دیا جائے گا -

تدلیس الشیوخ

راوی بڑھا چڑھا کر اپنے شیخ کے القاب بیان کرے یا کنیت کے بغیر اس کا نام ذکر کرے اور مقصد یہ ہو کہ اس کی پہچان نہ ہو سکے مثلاً اس طرح کہے : یہ حدیث مجھے فلاں علامہ امام ضابط اور حافظ نے سنائی -

مثال

وہ حدیث جو امام القراء ابوبکر بن مجاہد نے بیان کی کہ ہمیں عبد اللہ بن ابی عبد اللہ نے حدیث

Scanned with CamScanner

سنائی ۔ اس سے ان کی مراد ابوبکر بن ابی داود السجستانی ہیں ۔

اس سند میں راوی کے والد کی بجائے اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کردی گئی حالانکہ اس کی نسبت والد کی جانب مشہور تر ہے ۔

تدلیس العطف

بعض علماء نے تدلیس کو متعدد قسموں میں تقسیم کردیا ہے جن میں سے ایک تدلیس العطف بھی ہے ۔ مثلاً راوی کہے حدثنا فلاں و فلاں ۔ حالاں کہ اس نے اس دوسرے شخص سے کچھ بھی نہ سنا ہو جس کا تذکرہ وہ واو عطف کے بعد بصورت معطوف کرتا ہے ۔

تدلیس السکوت

تدلیس السکوت کا مطلب یہ ہے کہ راوی کہے سمعت یا حدثنا یا حدثنی اس کے بعد تھوڑی دیر خاموش رہے پھر کہے اعمش ۔ اس سے سننے والا یہ تاثر لے گا کہ اس نے اعمش سے سنا حالاں کہ یہ درست نہیں ۔

تدلیس تسویہ

اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی راوی کے شیخ کا نام اس لئے ذکر نہ کیا جائے کہ وہ ضعیف یا صغیر السن ہے ۔ اس کی بجائے یہ ظاہر کیا جائے کہ حدیث صرف ثقات سے مروی ہے تاکہ اسے صحیح اور مقبول قرار دیا جائے ۔ یہ تدلیس کی بدترین قسم ہے کیوں کہ اس میں شدید ترین دھوکہ پایا جاتا ہے ۔

تدلیس البلاد

بعض مدلسین اپنے شیخ کی تعظیم کے لئے ایک

مبہم اور متشابہ لفظ بولتے ہیں اور اس طرح کسی شہر یا قبیلہ کی عظمت و فضیلت کے پردہ میں شیخ کی عظمت جتانا چاہتے ہیں ۔ مثلاً ایک مصری شخص کہے کہ حدثنی فلاں بالاندلس (مجھے اندلس کے فلاں شخص نے حدیث سنائی اور اندلس سے مراد وہ مقام ہو جو القرافہ میں واقع ہے یا زقاق حلب کہے اور قاہرہ کی ایک جگہ مراد لے۔

تدلیس اور مرسل خفی

تدلیس کی اصطلاح اس راوی کے ساتھ مختص ہے جو ایسے شخص سے روایت کرے جس کے ساتھ اس کی ملاقات عام طور پر معروف ہے اور اگر وہ شخص اس کا ہم عصر ہو اور اس کی ملاقات اس کے ساتھ مشہور نہ ہو تو اسے مرسل خفی کہتے ہیں ۔

خطیب بغدادی مدلس اور مرسل کے درمیان فرق و امتیاز کے سلسلہ میں فرماتے ہیں : اگر راوی یہ بیان کردے کہ جس شیخ کا نام اس نے دکر کیا ہے اس نے اس سے حدیث نہیں سنی تو اس کی وضاحت کے بعد وہ صرف ارسال کرنے والا ہوگا مدلس نہیں ہوگا اس لئے کہ ارسال کرنے والا سامع کو یہ تاثر دیتا کہ اس نے سنا ہے حالانکہ اس نے سنا نہیں ہوتا البتہ جس تدلیس کا ہم نے دکر کیا ہے وہ لا محالہ ارسال پر مشتمل ہوتی ہے اس لئے کہ مدلس اس شخص کا دکر کرنا نہیں چاہتا جس سے وہ تدلیس کرتا ہے ۔ مدلس اور مرسل کے درمیان فرق یہ ہے کہ مدلس سامع کو اس بات کا تاثر دیتا ہے کہ اس نے سنا ہے حالاں کہ اس نے سنا نہیں ہوتا اس لئے یہ مدلس ارسال کو متضمن ہے ۔ البتہ ارسال تدلیس کو شامل نہیں ہے کیوں کہ ارسال میں سامع کو اس وہم میں مبتلا کرنا نہیں ہوتا کہ اس نے

سنا ہے حالاں کہ اس نے سنا نہیں ہوتا ۔ اسی لئے علما ارسال کرنے والے کی مذمت نہیں کرتے مگر مدلس کو ناپسند کرتے ہیں ۔

معنعن

اس روایت کو کہتے ہیں جس میں فلان عن فلان کے الفاظ سے روایت کی گئی ہو اور سماع حدیث کا ذکر صراحتاً نہ کیا گیا ہو ۔

مذہب راجح کے مطابق روایت معنعن کو متصل قرار دیا جائے گا بشرطیکہ اس میں مندرجہ ذیل شرائط پائی جاتی ہوں :

۱ راوی کی عدالت ۔
۲ راوی کی اپنے استاد سے ملاقات ۔
۳ روایت میں تدلیس کا عیب نہ پایا جاتا ہو ۔

مؤنن

حدیث مؤنن وہ ہے جس کی سند میں حدثنا فلان انّ فلاناً کے الفاظ ہوں ۔ امام مالک ایسی روایات کو حدیث معنعن کی طرح خیال کرتے ہیں ۔ جب ان سے دریافت کیا گیا کہ عن فلان اور انّ فلاناً قال کذا میں کیا فرق ہے تو آپ نے فرمایا کہ دونوں مساوی ہیں ۔

موضوع

موضوع اصل میں کوئی حدیث نہیں ہوتی بلکہ واضع کوئی جھوٹی سند گھڑ کر کوئی حکیمانہ مقولہ ، کوئی جامع کلمہ یا مختصر ضرب المثل منسوب کردیتے ہیں ۔ چوں کہ جب تک ان کو وضع شدہ ثابت نہ کردیا جائے یہ

حدیث ہی کہلاتی ہیں اس لئے اس کو بھی آسانی کے لئے حدیث ہی کی قسم شمار کرتے ہیں ۔

موضوع اس حدیث کو کہتے ہیں جس کو کوئی کذاب گھڑ کر جھوٹ موٹ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی طرف منسوب کردے ۔

علمائے کرام نے احادیث صحیحہ کو موضوعات سے پاک کرنے اور ان میں امتیاز پیدا کرنے کے لئے اصول و ضوابط اور بہت سخت قسم کا مقیاس و معیار وضع کیا تھا ۔ یوں تو یہ قواعد بہت ہیں مگر مندرجہ ذیل پانچ ضوابط کسی حدیث کے متعلق وضع کا فیصلہ کرنے کے لئے کافی ہیں ۔

۱ واضع خود اس کا اعتراف کرے کہ اس نے یہ حدیثیں وضع کی ہیں ۔

۲ حدیث کے معنی و مفہوم میں کوئی خرابی ہو یا اس کا اعراب نحوی اعتبار سے غلط ہو ۔ ایسی حدیث اس لئے موضوع ہوتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم افصح العرب تھے ۔ ایسی غلطی آپ سے صادر نہیں ہو سکتی ۔

۳ حدیث عقل انسانی یا حس و مشاہدہ کے خلاف ہو اور اس میں تاویل کی کوئی گنجائش نہ ہو ۔

۴ حدیث میں معمولی سی بات پر بہت زیادہ اجر و ثواب کا وعدہ کیا گیا ہو یا معمولی سی بات پر شدید قسم کی سزا کی دھمکی دی گئی ہو ۔

۵ حدیث کا واضع دروغ گو اور بے دین آدمی ہو اور اپنے نظریات کی تائید میں حدیثیں گھڑنے میں کوئی باک نہ سمجھتا ہو ۔

Scanned with CamScanner

متروک

متروک اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے راوی پر حدیث میں دروغ گوئی یا کسی قول و فعل کی وجہ سے فسق کا الزام عائد کیا گیا ہو یا وہ غافل طبع اور کثیر الوهم ہو ۔

منکر

منکر اس حدیث کو کہتے ہیں جس کو ضعیف راوی ثقہ راوی کی مخالفت کرتے ہوئے بیان کرتا ہے ۔

معلل

معلل اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں کسی ایسی علت کا پتا چلے جس سے حدیث میں قدح وارد ہوجاتی ہے اگرچہ بظاہر وہ حدیث علل سے سالم نظر آتی ہو ۔

حدیث کی علت معلوم کرنے کے لئے وسعت علم ،قوت حافظہ اور فہم دقیق کی ضرورت ہے اس لئے کہ علت ایک پوشیدہ چیز ہے جس کا پتہ بسا اوقات علوم حدیث میں مہارت رکھنے والوں کو بھی نہیں چلتا ۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں : یہ حدیث کے نہایت دقیق اور مشکل علوم میں سے ہے ۔ علت کی پہچان میں صرف وہی شخص ماہر ہوسکتا ہے جس کو اللہ تعالٰی نے روشن دماغی ، قوت حافظہ ، مراتب رواۃ کی پہچان اور اسانید وفنون میں مہارت تامہ سے نوازا ہو ۔

مدرج

مدرج اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند یا متن میں ایسے اضافہ کا پتا چلے جو دراصل اس میں نہ ہو ادراج ایک چیز کو دوسری کے اندر داخل کرنے اور اس

Scanned with CamScanner

کے سمونے کو کہتے ہیں ۔ سمنانی فرماتے ہیں : جو شخص دانستہ ادراج کا مرتکب ہوتا ہے وہ ساقط العدالت ہے اور ان لوگوں میں شمار ہوتا ہے جو کلمات کی تعریف کرتے ہیں وہ کذابین کے زمرہ میں شمار ہے ۔

مقلوب

ایسی حدیث جس میں کسی راوی سے متن حدیث کا کوئی لفظ یا سند یا کسی راوی کا نام و نسب بدل گیا ہو یا مقدم کو موخر یا موخر کو مقدم کیا گیا یا ایک چیز کی جگہ دوسری کو رکھ دیا گیا ہو ۔

اس تعریف سے یہ پتا چلتا ہے کہ قلب سند و متن دونوں میں پایا جاتا ہے ۔

مثال

مقلوب فی المتن کی مثال صحیح مسلم کی وہ روایت ہے جس میں ان سات آدمیوں کا ذکر کیا گیا ہے جو روز قیامت سایہ خداوندی کے نیچے ہوں گے ۔ اس حدیث میں مذکور ہے کہ وہ آدمی جس نے پوشیدہ صدقہ دیا حتی کہ اس کا بایاں ہاتھ جو خرچ کرتا ہے دائیں ہاتھ کو بھی اس کا پتا نہیں چلتا ۔

حدیث صحیح کے الفاظ اس طرح ہیں : اس کا دایاں ہاتھ جو خرچ کرتا ہے بائیں کو اس کا پتا نہیں چلتا ۔

امام بخاری کا واقعہ

خطیب بغدادی نے امام بخاری کی زبردست قوت حافظہ کا ایک دلچسپ واقعہ ذکر کیا ہے :

علمائے بغداد نے امام بخاری کے امتحان کے لئے سو احادیث کی سندوں اور متن کو باہم ملا دیا ۔ پھر محدثین کی ایک مجلس میں آپ کے سامنے وہ احادیث پڑھی گئیں ۔ جب امتحان کنندگان وہ احادیث پڑھ چکے تو امام بخاری نے تمام احادیث کے متن ان کی صحیح اسناد کے ساتھ بالترتیب سنا دیے ۔ یہ دیکھ کر سب حاضرین مجلس نے آپ کی زبردست قوت حافظہ کو تسلیم کیا اور آپ کی جلالت علمی کے سامنے اپنی گردن تسلیم خم کردیں ۔

مضطرب

جس حدیث کی متعدد روایات ہوں اور تعدد کے باوجود ان میں اس طرح کی مساوات پائی جاتی ہو کہ کسی طرح بھی ایک روایت کو دوسری کے مقابلہ میں ترجیح نہ دی جاسکتی ہو ۔ بعض اوقات ایک ہی راوی اس حدیث کو دو یا دو سے زیادہ مرتبہ روایت کرتا ہو یا دو سے زیادہ راوی اس کو روایت کرتے ہوں ۔

مصحف

جس میں نقطوں کی تبدیلی کرکے ایک حرف یا چند حروف کو بگاڑ دیا گیا ہو مگر اس کی ظاہری صورت میں کوئی فرق نہ آیا ہو تو اس کو مصحف کہیں گے بخلاف ازیں اگر حرف کی شکل تبدیل ہوگئی تو اس کو محرّف کہتے ہیں ۔

شاذ

وہ حدیث ہے جس میں ایک ثقہ راوی دوسرے ثقہ راوی کی مخالفت کرتا ہو ۔ یا وہ حدیث جس میں ایک مقبول راوی اپنے سے افضل راوی کی مخالفت کر رہا ہو۔

امام شافعی کے نزدیک شاذ کی تعریف یہ ہے :

" حدیث شاذ وہ ہے جس میں ایک ثقہ راوی ایک ایسی حدیث بیان کرے جو سب لوگوں کے خلاف ہو ۔"

امام ابن قیّم شاذ کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں :

" حدیث شاذ سے مراد یہ ہے کہ ایک راوی دوسرے ثقہ راویوں کی مخالفت کرے ۔ "

جب ثقہ راوی ایک منفرد روایت بیان کرے اور دوسرے ثقہ راویوں نے اس کی مخالفت نہ کی ہو تو اس کو شاذ نہیں کہتے اور اگر ایسی حدیث کو شاذ کہا بھی جائے تو اس کے معنی یہ نہیں کہ اصلی اصطلاح اس سے ناقابل قبول ہوجائے گی ۔

امام حاکم کہتے ہیں :

" حدیث شاذ وہ ہے جس کے روایت کرنے میں ایک ثقہ راوی منفرد ہو اور اس کی تائید دوسری کسی روایت سے نہ ہوتی ہو ۔ "

مرفوع

مرفوع اس قول ، فعل یا تقریر کو کہتے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی جانب منسوب ہو خواہ اس کی نسبت آپ کی طرف صحابی نے کی ہو یا تابعی نے یا کسی اور نے اور خواہ اس کی سند متصل ہو یا نہ ہو ۔

مذکورہ بالا تعریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حدیث مرفوع ہمیشہ متصل ہی نہیں ہوتی بلکہ جب اس کی سند سے صحابی کا نام ساقط ہو جائے تو مرسل ہو جاتی

ہے یا کسی اور راوی کا نام رہ جائے یا کسی مبہم شخص کا نام ذکر کر دیا جائے تو منقطع ہو جاتی ہے اور اگر دو یا دو سے زیادہ راویوں کے نام ساقط ہو جائیں تو معضل ہوجاتی ہے اور ان تینوں حالتوں مرسل منقطع اور معضل میں مرفوع ہونے کے باوجود ضعیف قرار دی جاتی ہے۔

مرفوع کی تین اقسام ہیں :

مرفوع قولی

مرفوع قولی کی مثال یہ ہے کہ صحابی کہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کو اس طرح فرماتے سنا ہے یا آپ نے مجھے یہ حدیث سنائی یا آپ سے مروی ہے کہ آپ نے اس طرح فرمایا وغیرہ۔

مرفوع فعلی

مثلاً صحابی اس طرح کہے کہ میں نے آپ کو ایسا کرتے دیکھا یا کسی اور نے مجھے بتایا کہ آپ اس طرح کیا کرتے تھے۔

مرفوع تقریری

اس کی مثال یہ ہے کہ صحابی اس طرح کہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی موجودگی میں ایسے کیا یا کسی نے کہا کہ فلاں شخص نے آپ کے سامنے اس طرح کیا اور آپ نے اس پر اعتراض نہیں فرمایا۔

حدیث مرفوع میں صرف متن کو دیکھا جاتا ہے ، سند کو نہیں۔ اس لئے جو حدیث بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کی جانب منسوب ہوگی اس کو مرفوع کہیں گے۔ قول ، فعل اور تقریر تینوں کو متن حدیث کہا جاتا ہے۔

موقوف

صحابی کے قول ، فعل یا تقریر کو موقوف کہتے ہیں مثلاً راوی اس طرح کہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایسے کہا یا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا یا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سامنے فلاں کام کیا گیا اور آپ نے منع نہیں فرمایا ۔

مقطوع

تابعی کے قول ، فعل یا تقریر کو مقطوع کہتے ہیں ۔

مسند

ایسی حدیث جس کی سند راوی سے لے آخر تک متصل ہو (درمیان میں کوئی کڑی ٹوٹی ہوئی نہ ہو) اور وہ پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ و سلم تک پہنچ جائے ۔

خطیب بغدادی فرماتے ہیں :-

کسی حدیث کو مسند کہنے کے معنی یہ ہیں کہ وہ راوی سے لے کر مسند عنہ تک متصل ہو مگر مسند کا اطلاق زیادہ تر اسی حدیث پر کیا جاتا ہے جو مرفوع ہو اور نبی کریم تک پہنچتی ہو ۔ اتصال سند کا مطلب یہ ہے کہ اس کے راوی نے اپنے سے اوپر والے راوی سے وہ حدیث سنی ہو یہاں تک کہ وہ آخر تک پہنچ جائے ۔ اگرچہ اس میں صراحتاً سماع کا ذکر نہ ہو بلکہ صرف عن کے ساتھ روایت کی گئی ہو ۔

امام حاکم کی رائے یہ ہے کہ مسند کا اطلاق ہمیشہ مرفوع متصل حدیث پر کیا جاتا ہے ۔ ان کے

نزدیک حدیث مسند کی شرط یہ ہے کہ موقوف ، مرسل اور معضل نہ ہو اور اس کی سند میں کوئی مدلس راوی نہ ہو اور یہ فرماتے ہیں کہ حدیث مسند میں اس قسم کے الفاظ نہیں ہونے چاہییں مثلاً اخبرت عن فلان یا حدثت عن فلان یا بلغنی عن فلان یا رفعه فلان یا اظنہ مرفوعاً اس لئے ان الفاظ سے اس کا اتصال قائم نہیں رہتا اور اس میں فساد رونما ہوجاتا ہے ۔

متصل یا موصول

ایسی حدیث جس کی سند متصل ہو خواہ وہ حدیث مرفوع ہو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم تک پہنچتی ہو یا صحابی کی موقوف روایت ہو یا تابعی کی مقطوع روایت ہو ، متصل یا موصول کہلاتی ہے ۔

متابع

وہ حدیث ہے جس کے راوی کی دوسرا راوی تائید کرتا ہو اور تائید کرنے والا اس قابل ہو کہ اس کی روایت تسلیم کی جاسکے ۔ تائید کرنے والا پہلے راوی کے شیخ یا شیخ الشیخ سے ایسے الفاظ میں روایت کرے جو پہلے راوی کے بیان کردہ الفاظ سے ملتے جلتے ہوں متابع کی دو قسمیں ہیں ۔ (۱) تام (۲) قاصر

متابع تام

وہ ہے جس میں ایک راوی دوسرے راوی کی تائید کرتا ہو ۔

متابع قاصر

وہ ہے جو راوی کے شیخ یا شیخ الشیخ کی تائیدکرتاہو

Scanned with CamScanner

شاهد

اس کی تعریف یہ ہے کہ دوسرا راوی یوں تو پہلے راوی کی تائید کرتا ہو مگر وہ مختلف صحابی سے روایت کرتا ہو اور اس کی یہ روایت لفظ و معنی دونوں میں یا صرف معنی میں پہلے راوی کی روایت سے ملتی جلتی ہو ۔ شاہد کی دو قسمیں ہیں (۱) لفظی (۲) معنوی

شاهد لفظی

جو متن حدیث کی لفظاً تائید کرے اس کو شاہد لفظی کہتے ہیں ۔

شاهد معنوی

جو کسی حدیث کے معنی و مفہوم کی تائید کرے اسے شاہد معنوی کہتے ہیں ۔

عالی

عالی کی دو قسمیں ہیں :

سند عالی مطلق

وہ حدیث جس کے راوی قلت تعداد کے باعث نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم سے قریب ہوں اور اس حدیث کی کسی دوسری سند میں راویوں کی تعداد اس سے زیادہ ہو ۔

ایسی سند عالی کو اجل الاسانید تصور کیا جاتا ہے بشرطیکہ وہ سند صحیح اور پاکیزہ ہو اگر ضعیف ہو تو اسے ناقابل التفات قرار دیا جائے گا خصوصاً جبکہ اس میں پچھلے زمانے کے ایسے جھوٹے راوی بھی موجود ہوں جو صحابہ سے سماع کے دعویدار تھے مثلاً

Scanned with CamScanner

ابن ہدبہ ، دینار ، خراشہ ، نعیم ابن سالم ، ابن ابی الدنیا وغیرہ

اس لئے حافظ ذہبی فرماتے ہیں : جب کسی محدث کو دیکھو کہ ایسے راویوں کی سند عالی کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ جاہل آدمی ہے ۔

سند عالی نسبی

وہ سند ہے جس کے راوی کسی امام حدیث سے قریب تر ہوں مثلاً اعمش ، ابن جریح ، مالک ، شعبہ اوردیگر آئمہ حدیث ۔

اس کے ساتھ ساتھ سند بھی صحیح ہو یا اس سند کے راوی معتبر کتب حدیث میں سے کسی کتاب سے قریب تر ہوں مثلاً صحاح ستۃ ، موطا امام مالک اور دیگر کتب ۔ اس کو نسبی اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں جو علو سند پایا جاتا ہے وہ حقیقی نہیں بلکہ نسبی اور اضافی ہوتا ہے ۔

سند عالی نسبی کی متعدد صورتیں ہیں ۔ مشہور ترین صورت یہ ہے کہ امام بخاری کی روایت کردہ ایک حدیث کو لے کر کسی دوسری سند سے اس طرح روایت کیا جائے کہ وہ امام بخاری کے شیخ یا شیخ الشیخ تک پہنچ جائے اور اس سند میں امام بخاری کی سند کے مقابلہ میں راویوں کی تعداد کم ہو ۔

حافظ ابن حجر العسقلانی نے سند عالی نسبی کو چار قسموں میں تقسیم کیا ہے ۔

(۱) موافقت (۲) بدل (۳) مساواۃ (۴) مصافحۃ ۔

۱ ۔ موافقت

موافقت کا مطلب یہ ہے کہ حدیث کی کسی کتاب کے مولف کے شیخ تک کسی دوسری سند سے پہنچ جائیں ۔ مثلاً امام بخاری ایک حدیث قتیبہ سے اور وہ مالک سے روایت کرتے ہیں ۔ کوئی دوسرا شخص کسی اور سند سے یہی روایت قتیبہ سے بیان کرے اور اس سند میں امام بخاری کی نسبت راویوں کی تعداد کم ہو ۔

۲ ۔ بدل

اگر کوئی شخص مولف کتاب کے شیخ الشیخ تک کسی اور سند سے پہنچ جائے تو اس کو بدل کہتے ہیں ۔ مثلاً سند مذکورہ بالا کو کوئی شخص ایک اور سند سے قعنبی از مالک روایت کرے تو اس صورت میں قعنبی گویا قتیبہ کا بدل ہوگا ۔

۳ ۔ مساواۃ

مساواۃ کا مطلب ہے کہ مولف کتاب نے ایک حدیث کو ایک خاص سند سے روایت کیا ہو ۔ ایک دوسرا شخص کسی دوسری سند سے یہ حدیث بیان کرے اور دونوں میں راویوں کی تعداد برابر ہو ۔ اس کی مثال بقول ابن حجر یہ ہے کہ فرض کیجئے امام نسائی ایک حدیث روایت کرتے ہیں اور اس کی سند میں ان سے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم تک گیارہ راوی ہوں ۔ ہم یہی حدیث کسی اور سند سے بیان کریں اور اس میں بھی اتنے ہی راوی ہوں تو گویا ہم اس صورت میں امام نسائی کے مساوی ہوں گے اگرچہ ان کی سند ہماری سند سے الگ ہے

۴ ۔ مصافحۃ

مصنف کتاب کے تلمید کے ساتھ مساواۃ کو مصافحۃ کہتے ہیں ۔ مصافحۃ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب دو

آدمی ملتے ہیں تو وہ باہم مصافحہ کرتے ہیں ۔ اگر تلمید مصنف نے ہمارے شیخ کی برابری کی ہو تو گویا ہم نے مصنف کتاب سے مصافحہ کیا اور ان سے روایت کی اور اگر مساواۃ ہمارے شیخ الشیخ کے ساتھ ہوگی تو مصافحہ کرنے والا ہمارا شیخ ہوگا اور اگر مساواۃ ہمارے شیخ کے شیخ الشیخ کے ساتھ ہوئی تو مصافحہ کرنے والا ہمارا شیخ الشیخ ہوا ۔

مسلسل

وہ حدیث جس کی سند متصل ہو ۔ تدلیس سے پاک ہو اور جس کی روایت میں ایک خاص عبارت یا فعل کی تکرار ہوئی ہو اور ہر راوی اوپر والے راوی سے اس فعل یا عبارت کو نقل کرتا ہے یہاں تک کہ وہ سند نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم تک پہنچ جائے ۔

Scanned with CamScanner

تعارف کتبِ حدیث

۱ – صحیح

علمائے حدیث کے نزدیک وہ کتب حدیث جن میں صرف صحیح روایات و احادیث جمع کی گئیں ہوں اور ان میں مرسل و مقطوع احادیث نہ ہوں ، کتب صحاح کہلاتی ہیں – اس کا واحد صحیح ہے –

عام طور پر مندرجہ ذیل چھ کتابوں کو صحاح کے نام سے پکارا جاتا ہے :–

۱ – بخاری
۲ – مسلم
۳ – ابو داود
۴ – ترمذی
۵ – نسائی
۶ – ابن ماجہ

جب صحیحین کہا جائے تو اس سے مراد بخاری اور مسلم ہے ۔ جب الکتب الخمسۃ کہا جائے تو اس سے ابن ماجۃ کے علاوہ باقی کتب مذکورۃ مراد ہیں ۔

ان کتابوں کو غلبۂ صحت کی بنا پر صحاح کہتے ہیں ورنہ سنن اربعۃ یعنی ابو داود ، ترمذی ، نسائی اور ابن ماجۃ کا مرتبۃ صحیحین سے کم تر ہے ۔ ان میں باریک بینی اور ضبط کی کمی ہے ۔

بعض علمائے حدیث نے موطا کو بھی صحاح میں شمار کیا ہے ۔ ان کے علاوہ بعض کتابوں کو علمائے حدیث صحیح کے نام سے پکارتے ہیں مثلاً دارمی ، ابن خزیمہ ، ابن حبان وغیرہ ۔

۲ ۔ جامع

محدثین کی اصطلاح میں ابواب حدیث آٹھ ہیں جس کتاب میں یہ آٹھوں ابواب شامل ہوں اسے جامع کہا جاتا ہے ۔ مثلاً جامع بخاری ، جامع ترمذی وغیرہ ۔

مذکورہ آٹھ ابواب کی تفصیل حسب ذیل ہے :-

۱ العقائد
۲ الاحکام
۳ الرقاق
۴ آداب الطعام و الشراب
۵ التفسیر و التاریخ و السیر
۶ السفر و القیام و القعود

٧ الفتن

٨ المناقب و المثالب

۳ ۔ مسند

مسند حدیث کی ایسی کتاب کو کہتے ہیں جسے ابواب پر مرتب کرنے کی بجائے اسماء صحابہ کی ترتیب سے ، ان کی اسلامی خدمات کے لحاظ سے یا ان کے حسب و نسب کے لحاظ سے مرتب کیا جائے ۔ اس میں ہر صحابی کی روایت کردہ احادیث کو علیحدہ علیحدہ ترتیب دیا گیا ہو ۔ اس سے قطع نظر کہ وہ مرویات صحیح ہیں یا حسن اور ضعیف ۔

محدثین کی اصطلاح میں مسند ان کتابوں کو بھی کہتے ہیں جو بیان کردہ صحابہ کی ترتیب کے برعکس ابواب ، حروف یا کلمات پر مرتب کی گئی ہوں ۔ چوں کہ ان کتابوں کی احادیث سند کے ساتھ ذکر کی گئی اور مرفوع ہوتی ہیں اس لئے انہیں مسند اور مرفوع کرکے نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کی طرف منسوب کیا جاتا ہے ۔

۴ ۔ سنن

ان کتب احادیث کو کہتے ہیں جن کی ترتیب فقہی ابواب پر کی گئی ہو مثلاً کتاب الایمان ، کتاب الطہارۃ کتاب الصلاۃ اور کتاب الزکاۃ وغیرہ ۔

سنن میں کوئی موقوف حدیث بیان نہیں کی جاتی اس لئے کہ محدثین کی اصطلاح میں موقوف حدیث کو سنت نہیں کہا جاتا البتہ حدیث کہا جاتا ہے ۔

۵ ـ معجم

اس مجموعۂ حدیث کو کہتے ہیں جس میں شیوخ ، شہروں اور قبیلوں کے ناموں کی ترتیب سے احادیث جمع کی گئی ہوں ۔

۶ ـ مستخرج

وہ تالیف ہے جس میں مولف کسی سابقہ کتاب کو پیش نظر رکھ کر اس کی احادیث کو اپنی سند سے روایت کرے اور اس کی سند مولف کتاب کے شیخ کے ساتھ یا اس سے اوپر جا کر مل جائے بشرطیکہ سابقہ کتاب کی ترتیب ، متن اور طریقہ اسناد کا لحاظ رکھا گیا ہو۔

استخراج کے لئے شرط ہے کہ جب تک قریب ترین شیخ سے سند ملانا ممکن ہو تب تک بعید تر شیخ سے سند نہ ملائی جائے ۔ اگر کسی عذر کی بنا پر ایسا کرنا ناگزیر ہو مثلاً سند میں علو ، بلندی صحت یا زیادہ اہتمام کی وجہ سے تو الگ بات ہے ۔

کبھی مستخرج اس تالیف کو بھی کہتے ہیں جس کو اس کے مولف نے مخصوص کتابوں سے تخریج کیا ہو ۔

۷ - مستدرک

حدیث کی وہ کتاب جس میں بیان کردہ احادیث کسی مصنف کی شرائط کے مطابق ہوں مگر اس کتاب میں موجود نہ ہوں مثلاً مستدرک حاکم علی الصحیحین -

۸ - اجزا

وہ کتب حدیث جن میں صرف ایک ہی صحابی کی مرویات جمع ہوں یا وہ تالیفات جن میں کسی ایک جامع صفت کا لحاظ رکھا گیا ہو یا مطالب کثیرہ میں سے کسی خاص مطلب پر مبسوط اور جامع تالیف کی گئی ہو یا حدیث کے فوائد کا لحاظ رکھا گیا ہو مثلاً وحدانیات ثنائیات ، عشاریات وغیرہ -

Scanned with CamScanner

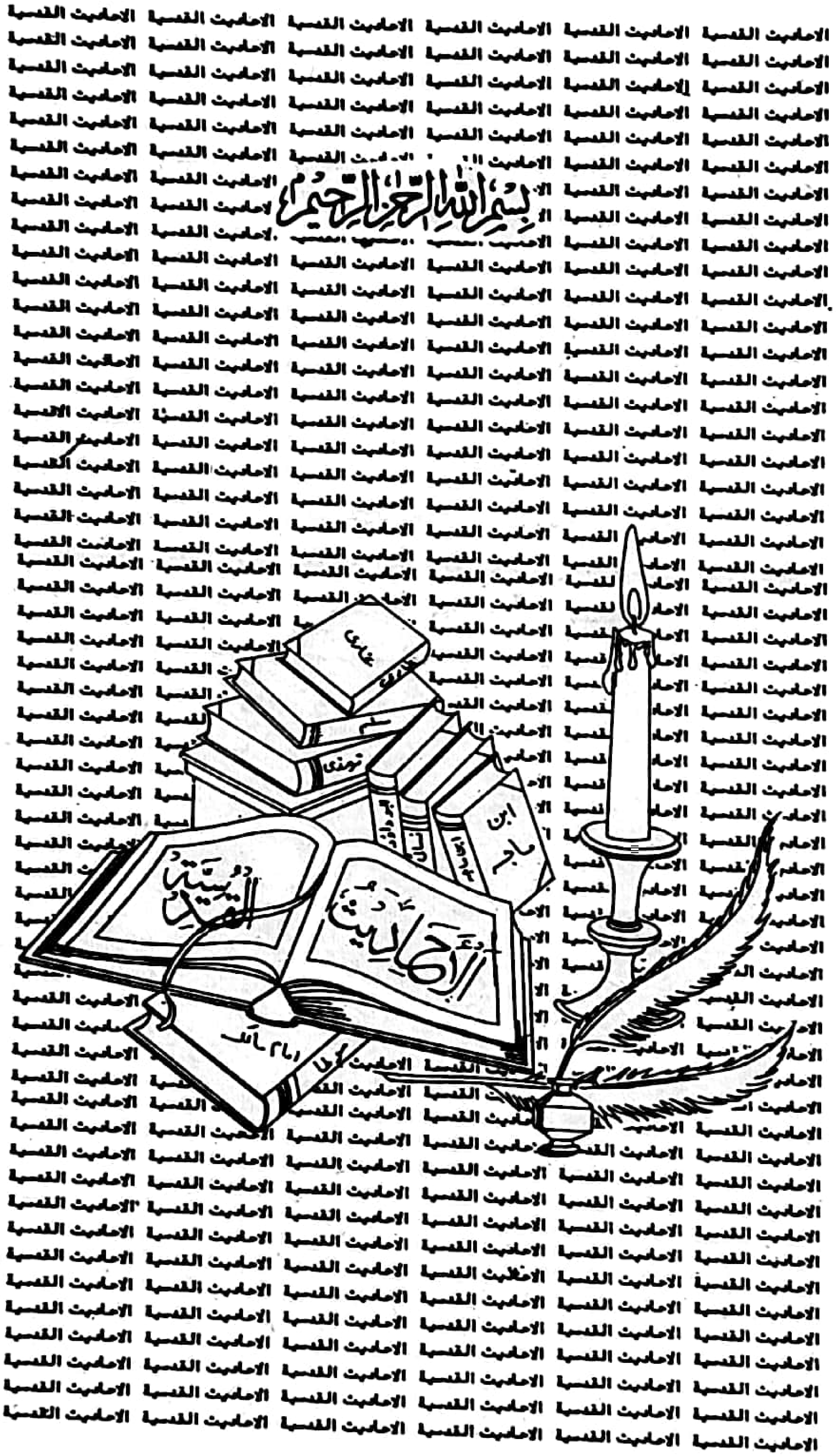
بسم الله الرحمن الرحيم
الاحاديث القدسية
ابن ماجه

باب ۔ ۱

اللہ تعالی کے ذکر اور کلمۂ توحید کی فضیلت

صحیح بخاری کے باب (فضل اللہ تعالی) کی حدیث فضل الذکر

۱ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

بے شک اللہ تعالی کے کچھ فرشتے ہیں جو راستوں میں گھومتے پھرتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے ہیں ۔ جب وہ کسی ایسے گروہ کو دیکھتے ہیں جو اللہ کا ذکر کر رہے ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں : ادھر آؤ جو تم چاہتے ہو (وہ یہاں ہے)

وہ آسمان دنیا تک ایک دوسرے کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں ۔ اس کے بعد اللہ تعالی ان سے دریافت کرے گا ۔۔۔ دراں حالیکہ وہ ان سے بہتر علم رکھتا ہے ۔

اللہ تعالی : میرے بندے کیا کہتے ہیں ؟

فرشتے : وہ تیری تسبیح ، تکبیر ، تحمید وتمجید بیان کرتے ہیں –

اللہ تعالی : کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے ؟

فرشتے : نہیں بخدا انہوں نے آپ کونہیں دیکھا۔

اللہ تعالی : ان پر کیا گذرے اگر وہ مجھے دیکھ لیں۔

فرشتے : اگر وہ آپ کو دیکھ لیں تو تیری عبادت اور زیادہ کریں اور زیادہ تیری تحمید وتمجید بیان کریں –

اللہ تعالی : وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں ؟

فرشتے : وہ آپ سے جنت مانگتے ہیں –

اللہ تعالی : کیا انہوں نے اس (جنت) کو دیکھاہے؟

فرشتے : اے پروردگار بخدا انہوں نے اس کونہیں دیکھا –

اللہ تعالی : ان پر کیا گذرے اگر وہ اس کو دیکھ لیں –

فرشتے : اگر وہ اسے دیکھ لیں تب تو وہ اس کے حصول میں اور زیادہ طمع کریں ، زیادہ شدت سے اسے طلب کریں اور اس میں بہت رغبت دکھائیں –

اللہ تعالی : وہ کس چیز سے پناہ چاہتے ہیں ؟

فرشتے : جہنم سے –

اللہ تعالی : کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے ؟

فرشتے : نہیں بخدا اے پروردگار انہوں نے اسے نہیں دیکھا –

اللہ تعالی : ان پر کیا گذرے اگر وہ اسے دیکھ لیں؟

فرشتے : اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اور زیادہ اس سے بچیں اور زیادہ خوفزدہ ہوں –

تب اللہ تعالی ارشاد فرمائے گا : میں تمہیں

گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو یقیناً بخش دیا ۔

فرشتوں میں سے ایک عرض کرے گا : ان میں ایک فلاں شخص تھا جو ان میں شامل نہیں تھا وہ اپنے کام سے وہاں آیا تھا ۔ اللہ تعالی نے فرمایا : وہ ایسی مجلس میں شریک ہیں کہ ان کا شریکِ مجلس بھی بد نصیب نہیں ہوتا ۔

دکر کی فضیلت

صحیح مسلم ، باب (مجالس دکر کی فضیلت)

۲ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو گھومتے رہتے ہیں انہیں بجز مجالسِ دکر کی تلاش کے کوئی اور کام نہیں ہوتا ۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں دکر (الہی) ہو رہا ہو تو وہ اس میں بیٹھ جاتے ہیں ۔ وہ ایک دوسرے کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ ان کے اور آسمان کے درمیان کی تمام جگہ بھر جاتی ہے ۔ جب لوگ منتشر ہو جاتے ہیں تو وہ (فرشتے) اوپر جاتے ہیں اور آسمان پر چڑھ جاتے ہیں ۔

آپ نے فرمایا : اللہ عز و جل ان سے دریافت کرتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے :-

اللہ تعالی : تم کہاں سے آئے ہو ؟

فرشتے : ہم زمین سے تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں ۔ وہ تیری تسبیح کرتے ہیں ، تیری بڑائی کا اعلان کرتے ہیں ، تیری تہلیل کرتے ہیں ،

تیری تعریف بیان کرتے ہیں اور تجھ سے مانگتے ہیں ۔

اللہ تعالی : وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں ؟

فرشتے : وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں ۔

اللہ تعالی : کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے ؟

فرشتے : نہیں تو اے پروردگار ۔

اللہ تعالی : اگر وہ میری جنت دیکھتے تو ان پر کیا گذرتی ؟

فرشتے : وہ تیری پناہ چاہتے ہیں ۔

اللہ تعالی : کس چیز سے وہ میری پناہ چاہتے ہیں ؟

فرشتے : اے پروردگار تیری آگ (جہنم) سے ۔

اللہ تعالی : کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے ؟

فرشتے : نہیں ۔

اللہ تعالی : ان پر کیا گذرے اگر وہ میری آگ دیکھ لیں ؟

فرشتے : وہ تجھ سے بخشش چاہتے ہیں ۔

آپ نے فرمایا : پھر اللہ کا ارشاد ہوگا : میں نے ان کو بخش دیا ۔ جو چیز وہ مانگتے ہیں ان کو دے دی اور جس چیز سے وہ پناہ چاہتے ہیں اس سے انہیں پناہ دی ۔

آپ نے فرمایا : فرشتے کہتے ہیں : اے پروردگار ان میں ایک گناہ گار شخص بھی تھا جو مجلس ذکر کے پاس سے گذرا تو ان میں بیٹھ گیا ۔

آپ نے فرمایا : اللہ تعالی فرمائیں گے : اس کو بھی بخش دیا ۔

وہ (اہل ذکر) ایسے لوگ ہیں کہ ان کا ہم

جلیس بھی برے نصیب کا نہیں ہوتا ۔

حدیث : فضل الذکر

صحیح ترمذی کے باب (ما جاء ان للہ ملائکۃ سیاحین فی الارض) سے ۔

۴ حضرت ابو ہریرۃ و حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ کے کچھ فرشتے ہیں جو زمین میں گھومتے ہیں ۔ لوگوں کے اعمال نامے لکھنے کے علاوہ جب وہ کسی جماعت کو اللہ کے ذکر میں (مشغول) پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکارتے ہیں : ادھر آؤ تمہاری مطلوبہ (منزل) ادھر ہے ۔ تو وہ آتے ہیں اور (اہل مجلس) کو آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں ۔

اللہ تعالی ان سے دریافت فرماتا ہے : تم نے میرے بندوں کو کس عمل میں مشغول چھوڑا ؟

فرشتے : ہم نے انہیں تیری تعریف ، تمجید اور تیرا ذکر کرتے چھوڑا ہے ۔

اللہ تعالی : کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے ؟

فرشتے : نہیں ۔

اللہ تعالی : ان پر کیا گذرے اگر وہ مجھے دیکھ لیں؟

فرشتے : اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو اور زیادہ تیری حمد و تمجید اور ذکر کریں ۔

اللہ تعالی : وہ مجھ سے کیا چاہتے ہیں ؟

فرشتے : وہ جنت چاہتے ہیں ۔

اللہ تعالی : کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے ؟

فرشتے : نہیں ۔

اللہ تعالیٰ : اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو ان پر کیا گذرے ؟

فرشتے : اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اور زیادہ شدت سے اس کو طلب کریں اور اس پر ان کی طمع اور زیادہ ہو جائے ۔

اللہ تعالیٰ : وہ کس چیز سے پناہ چاہتے ہیں ؟

فرشتے : وہ دوزخ سے پناہ چاہتے ہیں ۔

اللہ تعالیٰ : کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے ؟

فرشتے : نہیں ۔

اللہ تعالیٰ : اگر وہ اسے دیکھ لیں تو ان پر کیا گذرے ؟

فرشتے : اگر وہ اس کو دیکھ لیں تو اور زیادہ اس سے دور بھاگیں ، زیادہ اس سے خوفزدہ ہوں اور زیادہ اس سے پناہ چاہیں ۔

اللہ تعالیٰ : میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے ۔

فرشتے : ان میں ایک وہ شخص تھا جو ان کی مجلس میں بیٹھنے کے ارادے سے نہیں آیا تھا بلکہ اپنے کسی کام سے آیا تھا اور ان میں نادانستہ بیٹھ گیا ۔

اللہ تعالیٰ : وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بدنصیب نہیں ہوتا ۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح بتایا ہے ۔

حدیث : اذا قال العبد : لا الہ الا اللہ ، یقول اللہ : صدق عبدی ۔

امام ابن ماجہ نے اس حدیث کو باب (فضل لا الہ الا اللہ) کے تحت اپنی سنن میں بیان کیا ۔

۴ حضرت ابو ہریرۃ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جب بندہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہتا ہے تو اللہ تعالی فرماتا ہے : میرے بندے نے سچ کہا ۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ ہی سب سے بڑا ہوں ۔ جب بندہ کہتا ہے : لا الہ الا اللہ وحدہ تو اللہ تعالی فرماتا ہے : میرے بندے نے سچ کہا ۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں ہی یکتا ہوں ۔ جب بندہ کہتا ہے : لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ۔ تو اللہ تعالی فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میرا کوئی شریک نہیں ۔ جب بندہ کہتا ہے : لا الہ الا اللہ لہ الملک و لہ الحمد۔ اللہ تعالی فرماتا ہے : میرے بندے نے سچ کہا میرے سوا کوئی معبود نہیں ، ملک میرے لئے اور تمام تعریفیں میرے لئے ہیں ۔ اور جب بندہ کہتا ہے : لا الہ اللہ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ ۔ تو اللہ تعالی فرماتا ہے : میرے بندے نے سچ کہا میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میرے علاوہ کسی میں کوئی قوت اور طاقت نہیں ۔

ابو اسحاق کہتے ہیں : اس کے بعد اغر نے کچھ کہا جسے میں سمجھ نہیں سکا تو میں نے ابو جعفر سے دریافت کیا کہ اغر نے کیا کہا ۔ تو انہوں نے بتایا ۔

جس کو موت کے وقت اس کلمے کی توفیق بخشی گئی اس کو آتش جہنم نہیں چھوئے گی ۔

امام ابن ماجہ نے اس حدیث کو اپنی سنن میں باب (فضل الحامدین) میں بیان کیا ۔

۵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے نے کہا : اے اللہ تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں جیسی کہ تیرے چہرے کی بزرگی اور تیری عظیم سلطنت کے لائق ہونی چاہییں ۔ فرشتے (اس کلمے کا ثواب لکھنے سے) عاجز آگئے ۔ ان کو معلوم نہ تھا کہ اس کا ثواب کیسے لکھیں ۔ تو وہ آسمان کی طرف گئے اور عرض کی : اے ہمارے پروردگار تیرے ایک بندے نے یہ کلمہ کہا ہمیں علم نہیں کہ اس کا ثواب کیسے لکھیں ۔ اللہ تبارک و تعالی نے دریافت فرمایا ـــــ دراں حالیکہ جو اس کے بندے نے کہا اسے وہ خوب جانتا ہے ـــــ میرے بندے نے کیا کہا ؟ انہوں نے عرض کی اے پروردگار اس نے کہا ہے (لک الحمد کما ینبغی لجلال وجھک و عظیم سلطانک) اللہ تعالی نے ان فرشتوں کو حکم دیا (ابھی تو) جیسا میرے بندے نے کہا ہے ویسا لکھ لو جب وہ میرے پاس آئے گا تو اس کا انعام میں خود دوں گا ۔

حدیث : نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کا یہ قول کثرت سے کہنا : سبحان اللہ و بحمدہ ، استغفر اللہ و اتوب الیہ ۔

صحیح مسلم ، کتاب الصلاۃ ، باب (رکوع و سجود میں کیا کہنا چاہیے ۔

٦ حضرت عائشۃ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کثرت سے یہ فرمایا کرتے تھے : سبحان اللہ و بحمدہ ، استغفر اللہ و اتوب الیہ ۔ میں نے کہا : میں دیکھتی ہوں کہ آپ

کثرت سے یہ جملہ دہراتے ہیں : سبحان اللہ و بحمدہ استغفر اللہ و اتوب الیہ ۔ آپ نے فرمایا :

میرے رب العزت نے مجھے آگاہ کیا کہ میں عنقریب اپنی امت میں ایک نشانی دیکھوں گا ۔ جب میں اس نشانی کو دیکھتا ہوں تو کثرت سے یہ جملہ دہراتا ہوں ۔ سبحان اللہ و بحمدہ استغفر اللہ و اتوب الیہ میں دیکھتا ہوں وہ نشانی یہ ہے (اذا جاء نصر اللہ و الفتح و رایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا فسبح بحمد ربک و استغفرہ انہ کان توابا ۔)

مسلم کی ایک روایت میں یہ اضافہ ہے :

اے اللہ مجھے بخش دے اور آپ قرآن پر عمل کرتے تھے ۔

حدیث : فیمن یموت و ھو یشھد ان لا الہ الا اللہ

امام ترمذی نے اپنی جامع میں اس حدیث کو (فیمن یموت و ھو یشھد ان لا الہ الا اللہ) میں بیان کیا ۔

۷ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا:

قیامت کے دن اللہ تعالی مخلوق کے سامنے میری امت کے ایک شخص کو علیحدہ کرے گا پھر اس کے ننانوے دفتر کھولے جائیں گے ۔ ہر دفتر حد نگاہ تک پھیلا ہوا ہوگا ۔ پھر اللہ اس شخص سے دریافت کرے گا :کیا تم اس میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہو ؟ کیا لکھنے والوں نے تمہارے ساتھ کوئی ظلم کیا ؟ تو وہ شخص جواب دے گا : نہیں اے پروردگار ۔ اللہ تعالی دریافت کرے گا : کیا تمہارے پاس اس کا کوئی عذر ہے ؟ وہ

شخص جواب دے گا : اے پروردگار نہیں ۔ اللہ تعالی فرمائے گا : تمہارے ساتھ کوئی ظلم نہیں ہوگا ہاں تمہاری ایک نیکی ہے ۔ پھر ایک پرچہ نکالا جائے گا جس میں درج ہوگا : میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ص) اس کے بندے اور رسول ہیں ۔ اللہ تعالی حکم دے گا : جاؤ اس کا وزن کرو ۔ تو وہ عرض کرے گا : اے پروردگار ان دفاتر کے سامنے اس پرچے کی کیا حقیقت ہے ۔ اللہ تعالی فرمائے گا : تمہارے ساتھ کوئی ظلم نہیں ہوگا پھر تمام دفاتر ایک پلڑے میں اور پرچہ دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا تو دفاتر ہلکے پڑ جائیں گے اور پرچہ بھاری ہو جائے گا ۔

اللہ کے نام کے سامنے بھلا کوئی چیز بھاری ہو سکتی ہے ۔

امام ابو عیسی ترمذی نے کہا : یہ حدیث حسن غریب ہے

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے باب (ما یرجی من رحمۃ اللہ یوم القیامۃ) میں بیان کیا ۔ اس کے الفاظ ترمذی کے ہیں صرف یہ اضافہ ہے :

۸ کیا اس میں تیری کوئی نیکی ہے ؟ وہ شخص ڈرتے ہوئے عرض کرے گا : نہیں ۔ اللہ تعالی فرمائے گا : کیوں نہیں تیری نیکیاں تو موجود ہیں ۔ آج تمہارے ساتھ کوئی ظلم نہیں ہوگا ۔ ۔ ۔ ۔ الخ

حدیث : اشهدكم انی قد غفرت لعبدی ما بین طرفی الصحیفة

امام ترمذی نے اس حدیث کو اپنی جامع میں (ابواب الجنائز) میں بیان کیا ۔

٩ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

لکھنے والے (فرشتے) رات اور دن میں جولکھتے ہیں وہ اسے جب اللہ کے پاس لے کر جاتے ہیں تو اللہ تعالی اس کے اول و آخر میں بھلائی پاتا ہے اورفرماتا ہے : میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے ہر اس بندے کو بخش دیا جو اس صحیفے کے دونوں اطراف کے درمیان موجود ہے ـ

حدیث : فی فضل ذکر اللہ تعالی و الخوف منہ

اس حدیث کو امام ابو عیسی ترمذی نے بیان کیا ـ

١٠ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تعالی فرماتا ہے : اس شخص کو آتش جہنم سے نکالو جس نے مجھے دن میں یاد کیا ہو یا کسی جگہ مجھ سے خوفزدہ ہوا ہو ـ

امام ابو عیسی ترمذی نے کہا : یہ حدیث حسن غریب ہے

حدیث : فی تفرغ القلب لعبادۃ اللہ و التوکل علیہ

امام ترمذی نے اس حدیث کو اپنی جامع میں بیان کیا ـ

١١ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

بے شک اللہ تعالی فرماتا ہے : اے آدم زاد تو میری عبادت میں مشغول رہ میں تیرا سینہ غنا سے بھر دوں گا اور فقر کو تجھ سے دور کر دوں گا اور اگرتو

Scanned with CamScanner

ایسا نہ کرے تو میں تیرے دونوں ہاتھ مشاغل سے بھر دوں گا اور تجھ سے فقر (بھی) دور نہیں کروں گا ۔

حدیث : قول اللہ تعالی : انظروا الی عبدی ھذا یؤذن و یقیم الصلاۃ یخاف منی

امام نسائی نے اس حدیث کو اپنی سنن میں باب (الاذان لمن یصلی وحدہ) میں بیان کیا ۔

۱۲ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا :

تمہارا پروردگار اس چرواہے پر تعجب کرتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر بکریاں چراتا ہے ، نماز کے لئے اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے ۔ اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے : میں نے اس بندے کو بخش دیا ہے اور اسے جنت میں داخل کردیا ہے ۔

میں نے اپنے تمام بندوں کو فطرت پر پیدا کیا

صحیح مسلم باب (وہ صفات جن سے دنیا میں جنتی اور جہنمی لوگ پہچانے جاتے ہیں) ۔

۱۳ حضرت عیاض بن خمار المجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ایک دن دوران خطبہ ارشاد فرمایا :

جان لو کہ میرے پروردگار نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں ان باتوں کی تعلیم دوں جن سے تم نا آشنا ہو اور جو میرے رب نے مجھے آج سکھلائیں ۔ ہر مال جو میں اپنے بندے کو دوں حلال ہے ۔ میں نے اپنے تمام بندوں کو دین حنیف پر پیدا کیا پھر شیاطین ان میں در آئے اور انہیں ان کے دین سے برگشتہ کردیا ۔

جو میں نے ان کے لئے حلال قرار دیا تھا اس کو اپنے اوپر حرام قرار دے لیا ۔ (شیاطین نے) ان کو حکم دیا کہ وہ میرے ساتھ شرک کریں جن کے لئے میں نے کوئی دلیل نازل نہیں کی ۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اہل زمین پر نگاہ ڈالی تو ان سب کو خواہ وہ عرب کے ہوں یا عجم کے ، ناپسند کیا ۔ ما سوا اہل کتاب میں سے باقی ماندہ لوگوں کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا : میں نے آپ کو اس لئے مبعوث کیا ہے کہ آپ کی آزمائش کروں اور آپ کی وجہ سے دوسروں کو آزماؤں ۔ میں نے آپ پر یہ کتاب نازل کی جس کو پانی مٹا نہیں سکتا اور تم اسے سوتے جاگتے پڑھتے ہو ۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا قریش کو جلا دینے کا ۔ میں نے عرض کیا : اے پروردگار وہ تو میرا سر توڑ کر روٹی کے ٹکڑوں کی طرح کردیں گے ۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ان کو نکال باہر کرو جس طرح انہوں نے آپ کو نکال باہر کیا ۔ ان سے لڑو ہم تمہاری طرف سے ان سے لڑیں گے ۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرو ہم عن قریب تمہارے اوپر خرچ کریں گے ۔ تم لشکر روانہ کرو ہم ویسے پانچ لشکر روانہ کریں گے ۔ اپنے مطیع لوگوں کو لے نافرمانوں کے ساتھ جنگ کرو ۔

فرمایا اہل جنت تین طرح کے لوگ ہیں :-

۱ ۔ عادل حکمران جو سچا ہو اور اسے نیک کاموں کی توفیق حاصل ہو ۔

۲ ۔ رحم دل آدمی جس کا دل ہر قرابت دار اور مسلمان کے لئے نرم ہو ۔

۳ ـ پاک دامن ، بال بچوں کے باوجود سوال نہ کرنے والا ـ

اہل جہنم پانچ طرح کے لوگ ہیں :-

۱ ـ وہ کمزور لوگ جن کو (بری باتوں سے بچنے کا) سلیقہ نہیں ـ مال والوں کے پیچھے چلتے ہیں (کاہل جو) خود اپنے لئے مال و اولاد کے حصول کی کوشش نہیں کرتے ـ

۲ ـ بد دیانت شخص جس کو کسی چیز کا پتہ چلے تو اگرچہ وہ حقیر ہی کیوں نہ ہو اس میں خیانت کرے ـ

۳ ـ وہ شخص جو صبح و شام آپ کے اہل و عیال اور مال میں فریب دہی کرتا ہے ـ

۴ ـ بخیل اور جھوٹا ـ

۵ ـ گالم گلوچ کرنے والا ـ

ابو غسان نے اپنی حدیث میں (تو خرچ کر تاکہ عنقریب تیرے اوپر خرچ کیاجائے) کا ذکر نہیں کیا ـ

امام مسلم نے ایک اور روایت سے اس کی تخریج کی ہے

۱۴ حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ایک دن خطبہ دیا ـ

اور باقی نفس مضمون وہی ہے جو مذکورہ بالا حدیث میں ہے ـ

---

۱۵ حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ جو بنومجاشع میں سے تھے ، کہتے ہیں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ

Scanned with CamScanner

علیہ و سلم نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا ۔ آپ نے فرمایا : میرے پروردگار نے مجھے حکم دیا ۔

اس کے بعد جو حدیث ہشام نے قتادہ سے روایت کی اسکے مطابق نفس مضمون ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا :

اللہ تعالی نے میرے اوپر وحی کی کہ تم تواضع کرو (ایسا طرز عمل اختیار کرو) جس کی بنا پر کوئی شخص دوسرے پر اظہار فخر نہ کرے اور نہ ایک دوسرے پر زیادتی کرے ۔

اس نے اپنی حدیث میں کہا :

وہ لوگ جو تم میں زیردست ہیں نہ بیوی کے طلب گار ہیں نہ مال کے ۔

قتادہ نے دریافت کیا : اے ابو عبداللہ کیا ایسا ہو سکتا ہے ؟ مطرف نے جواب دیا : بخدا میں نے دور جاہلیت میں ایسے لوگوں کو دیکھا ہے کہ ایک آدمی کسی قبیلے کی بکریاں چراتا اور وہاں اسے کوئی اور عورت نہ ملتی تو اپنے آقاؤں کی لونڈی ہی سے بد فعلی کرتا ۔

Scanned with CamScanner

باب – ۲

عقیدے کی درستگی

حدیث : یسب ابن آدم الدھر

صحیح بخاری کی کتاب التفسیر کے باب (سورۃ الجاثیۃ) سے

١٦ حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : آدم زاد مجھے دکھ دیتا ہے – وہ زمانے کو گالی بکتا ہے دراں حالیکہ میں ہی زمانہ ہوں اور میرے ہی ہاتھ میں تمام امور ہیں – رات دن کی الٹ پلٹ بھی میں ہی کرتا ہوں –

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب الادب کے باب (لا تسبوا الدھر) میں بھی بیان کیا –

١٧ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ نے فرمایا : آدم کی اولاد زمانے کو گالی

بکتی ہے جب کہ میں ہی زمانہ ہوں میرے ہی ہاتھ میں رات دن ہیں ۔

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التوحید کے باب (یریدون ان یبدلوا کلام اللہ) میں بھی کتاب التفسیر کی مذکورہ روایت کے مطابق الفاظ میں بیان کیا ۔ اس حدیث کو مسلم و ابو داود نے ادب میں اور نسائی نے تفسیر میں بیان کیا ۔

مسلم کی روایت کے الفاظ یہ ہیں :

۱۸ آدم کی اولاد مجھے دکھ پہنچاتی ہے ۔ (آدمی) کہتا ہے : ہائے زمانے کی کم بختی ۔ تو جان لو کہ میں ہی زمانہ ہوں ۔ اس کے دن رات کی الٹ پلٹ بھی میں ہی کرتا ہوں ۔

مسلم کی بقیہ روایات بخاری کی مانند ہیں اس لئے ان کا تذکرہ غیر ضروری ہے ۔

حدیث : کذبنی ابن آدم ، و لم یکن لہ ذلک

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التفسیر کے باب (سورۃ الاخلاص) میں بیان کیا ۔

۱۹ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : آدم زاد نے مجھے جھٹلایا حالانکہ ایسا کرنا اس کو مناسب نہ تھا اس کا مجھے جھٹلانا تو یہ ہے ، اس کا کہنا ہے کہ اسے میں دوبارہ پیدا نہیں کرسکتا ۔ جب کہ دوبارہ پیدا کرنا میرے لئے پہلی بار پیدا کرنے سے زیادہ آسان ہے ۔ مجھے گالی وہ یہ کہہ کر دیتا ہے کہ اللہ نے بیٹا پیدا کیا ہے جب کہ میں تو اکیلا ہوں ، بے نیاز

Scanned with CamScanner

ہوں ، نہ میں نے کسی کو جنا اور نہ مجھے کسی نے جنا اور نہ ہی کوئی میرے برابر کا ہے ۔

ان سے ایک اور روایت ہے :

۲۰ اس کا مجھے جھٹلانا تو یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں اس کو دوبارہ ہرگز پیدا نہیں کرسکتا جیسے پہلی بار پیدا کیا تھا اور وہ گالی مجھے یہ کہہ کر دیتا ہے کہ اللہ نے بیٹا پیدا کیا ہے جب کہ میں (اس سلسلۂ توالد و تناسل سے) بے نیاز ہوں ۔ نہ میں نے کسی کو جنا اور نہ مجھے کسی نے جنا اور نہ ہی کوئی میرے برابر کا ہے ۔

امام نسائی نے اپنی سنن میں باب (ارواح المومنین) میں اس حدیث کو سند کے بعد اس طرح بیان کیا :

۲۱ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : آدم زاد نے مجھے جھٹلایا حالانکہ اسے مجھ کو جھٹلانا نہیں چاہیے تھا ۔ آدم زاد نے مجھے گالی دی اور اسے نہیں چاہیے تھا کہ وہ مجھے گالی دیتا ۔ اس کا جھٹلانا تو اس کا یہ قول ہے کہ میں اسے بارِ اول کی طرح بارِ دگر پیدا نہیں کرسکتا جب کہ دوبارہ پیدا کرنا تو پہلی بار پیدا کرنے سے زیادہ آسان ہے ۔ اس کا گالی دینا تو اس کا یہ کہنا ہے کہ اللہ نے بیٹا پیدا کیا ہے جب کہ میں اللہ ایک ہوں (سلسلۂ توالد و تناسل سے)بے نیاز ہوں نہ میں نے کسی کو جنا اور نہ کسی نے مجھے جنا اور نہ ہی کوئی میرے برابر کا ہے ۔

حدیث : اصبح من عبادی مومن بی و کافر

امام بخاری نے اس حدیث کو (ابواب الاستقاء) کے باب (قول اللہ تعالی : و تجعلون رزقکم انکم تکذبون)میں بیان کیا ۔

۲۲ حضرت زید بن خالد الجهنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے حدیبیہ میں رات کو ہونے والی بارش کے بعد ہمیں صبح کی نماز پڑھائی ۔ نماز سے فراغت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت فرمایا : کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار نے کیا کہا ؟ لوگوں نے جواب دیا : اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں ۔ اللہ نے فرمایا : صبح کو میرے بندے کچھ مومن ہوئے اور کچھ کافر ۔ جس نے یہ کہا کہ یہ بارش اللہ کے فضل و رحمت سے برسی وہ تو مجھ پر ایمان لایا اور ستاروں کا انکار کیا اور جس نے یہ کہا کہ ہم پر بارش ستاروں کی گردش سے ہوئی تو اس نے میرا انکار کیا اور ستاروں پر ایمان لایا ۔

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التوحید کے باب (یریدون ان یبدلوا کلام اللہ) میں بیان کیا ۔

۲۳ حضرت زید بن خالد الجهنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم پر بارش برسی تو آپ نے فرمایا :

اللہ تعالی نے فرمایا : صبح کو میرے کچھ بندوں نے میرا انکار کیا اور کچھ مجھ پر ایمان لائے

---

۲۴ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو موطا میں زید بن خالد الجهنی رضی اللہ عنہ سے امام بخاری رحمۃ اللہ

علیہ کی مذکورہ پہلی حدیث کی مانند انہی الفاظ میں باب (الاستسقاء) میں بیان کیا –

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں باب (کراھیۃ الاستمطار بالکواکب) میں دو روایتیں بیان کی ہیں ان میں سے ایک حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے ہے اور دوسری حضرت زید بن خالد الجھنی رضی اللہ عنہ سے ہے –

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت مختصر ہے اور درج ذیل ہے –

۲۵ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : میں نے اپنے بندوں کو کتنی نعمتیں عطا کی ہیں مگر صبح کے وقت ان میں سے ایک گروہ کافر ہوجاتا ہے – وہ لوگ کہتے ہیں : ستاروں (نے یہ کیا) اور ستاروں سے (یہ ہوا) –

۲۶ حضرت زید بن خالد الجھنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم پر بارش برسی – آپ نے فرمایا : کیا تم نے سنا تمہارے پروردگار نے رات کو کیا فرمایا ؟ اللہ نے فرمایا : میں نے اپنے بندوں کو کتنی نعمتیں عطاکیں مگر ان میں سے ایک گروہ کافر ہوجاتا ہے – وہ کہتا ہیں ہم پر فلاں فلاں ستاروں کی گردش سے بارش ہوئی اور جو (گروہ) مجھ پر ایمان لایا اس نے اس سیرابی پر میری تعریف کی تو وہ تو مجھ پر ایمان لایا اورستاروں کا انکار کیا اور جس نے کہا کہ ہم پر بارش فلاں فلاں ستاروں کی گردش سے ہوئی تو اس نے میرا انکار کیا اور ستاروں پر ایمان لایا –

حدیث : و من اظلم ممن ذهب یخلق کخلقی

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التوحید کے باب (قول اللہ : واللہ خلقکم و ما تعملون) میں بیان کیا ۔

۲۷ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا :

اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جس نے میری تخلیق کی مانند تخلیق (کرنے کی کوشش) کی ۔ (اگر اس کو تخلیق کا اتنا ہی دعوی ہے) تو کرے پیدا ایک ذرہ یا کرے پیدا ایک دانۂ گندم یا ایک دانۂ جو ۔

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب اللباس کے باب (نقض الصور) میں بیان کیا ۔

۲۸ ابو زرعۃ کہتے ہیں کہ میں ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مدینہ کے ایک گھر میں داخل ہوا تو اس کی چھت پر ایک شخص کو تصویریں بناتے دیکھا تو (ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے) کہا : میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا : اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جس نے میری تخلیق کی مانند تخلیق (کرنے کی کوشش) کی ۔ (اگر اس کو تخلیق کا اتنا ہی دعوی ہے) تو کرے پیدا ایک دانۂ گندم یا ایک ذرہ ۔

پھر حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے پانی کا ایک طشت منگوایا اور اپنے ہاتھ بغلوں تک دھوئے تو میں نے پوچھا : کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے اس بارے میں (بغلوں تک ہاتھ دھونے سے متعلق) کچھ سنا ہے ؟ تو انہوں نے جواب دیا : جہاں تک زیور پہنا جاتا ہے ۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں یہ حدیث ان الفاظ میں ذکر کی ۔

۲۹ میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مروان کے گھر گیا ۔ اس میں ہم نے تصاویر دیکھیں اس پر حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا : میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا :

اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : اس سے بڑھکر کون ظالم ہوگا جو میری تخلیق کی مانند تخلیق کرے ۔ (اگر ان کو میری ہمسری کا دعوی ہے) تو کریں تخلیق ایک چیونٹی یا ایک دانۂ جو ۔

حدیث : ان امتک لا یزالون یقولون : ما کذا ؟ ما کذا حتی یقولون : ھذا اللہ . . . . الخ

امام مسلم نے اس حدیث کو کتاب الایمان کے باب (الوسوسۃ فی الایمان) میں ذکر کیا ۔

۳۰ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے : تمہارے امتی برابر یہ کہتے رہیں گے : یہ کیا ہے ؟ یہ کیا ہے ؟ تاآنکہ وہ یہ کہیں گے یہ تو اللہ ہے جس نے مخلوق کو پیدا کیا (لیکن) اللہ کو کس نے پیدا کیا ؟

---

۳۱ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے یہ روایت کیا اور صرف ایک راوی اسحاق نے یہ ذکر نہیں کیا ۔

آپ نے فرمایا : اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے : تمہارے امتی ۔

اسی طرح امام مسلم نے بہت سی احادیث بیان کیں - ان میں سے کسی میں بھی یہ نہیں کہ اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے - ان میں سے ایک یہ روایت ہے جس کی سند حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ تک ہے -

۳۲ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

لوگ برابر یہ پوچھتے رہیں گے تاآنکہ کوئی کہنے والا کہے گا یہ (تو ٹھیک ہے) کہ اللہ نے تمام مخلوق کو پیدا کیا مگر اللہ کو کس نے پیدا کیا - جب کسی شخص کے دل میں ایسا وسوسہ آئے تو اسے چاہیے کہ وہ کہے کہ میں اللہ پر ایمان لایا -

---

۳۳ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے : کس نے یہ پیدا کیا ، وہ پیدا کیا - تاآنکہ وہ یہ کہے گا : تمہارے پروردگار کو کس نے پیدا کیا ؟ جب کسی کو یہ خیال آئے تو اللہ کی پناہ مانگے اور اس خیال سے اپنے آپ کو ہٹائے -

امام مسلم نے حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ کی پہلی روایت کی مانند بہت سی روایات نقل کیں ان سب میں یہ نہیں ہے کہ اللہ نے فرمایا :

ارشاد باری تعالی : کون ہے جو مجھ پر قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا

صحیح مسلم باب (اللہ کی رحمت سے مایوسی کی ممانعت)

Scanned with CamScanner

۳۴ حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

ایک شخص نے (دوسرے کے لئے) کہا : بخدا اللہ اسے نہیں بخشے گا ۔ اس پر اللہ تعالی نے فرمایا : کون ہے یہ شخص جو میرے اوپر قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا تو (سن لو) میں نے تو اس شخص کو معاف کردیا لیکن قسم کھانے والے کے اعمال ضائع کردیے ۔

(یا جس طرح بھی اللہ نے فرمایا)

امام ابو داود نے اپنی سنن میں اس حدیث کی مانند ایک حدیث لیکن زیادہ طویل باب (فی النھی عن البغی) میں بیان کی ۔

۳۵ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا

بنی اسرائیل میں دو اشخاص تھے جو ایک دوسرے کو ٹوکتے رہتے تھے ان میں سے ایک گناہ گار تھا دوسرا عبادت میں مشغول رہتا ۔ عبادت گذار شخص ہمیشہ دوسرے شخص کو گناہوں کے ارتکاب میں مشغول دیکھتا اور اسے کہتا : باز آ جاؤ ۔ اس پر گناہ گار کہتا تو مجھے چھوڑ دے میرا رب (جو چاہے میرے ساتھ کرے) کیا تو میرے اوپر پہریدار مقرر کیا گیا ہے ۔ عبادت گذار نے کہا : بخدا اللہ تجھے معاف نہیں کرے گا یا (یہ کہا) تجھے جنت میں داخل نہیں کرے گا ۔ جب ان کی ارواح قبض کی گئیں تو رب العالمین کے حضور پیش کی گئیں ۔ اللہ تعالی نے عبادت گذار سے فرمایا : کیا تو میرے بارے میں جانتا تھا یا تو مجھ پر کوئی

اختیار رکھتا تھا ؟ اور گناہ گار سے فرمایا : میری رحمت کے طفیل جنت میں چلے جاؤ ۔ اور دوسرے کے بارے میں حکم دیا : اسے جہنم میں لے جاؤ ۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا : اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس نے ایسی بات کہی تھی جس سے اس کی دنیا و آخرت (دونوں) بگڑ گئیں ۔

Scanned with CamScanner

باب ۔ ۳

اللہ تعالی کی مہربانی سے نیک اعمال میں کئی گنا اضافہ

حدیث : من هم بحسنة او بسيئة

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب الرقاق میں بیان کیا ۔

۳۶ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنهما ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے روایت کرتے ہیں جس میں آپ اپنے پروردگار سے روایت کرتے ہیں :

اللہ تعالی نے فرمایا :

بے شک اللہ تعالی نے نیکیوں اور برائیوں کو لکھ لیا پھر ان کو واضح کر دیا ۔ تو اب جس نے نیکی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کیا تو اللہ تعالی اپنے پاس اس کے لئے ایک مکمل نیکی لکھیں گے اگر اس نے ارادہ کیا اور اس پر عمل بھی کیا تو اللہ تعالی اپنے پاس دس سے لے کر سات سو گنا تک چند در چند

لکھیں گے ۔ اگر اس نے برائی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کیا تو اللہ تعالی اپنے پاس اس کے لئے ایک مکمل نیکی لکھیں گے ۔ اگر اس نے ارادہ کیا اور اس پر عمل بھی کیا تو اللہ تعالی صرف ایک برائی تحریر کریں گے ۔

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التوحید کے باب (یریدون ان یبدلوا کلام اللہ) میں بیان کیا ۔

۳۷ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تعالی فرماتا ہے : جب میرا بندہ برائی کے ارتکاب کا ارادہ کرے تو عمل کرنے تک اس پر کچھ نہ لکھا جائے ۔ اگر وہ عمل کرے تو اس کی مثل اس پر تحریر کرو ۔ اگر وہ میرے (خوف کے) سبب سے اس برائی کو ترک کردے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھو اور جب میرا بندہ نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھو اگر وہ اس (ارادے) پر عمل کرے تو اس کے لئے دس سے لے کر سات سو گنا تک لکھو ۔

بعض روایات میں یہ زیادہ ہے (کئی گنا تک)

امام مسلم نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی سند سے باب (تجاوز اللہ تعالی عن حدیث النفس و الخواطر بالقلب ۔ ۔ ۔ ۔ و بیان حکم الھم بالحسنۃ و السیئۃ) میں بیان کیا

۳۸ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : جب میرا بندہ گناہ کے ارتکاب کا ارادہ کرتا ہے (اور اس کو عملی جامہ نہیں پہناتا) تو اس پر کوئی مواخذہ نہ لکھو اگر وہ گناہ کے عمل کا مرتکب ہو تو اس پر ایک برائی لکھو ۔ اور جب وہ کسی نیک کام کے ارتکاب کا ارادہ کرتا ہے اور اس کو عملی جامہ نہیں پہناتا (اس کے باوجود) اس کے لئے ایک نیکی لکھ لو ۔ اگر وہ اس پر عمل بھی کرے تو دس نیکیاں لکھ لو ۔

دوسری روایت میں امام مسلم نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کیا ۔

۳۹ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : جب میرا بندہ کسی نیک کام کرنے کا ارادہ کرتا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کرتا ، میں اس کے لئے ایک نیکی لکھ لیتا ہوں ۔ اگر وہ اس پر عمل کر لیتا ہے تو اس کے لئے دس سے لے کر سات سو گنا اضافے تک نیکیاں لکھتا ہوں ۔

حب وہ برائی کا ارادہ کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا تو اس کے لئے کچھ نہیں لکھتا ۔ اگر وہ اس پر عمل کرتا ہے تو اس کے لئے صرف ایک برائی لکھتا ہوں ۔

امام مسلم نے ایک روایت میں سند ذکر کرنے کے بعد بیان کیا :

۴۰ ہم سے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی تو کچھ احادیث ذکر کیں ۔ ان میں سے ایک یہ

Scanned with CamScanner

ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : جب میرا بندہ کسی نیکی کے ارتکاب کا سوچتا ہے تو جب تک وہ عمل نہیں کرتا میں اس کے لئے ایک نیکی لکھ لیتا ہوں جب وہ اس پر عمل کرتا ہے تو میں اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہوں ۔

جب وہ کسی برائی کے ارتکاب کے بارے میں سوچتا ہے اگر وہ اس پر عمل نہیں کرتا تو میں اس کو معاف کر دیتا ہوں ۔ اگر وہ اس پر عمل کرتا ہے تو میں اس کے لئے ایک برائی لکھتا ہوں ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : فرشتے گذارش کریں گے : اے پروردگار یہ تیرا بندہ برائی کے ارتکاب کا ارادہ کررہا ہے دراں حالیکہ اللہ تعالی ان سے بہتر دیکھ رہا ہے ۔ تو اللہ تعالی فرمائے گا : اس کی نگرانی کرو اگر یہ (اس برائی پر) عمل کرتا ہے تو اس کے لئے ایک برائی لکھ لو اگر یہ باز آ جائے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھ لو ۔ کیوں کہ اس نے میرے ڈر کی وجہ سے برائی کا ارتکاب نہیں کیا ۔

امام مسلم نے اس حدیث کو اپنی سند سے ذکر کیا ۔

۴۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جب تم میں سے کسی کا اسلام اچھا ہوتا ہے اگر وہ ایک نیکی کا ارتکاب کرے گا تو اس کے لئے اس نیکی کے بدلے دس گنا سے سات سو گنا اضافے تک لکھ لیا

جاتا ہے اور ہر برائی جس کا وہ ارتکاب کرے گا اس کے لئے اس جیسی ایک ہی برائی لکھی جائے گی تا آنکہ وہ اللہ سے جا ملے ۔

ایک اور روایت میں جسے امام مسلم نے اپنی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ، کہا :

۳۲ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا جس میں آپ نے اپنے پروردگار سے روایت بیان کی :

بے شک اللہ تعالی نے نیکیاں اور برائیاں تحریر کردی ہیں پھر ان کو واضح کر دیا ۔ تو جو کوئی عمل نیک کا ارادہ کرے اور اسے عملی جامہ نہ پہنائے اللہ تعالی اس کے لئے ایک مکمل نیکی لکھ لیتا ہے اگر وہ ارادہ کرے اور اس پر عمل بھی کرے تو اللہ اس کے لئے دس سے لے کر سات سو گنا تک بلکہ کئی گنا تک لکھ لیتا ہے ۔ اگر وہ عمل بد کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالی اپنے ہاں ایک مکمل نیکی لکھ لیتا ہے اگر وہ ارادہ کرے اور عمل بھی کرے تو اس کے لئے ایک برائی لکھتا ہے ۔

اور ایک دیگر روایت میں یہ اضافہ کیا :

یا اس کو بھی اللہ تعالی مٹا دے گا اور اللہ کے ہاں کوئی برباد نہ ہوگا مگر یہ کہ جو خود برباد ہونا چاہے ۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں باب (سورۃ الانعام) میں بیان کیا ۔

۴۳ حضرت ابو هریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا اور اس کا فرمان سچا ہے : جب میرا بندہ نیکی کا ارادہ کرے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھ لو اگر وہ اس پر عمل کرے تو اس کے لئے اس کا دس گنا لکھ لو ۔ اور جب وہ برائی (کے ارتکاب) کا ارادہ کرے تو اس کے لئے کچھ نہ لکھو ۔ اگر وہ (برائی پر) عمل کرے تو اس کے لئے اس جیسی (برائی) لکھ لو اگر وہ اس کو ترک کردے اور کبھی فرمایا : اس پر عمل نہ کرے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھ لو ۔

پھر آپ نے تلاوت فرمائی : جو ایک نیکی لے کر آیا اس کے لئے (بدلہ) دس گنا ہے ۔

امام ابو عیسی ترمذی نے فرمایا : یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

امام نسائی نے اس حدیث کو قنوت و الرقائق میں اور ابن ماجۃ نے اپنی سنن میں بیان کیا ۔

۴۴ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے : جو ایک نیکی لے کر آیا اس کے لئے (بدلہ) دس گنا ہے یا اس سے زیادہ اور جو برائی لے کر آیا اس کا بدلہ ایک برائی ہے یا اس کو معاف کر دینا ہے ۔ جو میرے ایک بالشت قریب ہوتا ہے میں اس کے ایک گز قریب ہوتا ہوں ۔ جو میرے ایک گز قریب ہوتا ہے میں اس کے دو گز قریب ہوتا ہوں جو میری طرف چل کر آتا ہے میں اس کی طرف

Scanned with CamScanner

دوڑ کر آتا ہوں ۔ جو شخص زمین کی وسعت بھر گناہ لے کر مجھے ملے بشرطیکہ اس نے میرے ساتھ شرک نہ کیا ہو میں انہی (گناہوں) کی مثل مغفرت لے کر اسے ملوں گا ۔

باب - ۴

اللہ تعالی سے نیک گمان رکھنا

امام بخاری کی صحیح کی کتاب التوحید کے باب (و یحذرکم اللہ نفسہ اور اس کے ارشاد تعلم ما نفسی و لا اعلم ما فی نفسک) سے

۴۵ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے : میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں - اگر وہ میرا ذکر مجمع میں کرتا ہے تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر مجمع میں کرتا ہوں - اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک گز اس کے قریب ہوتا ہوں - اگر وہ ایک گز میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو گز اس کے قریب ہوتا ہوں - اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں -

Scanned with CamScanner

امام بخاری نے اس حدیث کو مختصر ٦ کتاب التوحید میں بھی بیان کیا ۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث تین طرح سے بیان کی ہے ۔ پہلی بخاری کی ذکر کردہ حدیث سے قریب تر ہے اس میں صرف اس قول کا فرق ہے ۔

۴٦ میں اس کے ساتھ ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اگر وہ میرا ذکر اپنے دل میں کرتا ہے تو میں بھی اس کا ذکر اپنے دل میں کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر مجمع میں کرتا ہے تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر مجمع میں کرتا ہوں ۔

دوسری روایت میں ان الفاظ کا ذکر نہیں ہے :

۴۷ اگر وہ میری طرف ایک گز بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف دو گز بڑھتا ہوں ۔

تیسری روایت میں ہے (یہ وہ احادیث ہیں جنہیں حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا) اور ان میں سے احادیث ذکر کیں ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تعالی فرماتا ہے : جب بندہ مجھ سے ایک بالشت آگے بڑھ کر ملتا ہے تو میں اس سے ایک گز آگے بڑھ کر ملتا ہوں ۔ جب وہ مجھ سے ایک گز آگے آکر ملتا ہے تو میں اسے دو گز آگے بڑھ کر ملتا ہوں جب وہ میری طرف دو گز بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف اس سے زیادہ تیزی سے لپکتا ہوں ۔

Scanned with CamScanner

امام ترمذی نے اس حدیث کو اپنی جامع میں باب (حسن الظن باللہ عز و جل) میں ان الفاظ میں بیان کیا :

۴۸ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

بے شک اللہ تعالی فرماتا ہے : میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں ۔ جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں ۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح بتایا ہے ۔

ترمذی کی ایک اور روایت میں ہے :

۴۹ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ سبحانہ فرماتا ہے : میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں ۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اگر وہ مجھے مجمع میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر مجمع میں یاد کرتا ہوں ۔ اگر وہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف ایک گز بڑھتا ہوں ۔ اگر وہ میری طرف ایک گز بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف دو گز بڑھتا ہوں ۔ اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں ۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح بتایا ہے ۔

امام ابن ماجہ نے اس حدیث کو اپنی سنن میں باب (فضل الذکر) میں بیان کیا ۔

Scanned with CamScanner

۵۰ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے روایت کیا ۔ آپ نے فرمایا:

اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے : میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اور اس کے ہونٹ اس پر حرکت کرتے ہیں ۔

امام ابن ماجہ نے اس حدیث کو (فضل العمل) میں بیان کیا ۔

۵۱ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ سبحانہ فرماتا ہے : میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ہمراہ ہوتا ہوں ۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں ۔ اگر وہ مجھے مجمع میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر مجمع میں یاد کرتا ہوں ۔ اگر وہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف ایک گز بڑھتا ہوں ۔ اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں ۔

باب ـ ۵

اللہ کی اپنے نیک بندوں کے لئے تیار کردہ نعمتیں

حدیث : اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رات ...الخ

صحیح بخاری کے باب (صفۃ اہل الجنۃ) سے

۵۲ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ نے فرمایا : میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر (اس جیسا) خیال گذرا ۔ اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو ۔ کوئی نفس نہیں جانتا جو ان سے پوشیدہ ہے جس میں ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے ۔

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التفسیر کے باب (سورۃ تنزیل السجدۃ) میں بیان کیا ۔

۵۳ حضرت ابو هریرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر (اس جیسا) خیال گذرا ۔

ابو هریرة رضی اللہ عنہ نے کہا اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو : کوئی نفس نہیں جانتا جو ان سے پوشیدہ ہے جس میں ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے ۔

امام بخاری نے اس حدیث کو بھی اسی باب میں بیان کیا

۵۴ حضرت ابو هریرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تعالی فرماتا ہے : میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر (اس جیسا) خیال گذرا ۔ جن سے اللہ نے تمہیں آشنا کردیا ہے ان کو چھوڑو اللہ کے پاس ذخیرہ ہے (ان کے علاوہ) ۔
پھر آپ نے پڑھا : کوئی نفس نہیں جانتا جو ان سے پوشیدہ ہے جس میں ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے یہ بدلہ ہے ان اعمال کا جو وہ سرانجام دیتے تھے ۔

بخاری کی روایت میں ہے :

۵۵ جن سے اللہ نے تمہیں آشنا کردیا ان کو چھوڑو

اسی طرح امام بخاری نے کتاب التوحید میں پہلی روایت کی مانند حدیث بیان کی ۔

صحیح مسلم ، کتاب جنت اور اس کی نعمتوں اور جنتیوں کی صفات :

۵۶ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تعالی نے فرمایا : میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیزیں تیار کی ہیں نہ کسی آنکھ نے ان کو دیکھا ، نہ کسی کان نے ان کو سنا اور نہ ہی کسی شخص کے دل میں اس جیسا کوئی تصور آیا ۔

نفس مضمون قرآن مجید کے عین مطابق ہے ۔

کوئی نفس نہیں جانتا جو ان سے پوشیدہ ہے جس میں ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے ۔ یہ بدلہ ہے ان اعمال کا جو وہ سر انجام دیتے تھے ۔

دوسری روایت میں (و لا خطر علی قلب بشر) کے بعد اضافہ ہے ۔

۵۷ جن سے اللہ نے تمہیں آشنا کر دیا ہے ان کو چھوڑو ۔ اللہ کے پاس ذخیرہ ہے (ان کے علاوہ) ۔

تیسری روایت میں ہے (ذخرا بلہ ما اطلعکم اللہ علیہ) پھر آپ نے پڑھا :

۵۸ کوئی نفس نہیں جانتا جو ان سے پوشیدہ ہے جس میں ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے ۔

چوتھی روایت میں یہ اضافہ ہے :

Scanned with CamScanner

۵۹ وہ لوگ جن کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں – اپنے پروردگار کو (عذاب کے) خوف اور (ثواب کی) طمع میں پکارتے ہیں اور جو ہم نے ان کو عطا کیا اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں – کوئی نفس نہیں جانتا جو ان سے پوشیدہ ہے جس میں ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے – یہ بدلہ ہے ان اعمال کا جو وہ سرانجام دیتے تھے –

اس حدیث کو امام ترمذی نے باب (سورة الواقعة) میں ان الفاظ میں بیان کیا :

۶۰ حضرت ابو ہریرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تعالی فرماتا ہے : میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر (اس جیسا) خیال گذرا – اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو : کوئی نفس نہیں جانتا جو ان سے پوشیدہ ہے جس میں ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے – یہ بدلہ ہے ان اعمال کا جو وہ سرانجام دیتے تھے –

جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں اگر ایک سوار چلے تو سو سال میں بھی اس کی مسافت طے نہیں کرسکتا اور اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو : و ظل ممدود۔ جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا و مافیها سے بہتر ہے – اگر تم چاہو تہ پڑھ لو : جو آتش جہنم سے دور ہٹا دیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہ کامیاب ہوا اور دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کی ٹٹی ہے۔

ابن ماجہ نے اس حدیث کو اپنی سنن میں باب (صفة الجنة) میں بیان کیا ۔

۶۱ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے : میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا ، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر (اس جیسا) خیال گذرا ۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا : جن سے اللہ نے تمہیں آشنا کردیا ہے ان کو چھوڑو ۔ اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو : کوئی نفس نہیں جانتا جو ان سے پوشیدہ ہے جس میں ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے یہ بدلہ ہے ان اعمال کا جو وہ سرانجام دیتے تھے ۔

Scanned with CamScanner

باب – ۶

صرف اللہ کو پکارنا اور اسی سے پر امید رہنا چاہیے

حدیث : ہمارا پروردگار آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب الدعوات کے باب (الدعا فی نصف اللیل) میں ذکر کیا –

۶۲ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ہمارا پروردگار تبارک و تعالی ہر رات آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے جب ایک تہائی رات باقی ہوتی ہے تو وہ فرماتا ہے : کون ہے جو مجھے پکارے کہ میں اس کی پکار کا جواب دوں ، کون ہے جو مجھ سے مانگے کہ میں اسے عطا کروں ، کون ہے جو مجھ سے بخشش چاہے کہ میں اسے بخش دوں –

Scanned with CamScanner

٦٣ امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب الصلاۃ کے آخر میں اور کتاب التوحید کے باب (یریدون ان یبدلوا کلام اللہ) میں بھی بیان کیا ۔

ہم نے جو الفاظ ذکر کئے اس کے قریب تر یا اس سے ملتے جلتے الفاظ میں

امام مالک نے موطا میں امام بخاری کے مانند الفاظ میں اس حدیث کو بیان کیا ۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں متعدد روایات ذکر کیں

٦٤ امام بخاری کی مذکورہ حدیث کے مانند ہے مگر یہ کہ اس میں کہا (ہمارا پروردگار اترتا ہے) جیسا کہ بخاری کے نسخے میں ہے ۔

---

٦٥ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تعالی ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے جب کہ ایک تہائی رات بیت جاتی ہے تو وہ فرماتا ہے : میں ہوں بادشاہ میں ہوں بادشاہ کون ہے جو مجھے پکارے تاکہ میں اس کی پکار کا جواب دوں ، کون ہے جو مجھ سے مانگے کہ میں اسے عطا کروں ، کون ہے جو مجھ سے بخشش چاہے کہ میں اسے بخش دوں ۔

وہ برابر ایسا فرماتا رہتا ہے تا آنکہ صبح روشن ہو جائے ۔

---

٦٦ جب آدھی رات یا اس کا دو تہائی بیت جاتا ہے تو اللہ تعالی آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے تو ارشاد فرماتا ہے : ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا

Scanned with CamScanner

کیا جائے ، ہے کوئی پکارنے والا کہ اس کو شرف قبولیت بخشا جائے ، ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اسے بخشش دیا جائے ۔ تا آنکہ صبح ہو جاتی ہے ۔

---

۶۷ اللہ تعالی آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے : کون ہے جو مجھے پکارے کہ میں اس کی پکار کا جواب دوں یا مجھ سے مانگے کہ میں اس کو عطا کروں ۔ پھر فرمائے گا : کون ہے جو اللہ کو قرض دے کہ وہ (اللہ) نہ کنگال ہوگا اور نہ ظلم کرے گا ۔

روایت پنجم میں اضافہ ہے :

۶۸ پھر اللہ تعالی اپنا ہاتھ پھیلائے گا اور فرمائے گا : کون ہے جو اللہ کو قرض دے جو نہ کنگال ہوگا اور نہ ظلم کرے گا ۔

---

۶۹ اللہ تعالی مہلت دیتا ہے تا آنکہ جب رات کی پہلی تہائی بیت جاتی ہے تو وہ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے : ہے کوئی بخشش چاہنے والا ، ہے کوئی توبہ کرنے والا ، ہے کوئی پکارنے والا ۔ یہاں تک کہ وقت فجر ہو جاتا ہے ۔

---

۷۰ امام ابو داود نے اس حدیث کو امام بخاری کے الفاظ کی مانند باب (ای اللیل افضل) میں ذکر کیا اور باب (الرویة) میں بھی اسے بیان کیا ۔

امام ترمذی نے اسے باب (نزول الرب عز و جل الی السماء کل لیلة) میں بیان کیا ۔ اس کے الفاظ یہ ہیں :

Scanned with CamScanner

۷۱ اللہ تبارک و تعالی آسمان دنیا پر اترتا ہے جب رات کی پہلی تہائی بیت چکتی ہے تو وہ فرماتا ہے میں ہوں بادشاہ کون ہے جو مجھے پکارے کہ میں اس کی پکار کا جواب دوں ، کون ہے جو مجھ سے مانگے کہ میں اسے عطا کروں ، کون ہے جو مجھ سے بخشش چاہے کہ میں اسے بخش دوں ۔

برابر اللہ تعالی ایسا فرماتا ہے تا آنکہ صبح روشن ہو جاتی ہے ۔

امام ابو عیسی ترمذی نے کہا : یہ حدیث حسن صحیح ہے

حدیث : یا ابن آدم انک ما دعوتنی و رجوتنی غفرت لک

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جامع میں باب (فضل التوبۃ و الاستغفار) میں بیان کیا ہے

۷۲ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا :

اللہ تعالی نے فرمایا : اے آدم کے بیٹے جب تک تو مجھے پکارے اور مجھ سے پر امید رہے ، میں تجھے معاف کرتا رہوں گا خواہ تیرا گناہ کچھ بھی ہو۔ اے آدم کے بیٹے مجھے کوئی پرواہ نہیں اگر تیرے گناہ آسمان کے کناروں تک بھی پہنچ جائیں اور تو مجھ سے معافی کی درخواست کرے تو بھی میں تجھے معاف کر دوں گا ۔ اے آدم کے بیٹے اگر تو زمین کی وسعت بھر گناہ لے کر میرے حضور میں آئے تو بھی میں تجھے اتنی ہی زیادہ معافی دوں گا بشرطیکہ تو نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو ۔

Scanned with CamScanner

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا : یہ حدیث حسن غریب ہے ۔

حدیث : ما جاء فی لیلۃ النصف من شعبان

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو اپنی سنن میں باب (ما جاء فی لیلۃ النصف من شعبان) میں ذکر کیا ۔

۴۷ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جب ماہ شعبان کے نصف (یعنی پندرہ) کی رات ہو تو اس میں قیام کرو اور دن میں روزہ رکھو کیوں کہ اللہ تبارک و تعالی سورج غروب ہوتے ہی آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے : ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ میں اسے بخش دوں ؟ ہے کوئی رزق کا خواہشمند کہ میں اسے رزق دوں ؟ ہے کوئی مبتلائے مصیبت کہ میں اسے عافیت دوں ؟ ہے کوئی ایسا ہے کوئی ایسا ؟ تا آنکہ طلوع فجر ہو جائے ۔

زوائد میں ہے کہ اس حدیث کی اسناد کمزور ہیں ۔ ابن ابی بسرۃ راوی کے ضعیف ہونے کی وجہ سے ۔ اس کا پورا نام ابو بکر بن عبداللہ بن محمد ابی بسرۃ ہے ۔

اس حدیث کے بارے میں امام احمد بن حنبل اور ابن معین رحمۃ اللہ علیہما نے گفتگو کی ہے اور اسے گھڑی ہوئی حدیث بتایا ہے ۔

بـاب ـ ۷

بندے سے اللہ کی محبت اور مخلوق پر اس محبت کا اثر

حدیث : اذا احب اللہ عبدا ، نادی جبریل ۰ ۰ ۰ الخ

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب بدء الخلق کے باب (ذکر الملائکۃ) میں بیان کیا ـ

۷۴ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جب اللہ تعالی کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو جبریل کو پکارتے ہیں : بے شک اللہ تعالی فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو ـ اس پر حضرت جبریل بھی اس سے محبت کرتے ہیں ـ پھر حضرت جبریل آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں : اللہ تعالی فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو ـ اس پر اہل آسمان اس شخص سے محبت کرنا شروع کرتے ہیں پھر اس کو زمین میں مقبول بنا دیا جاتا ہے ـ

امام بخاری نے کتاب الادب کے باب (المقۃ من اللہ یعنی محبت) میں بھی اس حدیث کو بیان کیا ـ

Scanned with CamScanner

اوپر ذکر کردہ حدیث سے ملتے جلتے الفاظ میں صرف اس میں یہ کہا گیا :

۷۵ پھر اس کو زمین والوں میں مقبول بنا دیاجاتا ہے ۔

امام بخاری نے کتاب التوحید کے باب (کلام الرب مع جبریل و نداء الملائکۃ) میں بھی اس حدیث کو ان الفاظ میں بیان کیا جو اوپر ذکر کئے گئے اور کہا :

۷۶ اسے زمین والوں میں مقبول بنا دیا جاتا ہے ۔

صحیح مسلم ، کتاب البر و الصلۃ ، باب (جب اللہ تعالی کسی بندے سے محبت کرتے ہیں)

۷۷ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جب اللہ تعالی کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو حضرت جبریل علیہ السلام کو بلاتے ہیں اور ان سے ارشاد ہوتا ہے : میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو ۔

آپ نے فرمایا : حضرت جبریل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں پھر وہ آسمان میں منادی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالی فلاں سے محبت کرتے ہیں تم بھی اس سے محبت کرو ۔ اس سے اہل آسمان بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں ۔ آپ نے فرمایا : پھر وہ اہل زمین کے ہاں مقبول ہو جاتا ہے ۔

جب اللہ تعالی کسی شخص کو مبغوض رکھتے ہیں تو حضرت جبریل علیہ السلام کو طلب کرکے فرماتے ہیں اور حکم دیتے ہیں : میں فلاں سے بغض رکھتا ہوں تم بھی اس سے بغض رکھو ۔

آپ نے فرمایا : حضرت جبریل علیہ السلام بھی اس سے بغض رکھنا شروع کرتے ہیں اور اہل آسمان میں منادی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالی فلاں سے بغض رکھتے ہیں لہذا تم بھی اس سے بغض رکھو ۔

آپ نے فرمایا : وہ (اہل آسمان) اس سے بغض رکھنے لگتے ہیں پھر وہ اہل زمین کے ہاں مبغوض ہو جاتا ہے ۔

امام مالک نے اس حدیث کو موطا کے باب (ما جاء فی المتحابین فی اللہ) میں بیان کیا ۔

۷۸ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جب اللہ کسی بندے کو محبوب بناتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم دیتا ہے : (سنو) میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو ۔ اس پر حضرت جبریل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرتے ہیں ۔ پھر وہ آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں : بے شک اللہ تعالی فلاں آدمی سے محبت کرتے ہیں اس لئے تم بھی اس سے محبت کرو تو اہل آسمان بھی اس سے محبت کرتے ہیں پھر زمین (والوں) میں اسے مقبول کردیتے ہیں ۔

اور جب اللہ بندے پر غصہ کرتا ہے (تو بھی

ایسے ہی کرتا ہے) ۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا : میرے خیال میں غصے کے بارے میں بھی آپ نے ایسے ہی فرمایا ۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو باب (سورۃ مریم) میں بیان کیا ۔

۷۹ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جب اللہ تعالی کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام کو پکار کر فرماتا ہے : میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر ۔ آپ نے فرمایا : پھر حضرت جبریل (اس بات کی) منادی آسمان میں کرتے ہیں پھر زمین والوں میں اس کی محبت پیدا کر دی جاتی ہے ۔ اللہ تعالی کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے : بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ انجام دیے تو اللہ تعالی بھی عنقریب ان سے محبت کرے گا ۔

جب اللہ تعالی کسی بندے سے دشمنی رکھتے ہیں تو حضرت جبریل علیہ السلام کو پکار کر کہتے ہیں: میں فلاں سے دشمنی رکھتا ہوں تو آسمانوں میں اس کی منادی کر دی جاتی ہے پھر زمین میں اس کی دشمنی پیدا کر دی جاتی ہے ۔

امام ابو عیسی ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح بتایا ہے ۔

باب ـ ٨

اولیاء اللہ سے دشمنی رکھنے کا نتیجہ

حدیث : من عادی لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب

امام بخاری نے اس حدیث کو باب (التواضع) میں بیان کیا ـ

٨١ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : جو شخص میرے دوست سے دشمنی رکھے تو وہ جان لے کہ میں اس سے لڑائی کروں گا ـ اور میرا بندہ جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سب سے زیادہ پسند مجھے فرائض ہیں ـ میرا بندہ برابر نوافل کی ادائیگی سے میرا قرب حاصل کرتا ہے تا آنکہ میں اس

سے محبت کرتا ہوں ۔ جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے ، اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے ۔ اگر وہ مجھ سے کچھ مانگے تو میں اسے عطا کرتا ہوں ۔ اگر وہ مجھ سے پناہ چاہے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں ۔ جو کام میں کرتا ہوں ان میں مجھے کسی میں اتنا پس و پیش نہیں ہوتا جتنا پس و پیش اپنے مومن بندے کی روح قبض کرنے میں ہوتا ہے ۔ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں بھی اس کو تکلیف پہنچانا اچھا نہیں سمجھتا ۔

بـاب ــ ۹

اللہ تعالی کا ڈر اور خـــوف گناہوں کی معافی کا سبب ہے

حدیث : الرجل الذی امر اھلہ باحراقہ بعد موتہ

امام بخاری نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں کتاب بدء الخلق کے باب (ما ذکر عن بنی اسرائیل) میں بیان کیا ـ

۸۲ عقبہ بن عمرو نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ رسول اللہ ملی اللہ علیہ و سلم سے سنی ہوئی احادیث ہمیں کیوں نہیں سناتے ـ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا : میں نے آپ کو فرماتے سنا :

جب دجال خروج کرے گا تو اس کے ہمراہ پانی اور آگ ہوگی ـ تو جس چیز کو لوگ آگ خیال کریں گے وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور جس چیز کو لوگ ٹھنڈا پانی

شمجھیں گے وہ جلانے والی آگ ہوگی ۔ تم میں سے جو شخص اس (زمانے) کو پائے تو وہ جس کو آگ خیال کرے اس میں گر جائے اس لئے کہ وہ میٹھا اور ٹھنڈا (پانی) ہوگا ۔

تم سے پہلے زمانے میں ایک آدمی تھا ۔ جب فرشتہ اس کی روح قبض کرنے آیا تو اس سے دریافت کیا گیا : کیا تم نے کوئی نیک کام بھی کیا ؟ اس نے جواب دیا : مجھے کوئی علم نہیں ۔ اسے کہا گیا : یاد کرو ۔ اس نے جواب دیا : مجھے کچھ یاد نہیں سوائے اس کے کہ میں دنیا میں لوگوں سے تجارت کرتا تھا ۔ تو جب میں ان سے (ادھار کا) تقاضا کرتا تو اس وقت خوشحال لوگوں کو مہلت دیتا اور تنگ دستوں سے درگذر کرتا ۔ اس پر اللہ تعالی نے اس کو جنت میں داخل کردیا ۔

ایک شخص پر جب موت کا وقت آیا اور وہ زندگی سے مایوس ہوگیا تو اس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے لئے بہت سی لکڑیاں اکٹھی کرنا ۔ ان میں آگ روشن کرنا (اور مجھے اس میں جلانا) جب آگ میرا گوشت جلا کر ہڈیوں تک پہنچ جائے اور ان کو بھی جلا ڈالے تو اس وقت ان کو لے کر خوب پیسنا پھر آندھی والے دن کا انتظار کرنا (اور کچھ راکھ اس میں اڑا دینا اور کچھ) سمندر میں بہا دینا ۔ (اس کے ورثاء نے) ایسا ہی کیا ۔ اللہ نے (اس کے جسم کو) اکٹھا کیا اور اس سے باز پرس کی: تو نے ایسا کیوں کیا ؟ اس نے جواب دیا : تیرے خوف سے ۔ اس پر اللہ نے اس کو بخش دیا ۔

Scanned with CamScanner

عقبہ بن عمرو نے کہا : میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ وہ شخص کفن چور تھا ۔

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب بدء الخلق میں متعدد روایات سے بیان کیا ۔

۸۳ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

تم سے پہلے زمانے میں ایک آدمی تھا جس کو اللہ نے بہت مال دیا تھا ۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے دریافت کیا : میں تمہارے لئے باپ کی حیثیت سے کیسا تھا ۔ انہوں نے جواب دیا : اچھے باپ تھے ۔ اس نے کہا : میں نے (عمر بھر) کوئی نیک کام نہیں کیا تو جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا ڈالنا اور پھر مجھے پیسنا اس کے بعد آندھی والے دن میری راکھ اڑا دینا ۔ (اس کے بیٹوں نے) ایسا ہی کیا ۔ اللہ نے (اس کا جسم) اکٹھا کیا اور اس سے دریافت کیا : تو نے ایسا کیوں کیا ؟ اس نے جواب دیا : تیرے خوف سے ۔ اس پر وہ اس کی رحمت سے نوازا گیا ۔

بخاری کی ایک اور روایت ہے :

۸۴ عقبہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا : آپ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی کوئی حدیث کیوں نہیں سناتے ۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آپ کو فرماتے سنا :

ایک شخص کی موت کا جب وقت آیا اور وہ زندگی سے مایوس ہوگیا تو اس نے اپنے گھر والوں کو وصیت کی : جب میں مر جاؤں تو میرے لئے بہت سی لکڑیاں جمع کرنا اور ان میں آگ جلا کر (مجھے جلا ڈالنا)جب آگ میرا گوشت جلا ڈالے اور ہڈیاں باقی رہ جائیں تو ان کو لے کر پیسنا اور جس دن خوب گرمی ہو یا زورکی ہوا ہو اس دن سمندر میں بہا دینا ۔ اللہ نے اس کے جسم کو اکٹھا کرکے اس سے دریافت کیا : تو نے ایسا کیوں کیا ؟ اس نے جواب دیا : تیرے ڈر سے ۔ اللہ نے اس پر اسے معاف کردیا ۔

---

۸۵ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

ایک شخص نے اپنی جان پر بہت زیادتی کی (بہت گناہ کئے) حب اس کی موت کا وقت (قریب) آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا : جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا ڈالنا پھر میری ہڈیوں کو پیس دینا اور راکھ کو ہوا میں اڑا دینا ۔ اللہ کی قسم اگر میرے پروردگار کا مجھ پر بس چلا تو وہ مجھے ایسا سخت عذاب دے گا کہ اس جیسا تو کسی کو نہ دیا ہوگا ۔ جب وہ مر گیا تو (اس کی وصیت کے مطابق) اس کے ساتھ ویسا ہی کیا گیا ۔ اللہ تعالی نے زمین کو حکم دیا : جو (راکھ) تیرے اندر ہے اسے کٹھا کردے ۔ زمین نے ایسا ہی کیا تو وہ (اپنے جسم کے ساتھ) کھڑا ہوگیا ۔ اللہ نے اس سے دریافت کیا : ایسا کرنے پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا ؟ اس نے جواب دیا : اے پروردگار تیرے خوف نے ۔ اس پر اللہ نے اسے معاف کر دیا ۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کے علاوہ جنہوں نے اس حدیث کو بیان کیا انہوں نے خشیتک کی جگہ لفظ مخافتھک استعمال کیا ۔

صحیح بخاری کے باب (یریدون ان یبدلوا کلام اللہ) سے بیان کردہ حدیث :

۸۶ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

ایک شخص نے جس نے کوئی نیک کام نہیں کیا تھا وصیت کی کہ مرنے کے بعد اسے جلا دیا جائے اور اس کی آدھی راکھ خشکی پر اور آدھی سمندر میں بکھیر دی جائے اللہ کی قسم اگر اللہ کا اس پر بس چلا تو اس کو ایسا سخت عذاب دے گا کہ دنیا جہان میں کسی کو ایسا عذاب نہ دیا ہوگا (بعد ازاں) اللہ نے بحر و بر کو حکم دیا کہ (جو راکھ) ان کے پاس اکٹھی ہے وہ حاضر کر دیں ۔ اس کے بعد اس شخص سے دریافت کیا گیا : تو نے ایسا کیوں کیا ؟ اس نے جواب دیا : جیسا کہ تو جانتا ہے میں نے تیرے خوف سے (ایسا کیا) اس پر اللہ نے اس کو معاف کردیا ۔

---

۸۷ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے روایت کی ۔ آپ نے گذرے ہوئے زمانے کے ایک شخص کا ذکر کیا یا فرمایا :

(وہ شخص) تم سے پہلے زمانے میں تھا جس نے ایک جملہ کہا یعنی اللہ نے اسے مال و اولاد سے نوازا تھا ۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے

بیٹوں سے کہا : میں تمہارے لئے کیسا باپ ثابت ہوا ۔ انہوں نے کہا : بہت اچھا باپ ۔ اس شخص نے کہا کہ اس نے اللہ کے حضور کوئی نیکی نہیں بھیجی یا یہ کہا کہ اس نے کوئی نیکی جمع نہیں کی اور اگر اللہ نے اس پر قابو پالیا تو وہ اس کو سزا دے گا ۔ تو دیکھنا جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا ڈالنا اور جب میں جل کر کوئلہ ہو جاؤں تو مجھے خوب باریک پیسنا اور جس دن تیز آندھی چل رہی ہو اس میں مجھے اڑا دینا ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : اس نے اپنے ورثا سے اس بات کا پختہ عہد لے لیا چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور آندھی والے دن اس کی راکھ اڑا دی ۔ اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا (اے راکھ) اکٹھی ہو جا تو وہ شخص (اکٹھا ہو کر) کھڑا ہوگیا اللہ تعالی نے اس سے دریافت کیا : میرے بندے تونے ایسا کیوں کیا ؟ اس نے جواب دیا : تیرے ڈر یا خوف سے ۔

آپ نے فرمایا : اللہ نے اس کو کوئی سزا نہیں دی بلکہ اس پر رحم کیا ۔ ایک بار آپ نے فرمایا : اس (پوچھ گچھ) کے علاوہ کوئی سزا نہیں دی ۔

سلیمان تیمی نے کہا : میں نے یہ حدیث ابو عثمان عبد الرحمن النھدی سے بیان کی تو انہوں نے کہا : میں نے سلمان سے یہ حدیث سنی ہے ۔ اس میں یوں بیان کیا : سمندر میں بہا دینا یا جیسے انہوں نے بیان کیا ۔

موسی سے معتمر نے حدیث بیان کی اور کہا (لم یبتئر)۔ اور خلیفہ سے معتمر نے حدیث بیان کی اور اس میں (لم یبتئز) کہا ۔ قتادہ نے اس کی تشریح کی (کوئی نیکی) ذخیرہ نہیں کی ۔

٨٨ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے روایت کرتے ہیں ، آپ نے فرمایا

ایک شخص نے بہت گناہ کیے تھے ـ جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹے کو وصیت کی : جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا پھر (جلے ہوئے پنجر کو) باریک پیسنا اس کے بعد میری راکھ سمندر میں بہا دینا ـ بخدا اگر اللہ تعالی نے مجھ پر قابو پا لیا تو مجھے ایسا سخت عذاب دے گا کہ اس جیسا کسی اور کو نہ دیا ہوگا ـ

انہوں (اس کے بیٹوں) نے ایسا ہی کیا ـ اللہ تعالی نے زمین کو حکم دیا : جو (راکھ) تو نے لی تھی اسے اکٹھا کردے ـ جب وہ شخص (مکمل ہو کر) کھڑا ہوگیا تو اللہ تعالی نے اس سے دریافت کیا : ایسا کرنے پر تجھے کس نے اکسایا ؟ اس نے جواب دیا : اے پروردگار تیرے ڈر یا تیرے خوف نے ـ

اللہ تعالی نے اس بنا پر اسے معاف کردیا ـ

امام نسائی نے اپنی سنن میں دو روایتیں بیان کی ہیں ـ ایک حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے اور دوسری حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے ـ

٨٩ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا :

ایک شخص نے اپنی جان پر بہت زیادتی کی (بہت گناہ کئے) جب اس کی موت کا وقت (قریب) آیا تو اس

نے اپنے گھر والوں سے کہا : جب میں مر جاؤں تو مجھے
جلا دینا پھر میری راکھ کو سمندر کے اندر ہوا میں
اڑا دینا ۔ اللہ کی قسم اگر اللہ کا مجھ پر بس چلا
تو وہ مجھے ایسا عذاب دے گا جو اس نے اپنی مخلوق
میں کسی کو نہ دیا ہوگا ۔ اس کے گھر والوں نے ایسا
ہی کیا ۔ اللہ تبارک و تعالی نے ہر اس چیز کو جس نے
اس کا کوئی ذرہ لیا تھا ، حکم دیا کہ جو تم نے لیا
اسے اکٹھا کردو ۔ جب وہ (مجسم) کھڑا ہوگیا تو
اللہ تبارک و تعالی نے اس سے دریافت فرمایا : تم
نے ایسا کیوں کیا ؟ اس نے جواب دیا : تیرے خوف سے ۔
اس پر اللہ نے اسے بخش دیا ۔

امام نسائی کی دوسری روایت جو حضرت حذیفہ بن الیمان
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ اس طرح ہے ۔

٩٠ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

تم سے پہلے زمانے میں ایک آدمی تھا جسے اپنے
اعمال کے بارے میں بدگمانی تھی ۔ جب اس کی وفات کا
وقت قریب آیا تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا : جب
میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا اس کے بعد مجھے باریک
پیسنا پھر میری راکھ کو سمندر میں بہا دینا کیوں
کہ اگر اللہ نے مجھ پر قابو پالیا تو وہ مجھے معاف
نہیں کرے گا ۔ (آپ نے فرمایا :) اللہ تبارک وتعالی
نے فرشتوں کو حکم دیا اور اس کی روح حاضر کی گئی ۔
اللہ تعالی نے اس سے دریافت کیا : تو نے ایسا کیوں
کیا ؟ اس نے جواب دیا : اے پروردگار میں نے جو کیا

صرف تیرے خوف سے ۔ اس پر اسے معاف کردیا گیا ۔

امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں یہ حدیث بیان کی ۔

۹۱ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

ایک شخص نے اپنی جان پر بہت زیادتی کی حب اس کی موت کا وقت (قریب) آیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی : جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا اور پھر مجھے باریک پیسنا اس کے بعد میری راکھ کو سمندر کے اندر ہوا میں اڑا دینا ۔ قسم اللہ کی اگر اس کا مجھ پر بس چلا تو وہ مجھے ایسا عذاب دے گا کہ اس جیسا عذاب کسی کو نہ دیا ہوگا ۔ آپ نے فرمایا: اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا (اللہ تبارک و تعالی نے) زمین کو حکم دیا جو تو نے لیا ہے وہ اکٹھا کر دے ۔ جب وہ مجسم کھڑا ہوگیا تو اس سے دریافت کیا : تو نے ایسا کیوں کیا ؟ اس نے جواب دیا : اے پروردگار تیرے ڈر یا تیرے خوف سے ۔ اس بنا پر اسے معاف کر دیا گیا ۔

Scanned with CamScanner

باب ـ ۱۰

آدم علیہ السلام کی تخلیق کی کیفیت

حدیث : خلق آدم علیہ السلام

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب بدء الخلق کے باب (خلق آدم) میں بیان کیا ـ

۹۲ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کا قد ساٹھ گز تھا ـ پھر ان کو حکم دیا : جاؤ ان فرشتوں کو سلام کرو اور سنو وہ تمہارے سلام کا کیا جواب دیتے ہیں پھر وہی جواب تمہارا اور تمہاری اولاد کا ہوگا ـ آپ نے کہا : السلام علیکم ـ انہوں نے جواب دیا : السلام علیکم و رحمۃ اللہ ـ (انہوں نے رحمۃ اللہ زیادہ کہا) تو اب جو بھی جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم کی صورت پر ہوگا اس کے بعد اب تک برابر مخلوق کا قد چھوٹا ہوتا گیا ـ

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب الاستئذان کے باب (بدء الاذان) میں ان الفاظ میں بیان کیا ۔

۹۳ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا تو ان کا قد ساٹھ گز تھا ۔ جب (اللہ تعالی) ان کی تخلیق مکمل کر چکا تو حکم دیا فرشتوں کی اس جماعت کو سلام کرو جو بیٹھے ہوئے ہیں اور سنو وہ تمہارے سلام کا کیا جواب دیتے ہیں پھر وہی جواب تمہارا اور تمہاری اولاد کا ہوگا ۔ آپ نے کہا السلام علیکم ۔ انہوں نے جواب دیا : السلام علیکم و رحمۃ اللہ (انہوں نے و رحمۃ اللہ زیادۃ کہا ۔) تو اب جو بھی جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم کی صورت پر ہوگا ۔ اس کے بعد اب تک برابر مخلوق کا قد چھوٹا ہوتا گیا ۔

اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں جنت کی صفات کے بیان میں ذکر کیا ۔

۹۴ ھمام بن منبۃ روایت کرتے ہیں : انہوں نے کہا یہ وہ حدیث ہے جو حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے روایت کرتے ہیں (اس میں سے چند احادیث ذکر کیں) ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر تخلیق کیا ۔ ان کا قد ساٹھ گز تھا جب حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق مکمل ہوئی تو ان

کو حکم دیا کہ جاؤ وہ جو لوگ بیٹھے ہیں ان کو سلام کرو اور سنو کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں وہی جواب تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا ۔ وہ بیٹھے ہوئے لوگ فرشتوں کا ایک گروہ تھا ۔

آپ نے فرمایا : حضرت آدم علیہ السلام گئے اور فرمایا : السلام علیکم ۔ ان فرشتوں نے جواب میں السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہا ۔ آپ نے فرمایا انہوں نے رحمۃ اللہ کا اضافہ کیا ۔ تو اب جو بھی جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا

حضرت آدم علیہ السلام کا قد ساٹھ گز تھا اس کے بعد قد کم ہوتا گیا یہاں تک کہ موجودہ زمانے کے جتنا ہوگیا ۔

امام ترمذی نے اپنی جامع میں تین جگہ یہ حدیث باب (سورۃ الأعراف) میں بیان کی ۔

۹۵ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جب اللہ تعالی نے حضرت آدم کو پیدا کیا تو ان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا تو اس سے ان کی پشت سے وہ تمام روحیں برامد ہوئیں جنہیں اس نے قیامت تک پیدا کرنا ہے اور ہر انسان کی دونوں آنکھوں کے درمیان نور کی ایک چمک رکھ دی ۔ پھر حضرت آدم کے سامنے ان کو پیش کیا تو حضرت آدم نے استفسار کیا : اے پروردگار یہ کون ہیں ؟ اللہ تعالی نے بتایا : یہ تمہاری اولاد ہے ۔ تو حضرت آدم نے ان میں سے ایک شخص کی آنکھوں کے درمیان ایک عجیب روشنی دیکھی تو سوال کیا

اے پروردگار یہ کون ہے ؟ جواب ملا : تمہاری اولاد میں یہ شخص آخری امتوں میں ہوگا اسے داؤد نام سے پکارا جائے گا ۔ (حضرت آدم نے) سوال کیا پروردگار اس کی کتنی عمر مقرر کی ہے ۔ فرمایا : ساٹھ برس ۔ (حضرت آدم نے) عرض کی : اے پروردگار میری عمر سے چالیس برس دے کر اس کی عمر بڑھا دے ۔ جب حضرت آدم کی عمر پوری ہوئی اور ملک الموت (ان کی روح قبض کرنے) آیا تو حضرت آدم نے دریافت کیا : کیا میری عمر کے چالیس برس ابھی باقی نہیں ہیں ؟ فرشتے نے جواب دیا : کیا وہ برس آپ نے اپنے بیٹے داؤد کو عطا نہیں کئے تھے ؟ آپ نے فرمایا : حضرت آدم نے اس سے انکار کیا ۔ اس بنا پر ان کی اولاد بھی مکرنے لگی ۔ اسی طرح حضرت آدم بھول گئے تو ان کی اولاد بھی بھولنے لگی ۔ (اسی طرح حضرت آدم سے) غلطی سرزد ہوئی تو ان کی اولاد سے بھی غلطیاں سرزد ہونے لگیں ۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح بتایا ہے ۔

ایک اور روایت میں ہے :

۹٦ پھر حضرت آدم کے ہزار برس اللہ تعالی نے پورے کردیے اور حضرت داؤد کے سو برس بھی مکمل کر دیے ۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو اسی باب میں ان الفاظ میں بیان کیا ۔

۹۷ مسلم بن یسار الجھنی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں

دریافت کیا گیا :

(جب تمہارے پروردگار نے اولاد آدم کی پیٹھوں سے ان کی اولاد نکالی اور ان کو ان کی جانوں پرگواہ ٹھہرایا (اور دریافت کیا) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو انہوں نے کہا کیوں نہیں ہم گواہی دیتے ہیں (یہ اس لئے ہوا) کہ تم قیامت کے دن کہو کہ ہم تو اس سے غافل تھے ۔)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا : میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کی پیٹھ پر دایاں ہاتھ پھیر کر اس سے ان کی اولاد نکالی اور فرمایا : ان کو میں نے جنت کے لئے پیدا کیا اور یہ جنتیوں کے سے اعمال سر انجام دیں گے ۔ پھر ان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیر کر اولاد نکالی اور فرمایا : ان کو میں نے جہنم کے لئے پیدا کیا اور یہ جہنمیوں کے سے اعمال سرانجام دیں گے ۔ تو (اس پر) ایک شخص نے سوال کیا تو پھر عمل کی کیا ضرورت ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : جب اللہ تعالی کسی بندے کو جنت کے لئے پیدا کرتا ہے تو اس سے جنتیوں کے سے اعمال سرزد کراتا ہے تا آنکہ اس کی موت اہل جنت کے سے اعمال پر ہوگی ۔ اس پر اسے جنت میں داخل کردیا جائے گا ۔ اور جب کسی بندے کو جہنم کے لئے پیدا کرتا ہے تو اس سے جہنمیوں کے سے اعمال سرزد کراتا ہے تا آنکہ اس کی موت اہل جہنم کے جیسے اعمال پر ہوگی اس پر

اسے جہنم میں داخل کر دیا جائے گا ۔

امام ابو عیسی ترمذی نے کہا : یہ حدیث حسن ہے —— مسلم بن یسار کا سماع حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے نہیں ہے ۔ بعض لوگوں نے اس سند میں مسلم بن یسار اور حضرت عمر کے درمیان ایک گمنام شخص کا ذکر کیا ہے ۔ شائد اسی بنا پر یہ حدیث حسن لغیرہ ہے ۔ واللہ اعلم ۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو کتاب التفسیر کے آخر میں بغیر عنوان کے بیان کیا ۔

۹۸ حضرت ابو هریرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جب اللہ تعالی نے حضرت آدم کو پیدا کرکے اس میں روح پھونکی تو آپ چھینکے اور کہا : الحمدللہ ۔ اللہ کے حکم سے اس کی تعریف کی ۔ اس پر ان کے پروردگار نے فرمایا : اے آدم اللہ تجھ پر رحم کرے مجمع کی صورت میں بیٹھے ہوئے ان فرشتوں کی طرف جاؤ اور ان سے السلام علیکم کہو ۔ انہوں نے (جواب میں) و علیک السلام و رحمة اللہ کہا ۔ اللہ تعالی نے فرمایا : یہ تمہارے اور تمہاری اولاد کے درمیان سلام ہے ۔ اللہ تعالی نے دونوں مٹھیاں بند کرکے آپ سے فرمایا : ان میں سے جو چاہو چن لو ۔ حضرت آدم نے عرض کی : میں نے دائیں مٹھی چن لی ۔ جب کہ اللہ کے دونوں ہاتھ برکت والے ہیں ۔ پھر اس کو کھولا تو اس میں آدم اور ان کی اولاد تھی ۔ حضرت آدم نے عرض کیا اے پروردگار یہ کون ہیں ؟ اللہ تعالی نے فرمایا : یہ تمہاری اولاد ہے ۔ ہر شخص کی دونوں آنکھوں کے درمیان اس کی عمر لکھی ہوئی تھی تو ان میں سے ایک

شخص روشن چہرہ تھا (اس کو دیکھ کر حضرت آدم نے) پوچھا : اے پروردگار یہ کون ہے ۔ اللہ نے جواب دیا یہ تمہارا بیٹا داؤد ہے میں نے اس کی عمر چالیس برس لکھی ہے ۔ حضرت آدم نے درخواست کی : اے پروردگار اس کی عمر بڑھا دے ۔ اللہ تعالی نے فرمایا : میں نے تو اس کی یہی عمر لکھی ہے ۔ حضرت آدم نے عرض کی : اے پروردگار میں اپنی عمر میں سے اسے ساٹھ برس دیتا ہوں ۔ اللہ نے فرمایا : تو جان اور وہ جانے ۔ اسکے بعد جب تک اللہ نے چاہا حضرت آدم جنت میں رہے پھر ان کو زمین پر اتار دیا گیا ۔ حضرت آدم اپنی عمر شمار کرتے تھے تو جب ان کے پاس ملک الموت آیا تو اس وقت حضرت آدم نے کہا : تو نے آنے میں جلدی کی میری عمر تو ایک ہزار برس لکھی گئی تھی ۔ فرشتے نے جواب دیا : ٹھیک ہے لیکن آپ نے اپنے بیٹے داؤد کو ساٹھ برس دیے تھے ۔ آپ نے انکار کیا اس پر آپ کی اولاد بھی مکرنے لگی ۔ آپ بھولے تو آپ کی اولاد بھی بھولنے لگی ۔ اس دن سے (امور کو) ضبط تحریر میں لانے اور گواہی کا حکم ہوا ۔

امام ترمذی نے کہا : یہ حدیث حسن غریب ہے ۔

حدیث : خلق آدم علیہ السلام

امام مالک کی موطا کے باب (النھی عن القول بالقدر) سے ۔

۹۹ عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید بن الخطاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا (اور جب آپ کے پروردگار

نے نکالا اولاد آدم کی پشت سے ان کی نسل کو پیدا کیا اور خود انہی کو ان کی جانوں پر گواہ کیا (اور کہا کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں ۔ بولے ضرور ہیں ہم گواہی دیتے ہیں (یہ اس لئے ہوا) کہ کہیں تم قیامت کے دن یہ نہ کہنے لگو کہ ہم تو اس سے بے خبر تھے) اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے بھی اس بارے میں دریافت کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا پھر دایاں ہاتھ ان کی پیٹھ پر پھیرا اور اس میں سے ان کی اولاد نکالی تو فرمایا : ان کو میں نے جنت کے لئے پیدا کیا اور یہ اہل جنت کے سے اعمال سر انجام دیں گے ۔ پھر ان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور اس میں سے ان کی اولاد نکالی تو فرمایا : ان کو میں نے جہنم کے لئے پیدا کیا یہ اہل دوزخ کے سے اعمال سر انجام دیں گے۔ اس پر ایک شخص نے استفسار کیا : اے اللہ کے رسول پھر عمل کرنے کا فائدہ ؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: جب اللہ تعالی کسی شخص کو جنت (میں داخل کرنے)کے لئے پیدا کرتا ہے تو اس سے اہل جنت کے سے اعمال سر زد کراتا ہے تا آنکہ وہ مرنے تک اہل جنت کے سے اعمال سر انجام دیتا ہے اس بنا پر وہ جنت میں داخل کیا جاتا ہے ۔ (اسی طرح) جب کسی شخص کو جہنم میں داخل کرنے کے لئے پیدا کرتا ہے تو اس سے دوزخیوں کے سے اعمال سر زد کراتا ہے تا آنکہ وہ مرنے تک دوزخیوں کے سے اعمال سر انجام دیتا ہے اور اس بنا پر وہ دوزخ میں داخل کیا جاتا ہے ۔

Scanned with CamScanner

باب ـ ۱۱

اولاد آدم کی اُن کی ماؤں کے پیٹ میں تخلیق کی کیفیت

حدیث : ان احدکم یجمع خلقہ فی بطن امہ

امام بخاری نے اپنی صحیح میں کئی جگھوں پر اس حدیث کو بیان کیا ـ اول ـ کتاب بدء الخلق کے باب (ذکر الملائکۃ) میں ـ دوم ـ باب (خلق آدم) میں ، سوم ـ کتاب القدر کے باب (القدر) میں ، چہارم ـ کتاب التوحید کے باب (قول اللہ تعالی : و لقد سبقت کلمتنا بعبادنا المرسلین) میں ـ ہم یہ حدیث کتاب التوحید سے بیان کر رہے ہیں :

۱۰۰ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے جو صادق و مصدوق ہیں ، فرمایا :

تم میں سے ہر شخص اپنی ماں کے پیٹ میں (نطفے کی صورت میں) چالیس دن و رات یا چالیس راتیں جمع رہتا ہے ـ پھر اتنی ہی مدت میں خون کی پھٹکی بنتی

ہے اس کے بعد اتنی ہی مدت میں گوشت کا لوتھڑا بنتا ہے تب اللہ تعالی ایک فرشتے کو روانہ کرتے ہیں ۔ اسے چار باتیں (لکھنے کی) اجازت دی جاتی ہے ۔ وہ اس کا رزق ، عمر اور اعمال لکھتا ہے اور یہ کہ وہ بدبخت ہوگا یا نیک بخت ۔ پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے ۔ تو تم میں سے کوئی جنتیوں کے سے اعمال سر انجام دیتا ہے جب اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک گز کی مسافت باقی رہ جاتی ہے تو تقدیر کا لکھا غالب آتا ہے اور وہ دوزخیوں کے سے کام کرتا ہے اور دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے (اسی طرح) تم میں سے کوئی دوزخیوں کے سے اعمال سر انجام دیتا ہے اور جب اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک گز کی مسافت باقی رہ جاتی ہے تو تقدیر کا لکھا غالب آتا ہے اور وہ جنتیوں کے اعمال سر انجام دے کر جنت میں داخل ہو جاتا ہے ۔

---

۱۰۱ بعض روایات میں یہ اضافہ ہے (بخدا تم میں سے کوئی یا کوئی شخص) اور بعض میں ہے (ایک گز یا دو گز کے سوا) بعض میں ہے (مگر دو گز) بعض روایات میں جنت کا ذکر پہلے ہے ۔

امام ابن ماجہ نے اس حدیث کو اپنی سنن میں باب (القدر) میں بیان کیا ۔

۱۰۲ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے جو صادق و مصدوق تھے ، فرمایا :

تم میں سے ہر ایک اپنی پیدائش (کے عمل)میں چالیس دن اپنی ماں کے پیٹ میں (بصورت نطفہ) جمع رہتا ہے پھر وہ اتنی ہی مدت میں خون کی پھٹکی بنتا

Scanned with CamScanner

ہے ۔ پھر وہ اتنی ہی مدت میں گوشت کا لوتھڑا بنتا ہے تب اللہ تعالی ایک فرشتے کو اس کی طرف روانہ کرتا ہے اور اسے چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے ۔ اللہ تعالی فرماتا ہے : لکھو اس کے اعمال ، عمر ، رزق اور اس کی بدبختی یا نیک بختی ۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی اہل جنت کے سے اعمال سرانجام دیتا ہے جب اس کے اور جنت کے درمیان ایک گز کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو تقدیر کا لکھا غالب آتا ہے اور وہ دوزخیوں کے سے اعمال سرانجام دیتا ہے اور اس میں داخل ہوجاتا ہے ۔ (اسی طرح) تم میں سے کوئی دوزخیوں کے سے اعمال سرانجام دیتا ہے ۔ جب اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک گز کی مسافت باقی رہ جاتی ہے تو تقدیر کا لکھا غالب آتا ہے اور وہ جنتیوں کے اعمال سرانجام دے کر جنت میں داخل ہو جاتا ہے ۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں ابن مسعود و دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے متعدد روایات ذکر کی ہیں ۔ ہم کثرت فوائد کی بنا پر ان میں سے چند نقل کر رہے ہیں ۔

۱۰۳ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے صادق و مصدوق ہیں ، ہم سے فرمایا :

تم میں سے ہر ایک چالیس دن اپنی ماں کے پیٹ میں جمع رہتا ہے (بصورت نطفہ) پھر اتنی ہی مدت میں علقۃ (جمے ہوئے خون کی پھٹکی) بن جاتا ہے ۔ پھر اتنی ہی مدت میں مضغۃ (گوشت کا لوتھڑا) بنتا ہے اس وقت اللہ تعالی ایک فرشتے کو بھیجتے ہیں وہ

اس میں روح پھونکتا ہے ۔

فرشتے کو چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے ۔ وہ ہیں: اس کی روزی ، عمر ، اعمال اور اس کے بدبخت یا نیک بخت ہونے کے بارے میں لکھنا ۔

اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ تم میں سے کوئی جنتیوں والے اعمال سرانجام دیتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک گز بھر کا فاصلہ باقی ہوتا ہے کہ تقدیر کا لکھا سامنے آ جاتا ہے اور اس سے دوزخیوں جیسے اعمال سرزد ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس میں داخل ہوجاتا ہے ۔

اسی طرح تم میں سے کوئی دوزخیوں والے اعمال سرانجام دیتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک گز بھر کا فاصلہ باقی ہوتا ہے کہ تقدیر کا لکھا سامنے آجاتا ہے اور اس سے جنتیوں جیسے اعمال سرزد ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس میں داخل ہو جاتا ہے ۔

وکیع کی حدیث میں ہے ۔

۱۰۴ تم میں سے ہر ایک آدمی چالیس راتیں اپنی ماں کے پیٹ میں (بصورت نطفہ) جمع رہتا ہے ۔

جریر و عیسی کی حدیث میں (چالیس دن) ہے ۔

---

۱۰۵ اسی طرح وہ حدیث جو معاذ نے شعبہ سے روایت کی ہے اس میں چالیس دن کے بجائے چالیس راتیں ہیں ۔

Scanned with CamScanner

۱۰۶ حضرت حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

رحم مادر میں نطفہ کے قرار پا جانے کے چالیس یا پینتالیس دن کے بعد ایک فرشتہ (رحم مادر میں) جاتا ہے اور کہتا ہے : اے پروردگار بدبخت ہو یا نیک بخت - (پھر اللہ کی مرضی کے مطابق جیسا ہوتا ہے) لکھا جاتا ہے - وہ فرشتہ پھر عرض کرتا ہے : اے پروردگار مرد ہو یا عورت - تو (اللہ کی مرضی کے مطابق جیسا ہوتا ہے) لکھا جاتا ہے - پھر اس کے اعمال ، ان کے نتائج ، اس کی عمر اور اس کا رزق لکھا جاتا ہے - اس کے بعد (تقدیر کا) صحیفہ لپیٹ دیا جاتا ہے - پھر اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوتی -

---

۱۰۷ حضرت عامر بن واثلہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود کو یہ فرماتے سنا : بد بخت وہ ہے جو شکم مادر ہی سے بدبخت ہے اور نیک بخت وہ ہے جو دوسرے سے نصیحت حاصل کرے -

عامربن واثلہ ایک صحابیؓ رسول کے پاس آئے جن کا نام حذیفہ بن اسید الغفاری ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود کا یہ قول ان سے ذکر کیا اور دریافت کیا کہ کوئی شخص کچھ کئے بغیر بدبخت کیسے ہوسکتا ہے - حضرت حذیفہ نے ان سے کہا : تمہیں اس بات پر تعجب ہے میں نے خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا :

جب (رحم مادر میں) نطفہ پر بیالیس دن گذر جاتے ہیں تو اللہ تعالی ایک فرشتے کو بھیجتے ہیں وہ فرشتہ اس (نطفہ) کی صورت گری کرتا ہے پھر اس

کے کان ، آنکھیں ، جلد ، گوشت اور ہڈیاں بناتا ہے تب وہ دریافت کرتا ہے : اے پروردگار مرد ہو یا عورت اللہ تعالی جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ وہ فرشتہ مکرر دریافت کرتا ہے : اے رب اس کی عمر کیا ہو۔ اللہ تعالی کی مرضی کے مطابق وہ فرشتہ تحریر کرتا ہے۔ فرشتہ پھر درخواست کرتا ہے : اے پروردگار اس کا رزق (کتنا ہو) وہ پھر مرضیٔ مولی کے مطابق تحریر کرتا ہے۔

بعد ازاں فرشتہ اس صحیفہ کے ہمراہ وہاں (رحم مادر) سے نکل جاتا ہے۔ پھر نہ اس صحیفہ کی کسی چیز میں کوئی اضافہ ہوگا اور نہ کمی۔

۱۰۸ ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابو سریحہ حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوا۔ انہوں نے کہا : میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے خود اپنے ان دونوں کانوں سے سنا۔ آپ فرماتے تھے :

بیشک نطفہ (رحم مادر میں) چالیس دن پڑا رہتا ہے پھر فرشتہ اس کی صورت گری کرتا ہے۔

زھیر نے کہا : میرا خیال ہے کہ اس (راوی) نے کہا : جو اسے تخلیق کرتا ہے۔

پھر فرشتہ کہتا ہے : اے پروردگار مرد ہو یا عورت۔ تو اللہ اسے مرد یا عورت بناتا ہے۔ اس کے بعد فرشتہ کہتا ہے : اے پروردگار مکمل ہو یا ناقص تو اللہ اسے پورا یا ناقص بناتا ہے۔ پھر فرشتہ دریافت کرتا ہے : اے پروردگار اس کا رزق ، اس کی عمر اور اس کے اخلاق کیا ہوں۔ پھر اللہ تعالی اسے

بدبخت یا نیک بخت بناتا ہے ۔

۱۰۹ حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے ۔

ایک فرشتہ رحم (مادر) پر موکل ہے جب اللہ تعالی کسی چیز کی تخلیق چاہتا ہے تو چالیس اور کچھ دن بحکم خداوندی ۔

اس کے بعد مذکورہ بالا حدیث کا مضمون ہے ۔

۱۱۰ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک مرفوع حدیث ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

بیشک اللہ تعالی نے رحم (مادر) پر ایک فرشتے کو موکل مقرر کیا ہے ۔ وہ فرشتہ کہتا ہے : اے پروردگار نطفہ ، اے پروردگار علقة (خون کی پھٹکی) اے پروردگار گوشت کا لوتھڑا ۔ جب اللہ تعالی اس تخلیق کو مکمل کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ دریافت کرتا ہے : اے پروردگار مرد ہو یا عورت ، بدبخت ہو یا نیک بخت ، رزق کتنا ہو ، عمر کیا ہو ۔ تو (حکم خداوندی کے مطابق) رحم مادر میں یہ تحریر کر لیا جاتا ہے ۔

سَریحة : س پر زبر اور را پر زیر
آسید : الف پر زبر اور س پر زیر

بـاب ـ ۱۲

رب الـعزت کـا رحم سے خطـاب

حدیث : خطاب الرحم

امـام بخـاری نـے اس حدیث کو کتـاب الـتفسیر میں سـورة محمد کی تفسیر کے ضمن میں بـاب (و تقطعوا ارحامکم) میں بیـان کیـا ـ

۱۱۱ حضرت ابو ھریرة رضی الـلـه عنه سے روایت ہے که رسول الـلـه صلی الـلـه علیه و سلم نـے فرمـایـا :

جب الـلـه تعـالی نـے مخلوقـات کو پیدا کرلیـا اور فـارغ ہوچکـا تو رحم کھڑا ہوا اور اس نـے رحمـان کی کمر تھام لی ـ اس پر الـلـه تعـالی نـے فرمـایـا : یه کیـا ؟ اس نـے کہـا (اس خوف سے) که کہیں کوئی مجھے تـوڑے یه تیری پنـاہ چاہنـے کـا مقـام ہے ـ الـلـه نـے فرمـایـا : کیـا تـو اس پر خوش نہیں که میں اس کو جوڑوں جو تجھے جوڑے اور اس کو کـاٹوں جو تجھے کـاٹے ـ رحم نـے کہـا : کیوں نہیں اے پروردگـار ـ الـلـه نـے فرمـایـا : ایسے ہی ہوگـا ـ

Scanned with CamScanner

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا :اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو " فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض و تقطعوا ارحامکم ـ"

بخاری کے اسی باب میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی سند سے ایک اور حدیث اس طرح ہے ـ

۱۱۲ پھر حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو " فھل عسیتم ان تولیتم ان تفسدوا فی الارض و تقطعوا ارحامکم ـ"

امام بخاری نے کتاب التوحید اور کتاب الادب میں امام مسلم نے ادب میں اور امام نسائی نے تفسیر میں اس حدیث کو بیان کیا ـ

---

۱۱۳ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا :

اللہ تعالی نے فرمایا : میں اللہ ہوں ، میں رحمان ہوں ـ میں نے رحم کو پیدا کیا اور اسی سے اپنے نام نکالے تو جو کوئی اب اس کو جوڑے میں اس کو جوڑوں اور جو اسے کاٹے میں اس کو کاٹوں ـ

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح بتایا ہے ـ

امام ابو داود نے اس حدیث کو سنن ابی داود میں باب (فی صلۃ الرحم) میں ذکر کیا ـ

۱۱۴ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا :

اللہ تعالی نے فرمایا : میں رحمن ہوں اور یہ رحم ہی ہے جس سے میں نے اپنا نام نکالا ہے تو جو کوئی صلہ رحمی کرے گا میں اس کو ملاؤں گا (اپنی رحمت سے) اور جو قطع رحمی کرے گا میں اسے (اپنی رحمت سے) جدا کردوں گا ۔

بـاب ـ ۱۳

نمـاز سے متعلق احکـام

حدیث : فرض الصلوات ـــــ و الاسراء
امام بخاری نے اس حدیث کو باب (کیف فرضت الصلاۃ فی الاسراء) میں بیان کیا ـ

۱۲۵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو در رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

میرے گھر کی چھت شق کی گئی جب میں مکہ میں تھا تو حضرت جبریئل علیہ السلام آئے اور انہوں نے میرا سینہ چاک کیا پھر اسے زم زم کے پانی سے دھویا بعد ازاں سونے کا ایک طشت لائے جو حکمت و ایمان سے بھرا ہوا تھا ـ اس کو میرے سینے میں ڈالا ـ پھر اس (سینے) کو بند کردیا (مہر لگا دی) اس کے بعد میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان دنیا کی طرف پرواز کر گئے ـ

Scanned with CamScanner

جب میں آسمان دنیا تک پہنچا تو حضرت جبریل نے آسمان کے محافظ سے کہا : کھولو ۔ اس نے دریافت کیا : کون ہے ؟ جواب دیا : جبریل ۔ اس نے پھر دریافت کیا : کیا آپ کے ہمراہ کوئی ہے ؟ جواب دیا : ہاں میرے ساتھ محمد ملی اللہ علیہ و سلم ہیں ۔ اس (محافظ) نے دریافت کیا : کیا وہ مدعو ہیں ؟ جواب دیا : ہاں ۔ جب اس نے (دروازہ) کھولا تو ہم آسمان دنیا پر چڑھے تو (دیکھا کہ) ایک شخص بیٹھا ہوا ہے ۔ اس کے دائیں بائیں لوگوں کے گروہ تھے ۔ جب وہ اپنی دائیں جانب متوجہ ہوتے تو ہنستے اور جب بائیں جانب دیکھتے تو روتے ۔ انہوں نے (مجھ سے مخاطب ہو کر) کہا : خوش آمدید اے نیکو کار پیغمبر ، اے نیکو کار بیٹے ۔ میں نے حبریل سے دریافت کیا : یہ صاحب کون ہیں ؟ انہوں نے بتلایا : یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں ۔ یہ جو دائیں بائیں لوگوں کے گروہ ہیں وہ ان کی اولاد کی روحیں ہیں ۔ ان کے دائیں جانب والے جنتی ہیں اور بائیں جانب والے گروہ دوزخی ہیں ۔ تو جب یہ اپنی دائیں جانب دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اورجب اپنی بائیں جانب دیکھتے ہیں تو روتے ہیں ۔

اسی اثنا میں ہم دوسرے آسمان تک چڑھ گئے تو (حضرت جبریل نے) محافظ سے کہا : کھولو ۔ اس محافظ نے ویسی گفتگو کی جیسی پہلے محافظ نے کی تھی ۔ تو اس نے کھولا ۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا :) کہ انہوں نے ذکر کیا کہ آپ نے آسمانوں میں حضرت آدم ، حضرت ادریس ، حضرت موسی ، حضرت عیسی اور حضرت ابراہیم ملوات اللہ علیھم اجمعین کو پایا اور یہ ثابت نہیں کہ ان کی سکونت گاہیں کیسی تھیں بجز اس کے کہ انہوں نے ذکر کیا کہ آپ نے حضرت آدم علیہ

السلام کو آسمان دنیا پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھٹے آسمان پر دیکھا ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا : جب حضرت جبریل حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کو لے کر حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس سے گذرے تو انہوں نے فرمایا : خوش آمدید اے نیکو کار پیغمبر اور نیکو کار بھائی ۔ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے) دریافت فرمایا : آپ کون ہیں ؟ (حضرت جبریل نے) بتایا : آپ حضرت ادریس ہیں ۔

بعد ازاں میں موسی علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو آپ نے فرمایا : خوش آمدید اے نیکو کا پیغمبر اور نیکو کار بھائی ۔ اس کے بعد میں حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو آپ نے فرمایا : خوش آمدید اے نیکو کار بھائی اور نیکو کار پیغمبر ۔ میں نے دریافت کیا : آپ کون ہیں ؟ بتایا : آپ حضرت عیسی علیہ السلام ہیں ۔ پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو آپ نے فرمایا : خوش آمدید اے نیکو کار پیغمبر اور نیکو کار بیٹے ۔ میں نے دریافت کیا : آپ کون ہیں ؟ جواب ملا : آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں ۔

ابن شہاب نے کہا : مجھے ابن حزم نے بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت ابو حیۃ الانصاری رضی اللہ عنھم اجمعین دونوں کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : پھر مجھے اوپر لے جایا گیا ۔ یہاں تک کہ میں ایک ہموار جگہ پر پہنچا جہاں میں نے قلموں سے لکھے جانے کی آواز سنی ۔

ابن حزم اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
نے کہا : رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا
اللہ تعالی نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں ۔
میں اس (حکم) کو لے کر واپس لوٹا تا آنکہ میں
موسی علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو انہوں نے دریافت
کیا : اللہ تعالی نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ؟
میں نے جواب دیا : پچاس نمازیں ۔ انہوں نے مشورہ
دیا : اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیے کیوں کہ آپ
کی امت اس کی (بجا آوری کی) طاقت نہ رکھے گی۔میں
واپس گیا تو اس کا ایک حصہ مجھ پر رہنے دیا ۔ (اس
کے بعد) میں موسی علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا
اور ان کو آگاہ کیا کہ ایک حصہ مجھ پر رہنے دیا ہے
انہوں نے مشورہ دیا : اپنے پروردگار کے پاس لوٹ کر
جائیے کیوں کہ آپ کی امت اس کی (بجا آوری کی)طاقت
نہ رکھے گی ۔ میں واپس گیا تو اس کا ایک حصہ باقی
رہنے دیا گیا ۔ میں لوٹ کر (پھر) موسی علیہ السلام
کی طرف آیا تو انہوں نے (پھر) مشورہ دیا : اپنے
پروردگار کے پاس لوٹ کر جائیے کیوں کہ آپ کی امت
اس کی (بجا آوری کی) طاقت نہ رکھے گی ۔ میں اللہ
تعالی کی طرف لوٹ کر گیا تو اس نے فرمایا : یہ پانچ
ہیں اور یہ پچاس (کے برابر) ہیں ۔ اب میرے کہے
میں تبدیلی نہ ہوگی ۔ بعد ازاں میں لوٹ کر موسی
علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے مشورہ دیا : اپنے
پروردگار کے پاس لوٹ کر جائیے ۔ میں نے کہا : مجھے
اپنے پروردگار سے شرم محسوس ہوتی ہے ۔ پھر مجھے
سدرۃ المنتھی لایا گیا اس کو ایسے رنگوں نے ڈھانپ
لیا تھا میں نہیں جانتا کہ وہ کیا تھے ۔ پھر مجھے
جنت میں لے جایا گیا (میں نے اس میں دیکھا کہ)

وہاں کے ہار موتیوں کے ہیں اور اس کی مٹی مشک کی ہے ۔

باب (الاسراء برسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم و فرض الصلوات) سے صحیح مسلم کی حدیث : فرض الصلاۃ ۔

۱۱۶ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

میرے پاس براق لایا گیا ۔ وہ ایک لمبا سفید رنگ کا جانور ہے ۔ گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا ۔ وہ اپنے حد نگاہ تک اپنا پاؤں رکھتا ہے ۔ میں اس پر سوار ہو کر بیت المقدس پہنچا ۔ وہاں اسے اس کھونٹے سے باندھ دیا گیا جہاں دیگر انبیائے کرام علیھم السلام اپنی سواریوں کو باندھتے تھے ۔ پھر میں مسجد میں داخل ہوا اور اس میں دو رکعت نماز پڑھی !اور باہر نکلا اتنے میں جبریل ایک برتن میں شراب اور دوسرے میں دودھ لائے تو میں نے دودھ کو پسند کیا اس پر جبریل نے کہا : آپ نے فطرت کو پسند کیا ۔

اس کے بعد ہم آسمان کی طرف اوپر روانہ ہوئے جبریل نے دروازہ کھٹکھٹایا ۔ دریافت کیا گیا : کون ہے ؟ جواب دیا جبریل ۔ دریافت کیا گیا : تمہارے ساتھ کون ہے ؟ جواب دیا : محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) ۔ دریافت کیا گیا : کیا وہ مدعو ہیں ؟ جواب دیا : بالکل مدعو ہیں ۔ اس کے بعد ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا ۔ وہاں میری ملاقات حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی ۔ انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میری بہتری کی دعا کی ۔

اس کے بعد ہم آسمان ثانی کی طرف اوپر روانہ ہوئے ۔ جبریل نے دروازہ کھٹکھٹایا ۔ دریافت کیا گیا کون ہے ؟ جواب دیا : جبریل ۔ دریافت کیا گیا : آپ کے ساتھ کون ہے ؟ جواب دیا : محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) ۔ دریافت کیا گیا : کیا وہ مدعو ہیں ؟جواب دیا : بالکل مدعو ہیں ۔ اس کے بعد ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا ۔ وہاں میری ملاقات میرے خالہ زاد بھائی حضرت عیسی بن مریم اور یحیی بن زکریا علیہما السلام سے ہوئی ۔ انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میری بہتری کے لئے دعا کی ۔

اس کے بعد ہم تیسرے آسمان کی طرف اوپر روانہ ہوئے ۔ جبریل نے دروازہ کھٹکھٹایا ۔ دریافت کیا گیا کون ہے ؟ جواب دیا : جبریل ۔ دریافت کیا گیا : آپ کے ساتھ کون ہے ؟ جواب دیا : محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) ۔ دریافت کیا گیا : کیا وہ مدعو ہیں ؟جواب دیا : بالکل مدعو ہیں ۔ اس کے بعد ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا ۔ وہاں میری ملاقات حضرت یوسف علیہ السلام سے ہوئی ۔ خوبصورتی کا ایک معتد بہ حصہ انہی کو ملا تھا ۔ انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میری بہتری کے لئے دعا کی ۔

اس کے بعد ہم چوتھے آسمان کی طرف اوپر روانہ ہوئے ۔ جبریل نے دروازہ کھٹکھٹایا : دریافت کیا گیا کون ہے ؟ جواب دیا : جبریل ۔ دریافت کیا گیا : آپ کے ساتھ کون ہے ؟ جواب دیا : محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) ۔ دریافت کیا گیا : کیا وہ مدعو ہیں ؟جواب دیا : بالکل مدعو ہیں ۔ اس کے بعد ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا ۔ وہاں میری ملاقات حضرت ادریس علیہ

Scanned with CamScanner

السلام سے ہوئی ـ انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میری بہتری کے لئے دعا کی ـ ان کے لئے اللہ تعالی نے فرمایا : ہم نے ان کو بلند جگہ پر اوپر اٹھا لیا ـ

پھر ہم پانچویں آسمان کی طرف اوپر روانہ ہوئے جبریل نے دروازہ کھٹکھٹایا ـ دریافت کیا گیا : کون ہے ـ جواب دیا : جبریل ـ دریافت کیا گیا : تمہارے ساتھ کون ہے ؟ جواب دیا : محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) ـ دریافت کیا گیا : کیا وہ مدعو ہیں ؟ جواب دیا گیا : بالکل مدعو ہیں ـ اس کے بعد ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا ـ وہاں میری ملاقات حضرت ہارون علیہ السلام سے ہوئی ـ انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میری بہتری کے لئے دعا کی ـ

بعد ازاں ہم چھٹے آسمان کی طرف اوپر روانہ ہوئے ـ جبریل نے دروازہ کھٹکھٹایا ـ دریافت کیاگیا کون ہے ؟ جواب دیا : جبریل ـ دریافت کیا گیا : آپ کے ساتھ کون ہے ـ جواب دیا : محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) ـ دریافت کیا گیا : کیا وہ مدعو ہیں ؟جواب دیا : بالکل مدعو ہیں ـ اس کے بعد ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا ـ وہاں میری ملاقات حضرت موسی علیہ السلام سے ہوئی ـ انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میری بہتری کے لئے دعا کی ـ

پھر ہم ساتویں آسمان کی طرف اوپر روانہ ہوئے جبریل نے دروازہ کھٹکھٹایا ـ دریافت کیا گیا : کون ہے ؟ جواب دیا : جبریل ـ دریافت کیا گیا : تمہارے ساتھ کون ہے ؟ جواب دیا : محمد (صلی اللہ علیہ و

سلم) - دریافت کیا گیا : کیا وہ مدعو ہیں ؟ جواب دیا : بالکل مدعو ہیں - اس کے بعد ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا - وہاں میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی - آپ بیت المعمور کی طرف پشت کئے بیٹھے تھے - بیت المعمور میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جن کی دوبارہ داخل ہونے کی باری پھر نہیں آتی -

اس کے بعد حضرت جبریل مجھے سدرۃ المنتھی لے گئے - اس کے پتے ہاتھی کے کان کی مانند اور اس کا پھل ایک بڑے مٹکے کی طرح تھا - جب حکم الہی سے اسے ڈھانپ دیا گیا تو اس کا یہ حال ہوگیا کہ اللہ کی مخلوق میں سے کسی کو یہ طاقت نہیں کہ اس کی خوب صورتی کی تعریف کرسکے -

اللہ تعالی نے میری طرف وحی کی اور مجھ پر دن رات میں پچاس نمازیں فرض کیں - اس کے بعد میں حضرت موسی علیہ السلام کے پاس آکر رکا تو انہوں نے دریافت کیا : تمہاری امت پر اللہ نے کیا فرض کیا - میں نے جواب دیا : پچاس نمازیں - انہوں نے مشورہ دیا اپنے پروردگار کے پاس واپس جاؤ اور کچھ کمی کی درخواست کرو - تمہاری امت تو اس (فرض کی ادائیگی) کی طاقت نہ رکھتی ہوگی کیوں کہ میں تو بنی اسرائیل کو آزماچکا -

میں اپنے پروردگار کے پاس پلٹ کر گیا اور التجا کی : اے پروردگار میری امت پر آسانی کر دے - چناں چہ پروردگار نے پانچ (نمازیں) کم کردیں - میں پھر موسی علیہ السلام کی طرف لوٹ کر آیا اور ان کو بتایا کہ اللہ نے مجھ پر پانچ (نمازیں) کم کردیں

ہیں ۔ انہوں نے کہا : تمہاری امت تو اس کی بھی طاقت نہ رکھتی ہوگی ۔ اپنے پروردگار کے پاس واپس جاؤ اور کچھ (مزید) کمی کی درخواست کرو ۔

آپ نے فرمایا : میں برابر اللہ تبارک و تعالی اور موسی علیہ السلام کے درمیان آتا جاتا رہا تا آنکہ اللہ تعالی نے فرمایا : اے محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) دن رات میں یہ پانچ نمازیں ہیں ۔ ہر نماز کا ثواب دس گنا ہوگا ۔ اس طرح (ثواب کے لحاظ سے) یہ پچاس ہوگئیں ۔ جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کیا تو اس کے لئے میں ایک نیکی لکھوں گا اگر اس نے عمل کر لیا تو اس کے لئے دس گنا لکھوں گا اور جس نے برائی کا ارادہ کیا اور اس پر عمل نہ کیا تو اس کے لئے کچھ نہ لکھوں گا اگر اس نے عمل کر لیا تو اس پر صرف ایک برائی لکھوں گا ۔

آپ نے فرمایا : میں پھر موسی علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا اور ان کو اس معاملے کی اطلاع دی تو انہوں نے مشورہ دیا : اپنے پروردگار کے پاس پلٹ کر جاؤ اور تخفیف کی درخواست کرو ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : میں اپنے پروردگار کے پاس پلٹ کر گیا لیکن مجھے (مزید تخفیف کراتے ہوئے) شرم محسوس ہوئی ۔

حدیث : فرض الصلوات ، سنن نسائی کی کتاب الصلاۃ سے ۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی اسناد میں ناقلین کا اختلاف بیان کرنے کے بعد کہا :

۱۱۷ حضرت انس بن مالک نے حضرت مالک بن صعصعۃ رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اس اثنا میں کہ میں بیت اللہ کے پاس نیند و بیداری کی درمیانی حالت میں تھا کہ میری جانب دو آدمیوں کے بیچ میں ان کا تیسرا (ساتھی) سونے کا ایک طشت لے کر آیا جو حکمت و ایمان سے لبریز تھا ۔ انہوں نے حلق سے لے کر پیٹ تک میرا (سینہ) چاک کیا اور میرا دل آب زم زم سے دھو کر اسے حکمت و ایمان سے بھر دیا ۔

اس کے بعد میرے لئے ایک جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا ۔ پھر میں حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ روانہ ہوا ۔ ہم آسمان دنیا پر پہنچے تو دریافت کیا گیا : کون ہے ؟ جواب دیا : جبریل ۔ پوچھا : آپ کے ہمراہ کون ہے ؟ جواب دیا : محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) دریافت کیا گیا کیا وہ مدعو ہیں ؟ خوش آمدید آپ کی آمد مبارک ۔ اس کے بعد میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آیا اور ان کو سلام کیا ۔ انہوں نے کہا : خوش آمدید بیٹے اور پیغمبر ۔

بعد ازاں ہم دوسرے آسمان پر آئے ۔ دریافت کیا گیا : کون ہے ؟ جواب دیا : جبریل ۔ پوچھا : آپ کے ہمراہ کون ہے ؟ جواب دیا : محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) پہلے کی مانند (سوال و جواب ہوئے) اس کے بعد میں حضرت یحیی اور حضرت عیسی علیہما السلام کے پاس آیا اور ان کو سلام کیا تو ان دونوں نے کہا: خوش آمدید اے بھائی اور پیغمبر ۔

بعد ازاں ہم تیسرے آسمان پر آئے ۔ دریافت کیا

گیا : کون ہے ؟ جواب دیا : جبریل - پوچھا : آپ کے ہمراہ کون ہے ؟ جواب دیا : محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) پہلے کی مانند (سوال و جواب ہوئے) - اس کے بعد میں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آیا اور ان کو سلام کیا تو انہوں نے کہا : خوش آمدید اے بھائی اور پیغمبر -

بعد ازاں ہم چوتھے آسمان پر آئے - پہلے کی مانند (سوال و جواب ہوئے) وہاں میں حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس آیا اور ان کو سلام کیا انہوں نے کہا : خوش آمدید اے بھائی اور پیغمبر -

بعد ازاں ہم پانچویں آسمان پر آئے - پہلے کی مانند (سوال و جواب ہوئے) وہاں میں حضرت ہارون علیہ السلام کے پاس آیا اور ان کو سلام کیا - انہوں نے کہا : خوش آمدید اے بھائی اور پیغمبر -

بعد ازاں ہم چھٹے آسمان پر آئے - پہلے کی مانند (سوال و جواب ہوئے) پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے کہا : خوش آمدید اے بھائی اور پیغمبر - جب میں ان سے آگے بڑھا تو وہ روئے - دریافت کیا گیا : آپ کیوں روئے ؟ انہوں نے جواب دیا : اے پروردگار یہ نوجوان جسے تو نے میرے بعد مبعوث کیا ہے اس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ تعداد میں جنت میں داخل ہوں گے اور فضیلت کا مقام رکھیں گے -

بعد ازاں ہم ساتویں آسمان پر آئے - پہلے کی مانند (سوال و جواب ہوئے) - میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آیا اور ان کو سلام کیا - انہوں نے کہا : خوش آمدید اے بیٹے اور پیغمبر -

بعد ازاں مجھے بیت المعمور دکھایا گیا - اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں جب وہ ایک دفعہ وہاں سے چلے جائیں تو دوبارہ ان کی باری نہیں آتی -

بعد ازاں مجھے سدرۃ المنتھی دکھایا گیا - اس کے پھل ھجر کے مٹکوں کی مانند اور اس کے پتے ہاتھی کے کان کی مانند تھے - اس کی جڑ میں چار نہریں تھیں دو پوشیدہ اور دو ظاہر - جو پوشیدہ تھیں وہ جنت میں تھیں اور جو ظاہر تھیں وہ فرات اور نیل ہیں -

اس کے بعد مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں - (جب) میں موسی علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا : کیا ہوا ؟ میں نے جواب دیا : مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں - انہوں نے فرمایا : میں لوگوں کو آپ سے زیادہ جانتا ہوں - میں نے بنی اسرائیل کو درست رکھنے کی بہت کوششیں کیں اور آپ کی امت تو اس فریضے کی (بجا آوری کی) طاقت نہ رکھے گی - اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جائیے اور ان سے تخفیف کا سوال کیجئے - اس پر میں اپنے پروردگار کی طرف پلٹا اور ان سے درخواست کی کہ وہ مجھ پر تخفیف کریں - (اللہ تعالی نے) اس تعداد کو چالیس کردیا - پھر میں موسی علیہ السلام کی طرف لوٹ کر آیا تو انہوں نے دریافت کیا : کیا بنا ؟ میں نے جواب دیا : ان کو چالیس کر دیا - موسی علیہ السلام نے مجھ سے حسب سابق گفتگو کی - اس پر میں اپنے پروردگار کی طرف پلٹ کر گیا تو اس نے ان کو تیس کردیا - پھر میں موسی علیہ السلام کے پاس آیا اور ان کو اس سے آگاہ کیا - انہوں نے پھر حسب سابق مجھ سے گفتگو کی - میں اپنے

پروردگار کی طرف پلٹ کر گیا تو اس نے ان کو بیس کر دیا پھر دس پھر پانچ ۔ میں موسی علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے حسب سابق گفتگو کی تو میں نے جواب دیا : مجھے اپنے پروردگار سے شرم آتی ہے کہ میں اس کی طرف لوٹ کر جاؤں ۔

اس پر مجھے ایک آواز سنائی دی کہ میں نے اپنا حکم نافذ کردیا ہے اور اپنے بندوں پر تخفیف کردی ہے اور ایک نیکی کا بدلہ دس گنا دوں گا ۔

امام نسائی نے اس حدیث کو باب (فرض الصلوات) میں بیان کیا ۔

۱۱۸ حضرت انس بن مالک و ابن حزم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں ۔ میں اس (حکم) کو لے کر واپس آیا اور موسی علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو انہوں نے دریافت کیا : آپ کے پروردگار نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ؟ میں نے جواب دیا : ان کے اوپر پچاس نمازیں فرض کیں ۔ اس پر موسی علیہ السلام نے مشورہ دیا :آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیں کیوں کہ آپ کی امت اس (فریضے) کی ادائیگی کی طاقت نہ رکھے گی ۔ تو میں اپنے پروردگار کے پاس لوٹ کر گیا ۔ تو اللہ نے آدھی باقی رہنے دیں ۔ میں پھر موسی علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا اور ان کو اطلاع دی تو انہوں نے مشورہ دیا ۔ آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیں کیوں کہ آپ کی امت اس کی (بھی) طاقت نہ رکھے گی

اس پر میں اپنے پروردگار کے پاس گیا تو اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : یہ پانچ ہیں اور پچاس کے برابر اب میرے کہے میں تبدیلی نہ ہوگی - میں پھر موسی علیہ السلام کے پاس واپس آیا تو انہوں نے مجھے پھر لوٹ جانے کو کہا - لیکن میں نے کہا : مجھے اپنے پروردگار سے شرم آتی ہے -

---

۱۱۹ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا تھا - اس کا قدم اس کے حد نگاہ تک پڑتا تھا - میں اس پر سوار ہوکر روانہ ہوا اور میرے ہمراہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے - (حضرت جبریل نے) کہا : اتریے اور نماز پڑھیے - تو میں نے ایسا کیا - (حضرت جبریل نے) دریافت کیا : کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی ؟ آپ نے طیبہ میں نماز پڑھی - اس طرف آپ ہجرت کرکے آئیں گے - پھر کہا : اتریے اور نماز پڑھیے - میں نے نماز پڑھی - (پھر حضرت جبریل نے) دریافت کیا : کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی ؟ آپ نے طور سینا پر نماز پڑھی جہاں اللہ تبارک و تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام سے گفتگو کی تھی - پھر کہا : اتریے اور نماز پڑھیے تو میں اترا اور نماز پڑھی - دریافت کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی ؟ آپ نے بیتِ لحم میں نماز پڑھی جہاں حضرت عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے -

بعد ازاں میں بیت المقدس میں داخل ہوا - تمام انبیائے کرام علیہم السلام میرے لئے جمع تھے - حضرت

Scanned with CamScanner

جبریل نے مجھے آگے کیا تا آنکہ میں نے ان کی امامت کی پھر مجھے پہلے آسمان پر لے جایا گیا تو دیکھا وہاں حضرت آدم علیہ السلام تھے ۔ پھر مجھے دوسرے آسمان پر لے جایا گیا تو دیکھا وہاں میرے دو خالہ زاد حضرت عیسی و حضرت یحیی علیہما السلام تھے ۔ اسکے بعد مجھے تیسرے آسمان پر لے جایا گیا تو دیکھاوہاں حضرت یوسف علیہ السلام تھے ۔ اس کے بعد مجھے چوتھے آسمان پر لے جایا گیا تو دیکھا وہاں حضرت ہارون علیہ السلام تھے ۔ اس کے بعد مجھے پانچویں آسمان پر لے جایا گیا تو دیکھا وہاں حضرت ادریس علیہ السلام تھے ۔ اس کے بعد مجھے چھٹے آسمان پر لے جایا گیا تو دیکھا وہاں حضرت موسی علیہ السلام گھے ۔ اس کے بعد مجھے ساتویں آسمان پر لے جایا گیا تو دیکھا وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے ۔

بعد ازاں مجھے ساتوں آسمانوں کے اوپر لے جایا گیا تو ہم سدرۃ المنتھی پہنچے ۔ مجھے وہاں کہر نے ڈھانپ لیا تو میں سجدے میں گر گیا ۔ اس پر مجھے کہا گیا : جس دن سے میں نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے (اسی دن سے) آپ اور آپ کی امت پر پچاس نمازیں فرض کی ہیں ۔ آپ اور آپ کی امت ان کو قائم کریں ۔

میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جانب لوٹ کر آیا لیکن انہوں نے مجھ سے کوئی سوال نہ کیا پھر میں حضرت موسی علیہ السلام کے پاس آیا ۔ انہوں نے دریافت کیا : آپ کے پروردگار نے آپ اور آپ کی امت پر کتنی (نمازیں) فرض کیں ؟ میں نے جواب دیا : پچاس نمازیں ۔ حضرت موسی علیہ السلام نے کہا : آپ

اور آپ کی امت یقیناً اس فریضے کے قیام کی استطاعت نہیں رکھیں گے ۔ آپ اپنے پروردگار کے پاس لوٹ کر جائیے اور ان سے تخفیف کی درخواست کیجئے ۔

میں اپنے پروردگار کے پاس لوٹ کر آیا تو اس نے مجھ پر دس کم کردیں ۔ اس کے بعد میں موسی علیہ السلام کے پاس آیا ۔ انہوں نے مجھے پھر لوٹ جانے کو کہا تو میں لوٹا تو اللہ نے مجھ پر دس (مزید) کم کردیں یہاں تک کہ تعداد پانچ تک رہ گئی ۔ میں پھر موسی علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے پھر اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جانے کو کہا کہ اس سے تخفیف کی درخواست کرو ۔ کیوں کہ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل پر دو نمازیں فرض کی تھیں لیکن انہوں نے ان کو قائم نہیں کیا ۔ اس پر میں اپنے پروردگار کے پاس لوٹ کر گیا اور اس سے تخفیف کی درخواست کی تو اللہ نے فرمایا :

جب سے میں نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے (اسی دن سے) میں نے آپ اور آپ کی امت پر پچاس نمازیں فرض کی تھیں ۔ تو اب پانچ پچاس (کے برابر) ہیں ۔ جائیے آپ اور آپ کی امت اس کو قائم کریں ۔ اس پر میں جان گیا کہ اللہ تبارک و تعالی کا یہ حکم قطعی ہے ۔ میں موسی علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا انہوں نے مجھے لوٹ جانے کو کہا لیکن میں جان گیا کہ اللہ کا حکم قطعی ہے اس لئے میں لوٹ کر نہیں گیا ۔

حدیث : ما جاء فی فرض الصلوات الخمس و المحافظة علیها ۔

۱۲۰ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

Scanned with CamScanner

اللہ تبارک و تعالی نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں ـ میں اس (حکم) کو لے کر واپس آیا اور موسی علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے دریافت کیا : آپ کے پروردگار نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ـ میں نے جواب دیا : ان کے اوپر پچاس نمازیں فرض کیں ـ اس پر موسی علیہ السلام نے مشورہ دیا : آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیں کیوں کہ آپ کی امت اس (فریضے) کی ادائیگی کی طاقت نہ رکھے گی ـ تو میں اپنے پروردگار کے پاس لوٹ کر گیا تو اللہ نے آدھی باقی رہنے دیں ـ میں پھر موسی علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا اور ان کو اطلاع دی تو انہوں نے مشورہ دیا : آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیں کیوں کہ آپ کی امت اس کی (بھی) طاقت نہ رکھے گی ـ اس پر میں اپنے پروردگار کے پاس واپس گیا تو اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : یہ پانچ ہیں اور پچاس کے برابر ـ اب میرے کہے میں تبدیلی نہ ہوگی ـ میں پھر موسی علیہ السلام کے پاس واپس آیا تو انہوں نے پھر مجھے لوٹ جانے کو کہا لیکن میں نے کہا : مجھے اپنے پروردگار سے شرم آتی ہے ـ

سنن ابن ماجہ

---

۱۲۱ ۔ حضرت ابو قتادۃ بن ربعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : میں نے تمہاری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اپنے سے عہد کیا ہے جو ان (نمازوں) کی ان کے اوقات کے ساتھ محافظت کرے گا میں اسے جنت میں داخل کروں گا

اور جو ان کی محافظت نہیں کرے گا اس کے لئے میرے پاس کوئی عہد نہیں ہے ۔

سنن ابن ماجہ

سنن ابی داود کی باب (المحافظة علی وقت الصلوات) کے تحت ذکر کردہ حدیث ۔

۱۲۲ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تعالی نے فرمایا : میں نے تمہاری امت پر پانچ نمازیں فرض کر دی ہیں اور میں نے خود اپنے سے یہ عہد کر لیا ہے کہ جو شخص ان نمازوں کی ان کے اوقات کے ساتھ محافظت کرتا ہوا میرے پاس آئے اسے میں جنت میں داخل کردوں گا اور جو ان کی محافظت نہ کرے گا تو اس کے لئے میرے پاس کوئی عہد نہیں ہے ۔

حدیث : قسمت الصلاة بینی و بین عبدی نصفین ۔

امام مسلم نے اسے اپنی صحیح میں باب (نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحۃ پڑھنے کا وجوب) کے تحت بیان کیا ۔

۱۲۳ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جس نے نماز پڑھی لیکن اس میں سورۃ فاتحۃ نہیں پڑھی اس کی نماز نامکمل رہی ۔ آپ نے یہ تین بار فرمایا ۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا : جب ہم امام کے پیچھے ہوں تو ۔ آپ نے کہا : اس وقت آہستہ پڑھا کرو کیوں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ تبارک و

تعالی نے فرمایا :

میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر دیا ہے اور میرا بندہ جو سوال کرتا ہے وہ پورا کیا جاتا ہے تو جب بندہ کہتا ہے : الحمد للہ رب العالمین ۔ اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے : میرے بندے نے میری تعریف کی ۔ جب بندہ کہتا ہے : الرحمن الرحیم ۔ تو اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا بیان کی ۔ جب وہ کہتا ہے : مالک یوم الدین ۔ تو اللہ فرماتا ہے : میرے بندےنے میری بزرگی بیان کی اور یوں بھی فرماتا ہے : میرے بندے نے اپنے تمام امور میرے سپرد کردیے ۔ جب بندہ کہتا ہے : ایاک نعبد و ایاک نستعین ۔ تو اللہ فرماتا ہے : یہ میرا اور میرے بندے کے درمیان کا معاملہ ہے اور بندے نے جو سوال کیا وہ پورا کیا گیا۔ جب بندہ کہتا ہے : اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم و لا الضالین ۔ تو اللہ فرماتا ہے : یہ میرے بندے کے لئے ہے ۔ اس نے جو سوال کیا وہ پورا کیا گیا ۔

حدیث : قسمت الصلاۃ بینی و بین عبدی نصفین ۔

امام مالک نے موطا میں اس حدیث کو باب (القراءۃ خلف الامام فیما لا یجھر فیہ بالقراءۃ) کے تحت ذکر کیا ہے

۱۲۲ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جس شخص نے نماز پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو (جان لو) اس کی نماز ناقص ہے ، ناقص ہے ،ناقص ہے مکمل نہیں ہوئی ۔

ابو سائب نے جو ھشام بن زھرۃ کے مولی تھے

کہا کہ میں نے حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا : کبھی ایسا ہوتا ہے کہ میں کسی امام کی اقتدا میں ہوتا ہوں ۔ اس پر حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ نے میرا بازو دبا کر کہا : اے فارس کے باشندے اپنے دل میں پڑھ لیا کر کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے : میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر دیا ہے اس اس میں سے آدھی میرے لئے اور آدھی میرے بندے کے لئے ہے ۔ بندے کو وہ ملے گا جس کا اس نے سوال کیا ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : پڑھو کیوں کہ جب بندہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے تو اللہ تعالی فرماتا ہے : میرے بندے نے میری تعریف کی ۔ بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم ۔ تو اللہ فرماتا ہے : میرے بندے نے میری ثنا بیان کی ۔ بندہ کہتا ہے : مالک یوم الدین ۔ تو اللہ فرماتا ہے : میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ۔ بندہ کہتا ہے: ایاک نعبد و ایاک نستعین ۔ تو یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور بندے کو وہ ملے گا جس کا اس نے سوال کیا ۔ بندہ کہتا ہے : اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم و لا الضالین تو یہ سب میرے بندے کے لئے ہے اور بندے کو وہ ملے گا جس کا اس نے سوال کیا ۔

حدیث : قسمت الصلاۃ بینی و بین عبدی نصفین ۔
صحیح ترمذی کے ابواب التفسیر کے باب (سورۃ فاتحۃ) سے ۔

۱۲۵ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جس شخص نے نماز پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو اس کی نماز ناقص ہے ، ناقص ہے ، ناقص ہے مکمل نہیں ہوئی ۔ راوی نے دریافت کیا : اے ابو ھریرۃ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ میں کسی امام کے پیچھے ہوتا ہوں (تب کیا کروں) انہوں نے کہا : اے فارسی کے بیٹے اپنے دل میں پڑھا کرو کیوں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے سنا ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا : میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کردیا ہے اس میں سے آدھی میری ہے اور آدھی میرے بندے کی ۔ اور بندہ جو مانگے گا وہ اسے ملے گا ۔ بندہ کہتا ہے : الحمد للہ رب العالمین ۔ تو اللہ تعالی فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی ۔ بندہ کہتا ہے : الرحمن الرحیم ۔ اللہ فرماتا ہے : میرے بندے نے میری ثنا بیان کی ۔ بندہ کہتا ہے : مالک یوم الدین اللہ تعالی فرماتا ہے : میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی اور یہ میرے لئے ہے ۔ میرے اور میرے بندے کے درمیان جو ہے وہ ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین ۔ بندہ کہتا ہے: اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم و لا الضالین ۔ یہ (صرف) میرے بندے کے لئے ہے اور جو وہ مانگے گا اسے ملے گا ۔

امام ابو عیسی ترمذی نے کہا : یہ حدیث حسن ہے ۔

سنن ابو داود کے باب (من ترک القراءۃ فی الصلاۃ) سے حدیث : قسمت الصلاۃ

۱۲٦ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جس نے نماز پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی تو اس کی نماز ناقص ہے ، ناقص ہے ، ناقص ہے ، مکمل نہیں ہوئی ۔

راوی نے کہا : اے ابو ہریرۃ (رضی اللہ عنہ) بعض اوقات میں کسی امام کے پیچھے ہوتا ہوں (با جماعت نماز میں امام کی اقتدا میں پڑھوں یا نہ پڑھوں) تو آپ نے میرا بازو دبا کر کہا : اے فارس کے باشندے اپنے دل میں پڑھا کر کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا ہے : میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کردیا ہے تو آدھی نماز میرے لئے ہے اور آدھی میرے بندے کے لئے اور بندے کو وہ ملے گا جس کا اس نے سوال کیا ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : (سورۃ فاتحہ) پڑھا کرو (کیوں کہ جب) بندہ کہتا ہے : الحمد للہ رب العالمین ۔ تو اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے : میرے بندے نے میری تعریف کی ۔ بندہ کہتا ہے : الرحمن الرحیم تو اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے : میرے بندے نے میری ثنا کی ۔ بندہ کہتا ہے : مالک یوم الدین تو اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے : میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی ۔ بندہ کہتا ہے : ایاک نعبد و ایاک نستعین تو اللہ تعالی فرماتا ہے : یہ ہے میرے اور میرے بندے کے درمیان اور بندے کو وہ ملے گا جو اس نے مانگا ۔ بندہ کہتا ہے: اھد نا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر

المغضوب علیھم و لا الضالین ـ تو اللہ فرماتا ہے : یہ صرف میرے بندے کے لئے ہے اور بندے کو وہ ملے گا جس کا اس نے سوال کیا ـ

حدیث قسمت الصلاۃ

سنن ابن ماجہ کے باب (ثواب القرآن) سے

۱۲۷ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا :

اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر دیا ہے تو اس میں آدھی میری ہے اور آدھی میرے بندے کی اور بندہ جو مانگے گا ، اسے ملے گا ـ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :تم پڑھا کرو (کیوں کہ جب) بندہ کہتا ہے : الحمد للہ رب العالمین ـ تو اللہ فرماتا ہے : میرے بندے نے میری حمد بیان کی اور بندہ جو مانگے اسے ملے گا ـ بندہ کہتا ہے : الرحمن الرحیم ـ اللہ فرماتا ہے : میرے بندے نے میری ثنا بیان کی اور بندہ جو مانگے اسے ملے گا ـ بندہ کہتا ہے : مالک یوم الدین ـ اللہ فرماتا ہے : میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی اور یہ میرے لئے ہے ـ بندہ کہتا ہے : ایاک نعبد و ایاک نستعین ـ اللہ تعالی فرماتا ہے : یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھی ہے اور بندہ جو مانگے اسے ملے گا اور اب سورۃ کے آخر تک کا حصہ میرے بندے کا ہے وہ کہتا ہے : اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین

اور بندہ جو مانگے اسے ملے گا ۔

حدیث : قسمت الصلوۃ ۔

سنن نسائی کے باب (من ترک قراءۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم فی فاتحۃ الکتاب) سے بیان کردہ حدیث ۔

۱۲۸ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جس نے نماز پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحۃ نہ پڑھی تو اس کی نماز ناقص ہے ، ناقص ہے ، ناقص ہے ، مکمل نہیں ہوئی ۔

راوی نے کہا : میں نے کہا اے ابو ہریرۃ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ میں کسی امام کی اقتدا میں ہوتا ہوں تو ۔ حضرت ابوہریرۃ نے میرا بازو دبا کر کہا : او فارس کے باشندے اپنے دل میں پڑھ لیا کر کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا ہے ۔

اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے : میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کردیا ہے تو اس میں سے آدھی میری اور آدھی میرے بندے کی ہے اور بندہ جو مانگے اسے ملے گا ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :تم پڑھا کرو (اس لئے کہ جب) بندہ کہتا ہے الحمد للہ رب العالمین ۔ تو اللہ تعالی فرماتا ہے : میرے بندے نے میری حمد بیان کی ۔ بندہ کہتا ہے : الرحمن الرحیم ۔ اللہ تعالی فرماتا ہے : میرے بندے نے میری ثنا بیان کی ۔ بندہ کہتا ہے : مالک یوم الدین ۔ تو اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے : میرے بندے نے میری

بزرگی بیان کی - بندہ کہتا ہے : ایاک نعبد و ایاک نستعین تو یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور بندہ جو مانگے اسے ملے گا - بندہ کہتا ہے : اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم و لا الضالین تو یہ صرف میرے بندے کے لئے ہے اور بندہ جو مانگے اسے ملے گا -

---

حدیث : و لقد آتیناک سبعاً من المثانی و القرآن العظیم -

امام نسائی کی سنن کے باب (تاویل قول اللہ عز و جل) سے

۱۲۹ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی نے سورۃ فاتحۃ کی مانند کوئی سورت توراۃ یا انجیل میں نازل نہیں کی اور وہ سبع من المثانی ہے - (اللہ تعالی نے فرمایا) یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان منقسم ہے اور بندہ جو مانگے اسے ملے گا -

---

حدیث : الملائکۃ یتعاقبون فیکم

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب الصلاۃ کے باب (فضل صلاۃ العصر) اور کتاب بدء الخلق کے باب (ذکر الملائکۃ) میں بیان کیا -

۱۳۰ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

فرشتے ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہیں - رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے فجر اور عصر کی نمازوں میں اکٹھے ہوتے ہیں - پھر وہ فرشتے جو رات کو تمہارے

ساتھ رہے ، اوپر چڑھ جاتے ہیں تو اللہ تبارک وتعالی ان سے دریافت کرتا ہے — دراں حالیکہ وہ خوب علم رکھتا ہے — تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا تو وہ جواب دیتے ہیں : جب ہم نے ان کو چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس گئے تھے تو نماز پڑھ رہے تھے ۔

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التوحید میں بیان کیا

۱۳۱ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

تمہارے پاس رات اور دن کے فرشتے آگے پیچھے آتے ہیں اور وہ فجر اور عصر کی نمازوں میں اکٹھے ہوتے ہیں ۔ پھر وہ فرشتے جو رات کو تمہارے ساتھ رہے اوپر چڑھ جاتے ہیں تو اللہ تبارک و تعالی ان سے دریافت کرتا ہے — دراں حالیکہ وہ خوب علم رکھتا ہے — تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا : تو وہ جواب دیتے ہیں : جب ہم نے ان کو چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کے پاس گئے تھے تو نماز پڑھ رہے تھے ۔

امام نسائی نے باب (فضل صلاۃ الجماعۃ) میں اس حدیث کو بیان کیا

۱۳۲ دراں حالیکہ وہ ان سے زیادہ جانتا ہے ۔ اور وہ نماز فجر سے نماز عصر تک آتے ہیں ۔

اسی طرح امام مالک نے موطا میں باب (جامع الصلاۃ) کے تحت ان الفاظ میں بیان کیا

Scanned with CamScanner

١٣٣ (اور وہ ان سب سے زیادہ جاننے والا ہے) اور کہا: (وہ عصر اور مغرب کی نمازوں میں جمع ہوتے ہیں)۔

باب ـ ۱۴

نماز ضحی کی فضیلت

فضل صلاۃ الضحی

امام ترمذی نے اس حدیث کو باب (صلاۃ الضحی) میں بیان کیا

۱۳۴ حضرت ابو الدرداء اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے اللہ تعالی سے روایت بیان کی ـ اللہ تعالی نے فرمایا :

آدم زاد میرے لئے دن کے آغاز میں چار رکعات پڑھ لیا کر وہ تیرے لئے (دن کے) آخر تک کافی رہیں گی ـ

امام ترمذی نے کہا : یہ حدیث حسن صحیح ہے ـ

امام ابو داود نے اس حدیث کو اپنی سنن میں باب (صلاۃ الضحی) میں بیان کیا

۱۳۵ حضرت نعیم بن هماز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا :

اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے : اے آدم زاد اپنے دن کے آغاز کی چار رکعات نہ چھوڑ وہ تجھے دن کے آخر تک (شر سے بچانے کے لئے) کافی رہیں گی ۔

حدیث : ان اول ما یحاسب بہ العبد یوم القیامۃ صلاتہ ۔

امام نسائی نے اس حدیث کو باب (المحاسبۃ علی الصلاۃ میں بیان کیا

۱۳۶ حضرت حریث بن قبیصہ کہتے ہیں : میں مدینہ گیا اور اللہ سے دعا کی : اے اللہ مجھے کوئی نیک ساتھی عطا کر (اس کے بعد) میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا اور ان کو بتایا کہ میں نے اللہ تعالی سے نیک ساتھی عطا کرنے کی درخواست کی ہے تو آپ مجھے ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے سنی ہو ممکن ہے اس سے مجھے کوئی فائدہ پہنچے ۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا ہے :

(قیامت کے دن) سب سے پہلے بندے سے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر وہ (نماز) درست ہوئی تو وہ کامیاب و کامران ہوا اور اگر اس میں خرابی پائی گئی تو ناکام و نامراد ہوا ۔

ہمام کہتے ہیں کہ یہ قتادہ کی گفتگو ہے یا حدیث کا جز ہے ۔

اگر اس کے فرائض میں کچھ کمی پائی گئی تو اللہ تعالی فرمائے گا : دیکھو کیا میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں ؟ تو ان (نوافل) سے فرائض کی کمی کو پورا کیا جائے گا پھر اسی طرح تمام اعمال کا حساب ہوگا ۔

---

۱۳۷ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

بندے کا قیامت کے دن سب سے پہلے حساب نماز کا ہوگا اگر اسے پورا پایا گیا تو پورا (ثواب) لکھ لیا جائے گا اگر اس میں کسی چیز کی کمی ہوئی تو اللہ تعالی فرمائے گا : کیا اس کے کچھ نوافل بھی ہیں ؟ تو اس کے فرائض کا نقصان نوافل سے پورا کیا جائے گا پھر تمام اعمال کا حساب اسی انداز سے ہوگا

---

۱۳۸ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

(قیامت کے دن) سب سے پہلے حساب نماز کا ہوگا تو اگر وہ مکمل ہوئی (تو ٹھیک ہے) بصورتِ دیگر اللہ تعالی ارشاد فرمائے گا : دیکھو کیا میرے بندے کے کچھ نوافل ہیں ۔ اگر اس کے (نامہ اعمال میں) نوافل موجود ہوئے تو ارشاد ہوگا : اس کے فرائض کو ان (نوافل) سے پورا کرو ۔

امام ابن ماجہ نے اس حدیث کو باب (ما جاء فی اول ما یحاسب بہ العبد الصلاۃ) میں بیان کیا ۔

۱۳۹ حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

Scanned with CamScanner

قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے اس کی نماز کا حساب لیا جائے گا اگر وہ مکمل ہوئی تو پوری لکھی جائے گی اگر وہ مکمل نہ ہوئی تو اللہ تعالی فرشتوں کو حکم دیں گے : دیکھو میرے بندے کے (اعمال نامے میں) کچھ نوافل ہیں ؟ (اگر نوافل ہوئے) تو ان سے فرائض کی کوتاہی پوری کی جائے گی پھر اسی طرح تمام اعمال کا محاسبہ ہوگا -

---

امام ابو داود نے اپنی سنن میں دو احادیث بیان کی ہیں - پہلی حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے اور دوسری حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے - دونوں باب (کل الصلاۃ لم یتمھا صاحبھا تتم من تطوعہ) میں بیان کی ہیں -

۱۴۰ انس بن حکیم الضبی ، زیاد یا ابن زیاد کے خوف سے فرار ہوکر جب مدینۃ آئے تو ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے ملے اور ان سے اپنا نسب ملایا تو وہ ان سے مل گیا - ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے نوجوان کیا میں تجھے ایک حدیث نہ سناوں ؟ میں نے کہا : کیوں نہیں اللہ آپ پر رحم فرمائے - یونس (راوی) نے کہا : میرا خیال ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی یہ حدیث بیان کی - آپ نے فرمایا : قیامت کے دن انسان سے سب سے پہلے جس بات کی پوچھ گچھ ہوگی وہ نماز ہوگی - آپ نے فرمایا اللہ تبارک و تعالی فرشتوں سے ارشاد فرمائیں گے — دراں حالیکہ وہ خوب جانتا ہے — میرے بندے کی نماز کو دیکھو مکمل ہے یا ناقص ؟ اگر وہ مکمل ہوئی تو اس کے لئے مکمل کا ثواب لکھ لیا جائے گا اگر اس میں کسی چیز کی کمی ہوئی تو اللہ تعالی فرمائیں گے کیا میرے بندے کے کچھ نفل ہیں ؟ اگر اس کے پاس کچھ نفل

ہوئے تو اللہ تعالی فرمائیں گے : میرے بندے کے فرضوں کی کمی نفلوں سے پوری کی جائے ۔ پھر تمام اعمال کا مواخذہ اسی طرح ہوگا ۔

۱۴۱ حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے انہی معنوں کی ایک اورحدیث بیان کی ۔ اس میں یہ اضافہ ہے (پھر زکاۃ کا بھی یہی معاملہ ہوگا بعدازاں تمام اعمال کا حساب اسی طرح ہوگا ۔)

حدیث : اتانی ربی فی احسن صورۃ

امام ترمذی نے اس حدیث کو اپنی جامع میں باب (سورۃ ص) میں بیان کیا ۔

۱۴۲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

میرے پاس میرا پروردگار اچھی صورت میں آیا ۔

(راوی نے) کہا : میرا خیال ہے خواب میں جیسا کہ گفتگو میں ہے ۔

اور فرمایا : اے محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) کیا آپ جانتے ہیں کہ ملاء اعلی کس بارے میں جھگڑتے ہیں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : میں نے کہا نہیں ۔ اس پر اللہ تعالی نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان رکھا تاآنکہ میں نے اپنے سینے کے درمیان اس کی ٹھنڈک محسوس کی (یا آپ نے فرمایا :) سینے کے اوپری حصے میں ۔ اس سے میں جان گیا جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے ۔ اللہ تعالی نے دریافت کیا : اے محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) کیا آپ

جانتے ہیں کہ ملاء اعلی کس بارے میں جھگڑتے ہیں؟میں نے کہا ؟ ہاں کفارات میں ۔ کفارات کا مطلب ہے نماز کے بعد مسجد میں ٹھہرنا اور جماعتوں کی طرف پیدل چلنا ، سختیوں میں وضو کا پورا کرنا (جب وضو کرنا نفس پر ناگوار گذرتا ہو) اور جس نے ایسا کیا اس نے اچھائی پر زندگی گذاری اور اچھائی پر مرا ۔ وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوگا گویا کہ آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہو ۔ اور فرمایا : اے محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) جب آپ نماز پڑھ چکیں تو کہیے : اے اللہ میں تجھ سے نیک کاموں ، برائیوں کو چھوڑنے اور مساکین سے محبت کی توفیق مانگتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو فتنے میں مبتلا کرنا چاہے تو مجھے فتنے میں مبتلا ہونے سے پہلے ہی موت دے دینا ۔

آپ نے فرمایا : (بلندی)درجات کے لئے سلام کو عام کرنا ، کھانا کھلانا اور رات کی نماز ہے جب کہ لوگ سو رہے ہوں ۔

امام ابو عیسی ترمذی نے کہا : (راویوں نے) اس حدیث کی سند میں ابو قلابہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان ایک شخص کا ذکر کیا ہے ۔ ابو قلابہ اس سند کے شخص ہیں اور وہ حضرت ابن عباس رض سے پہلے ہیں ۔

---

۱۳۳ ایک دوسری روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے روایت کی ۔ آپ نے فرمایا :

میرے پاس میرا پروردگار اچھی صورت میں آیا اور فرمایا : اے محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) میں نے جواب دیا : اے میرے پروردگار میں تیری خدمت کے لئے بار بار حاضر ہوں ۔ اللہ نے دریافت کیا : ملاء

اعلی کس بارے میں جھگڑتے ہیں ؟ میں نے جواب دیا : اے میرے پروردگار میں نہیں جانتا ۔ اس پر اس نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس کی ٹھنڈک دونوں چھاتیوں کے درمیان محسوس کی اور اس سے میں جان گیا جو مشرق و مغرب کے بیچ میں ہے ۔ پھر فرمایا : اے محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) ۔ میں نے جواب دیا : اے میرے پروردگار میں تیری خدمت کے لئے بار بار حاضر ہوں ۔ اللہ نے دریافت کیا : ملاء اعلی کس بارے میں جھگڑتے ہیں ؟ میں نے جواب دیا : درجات اور کفارات میں ، جماعتوں کی طرف پیدل چلنے میں ، ناگواری میں وضو مکمل کرنے میں ، نماز کے بعد پھر نماز کا انتظار کرنے میں ۔ اور جس نے ان کی محافظت کی اس نے اچھائی پر زندگی گذاری اور اچھائی پر مرا اور اپنے گناہوں سے وہ اس طرح پاک ہے جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہو ۔

امام ابو عیسی ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما کی دوسری روایت کی سند اس طرح ہے ۔

ابو قلابہ عن خالد بن اللجاج عن ابن عباس ۔ اور خالد بن اللجاج وہی شخص ہے جس کے لئے امام ترمذی نے پہلی حدیث میں کہا ہے کہ ان کا ذکر نہیں کیا گیا اور اس حدیث سے ان کو پہچانا گیا ہے ۔

امام ترمذی نے ایک اور روایت حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے ۔

۱۴۴ ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے ہمیں صبح کی نماز کے لئے روکے رکھا یہاں تک کہ قریب تھا کہ ہم سورج کو دیکھ لیتے کہ (اچانک) آپ تیزی

سے باہر تشریف لائے ۔ نماز کے لئے تکبیر کہی گئی ۔
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے نماز پڑھائی
اور نماز کو مختصر کیا ۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو
بلند آواز سے ہمیں حکم دیا: اپنی اپنی جگہوں پر
جہاں تم ہو ، بیٹھے رہو ۔ پھر آپ ہماری طرف متوجہ
ہوئے اور فرمایا : میں تمہیں بتاتا ہوں کہ صبح تم
لوگوں کے پاس آنے سے مجھے کس چیز نے روک دیا ۔ میں
رات میں اٹھا اور وضو کیا پھر جتنی نماز میرے لئے
مقرر کی گئی وہ پڑھی ۔ نماز میں مجھے اونگھ آگئی
جس سے میری طبیعت بوجھل ہوگئی تو (یکایک) میں نے
اپنے پروردگار تبارک و تعالی کو اچھی صورت میں
دیکھا ۔ اس نے فرمایا : اے محمد (صلی اللہ علیہ و
سلم) میں نے جواب دیا : اے پروردگار حاضر ہوں ۔
اللہ تعالی نے دریافت کیا : ملاء اعلی کس بارے میں
جھگڑتے ہیں ؟ میں نے جواب دیا : میں نہیں جانتا ۔
اس بات کو تین مرتبہ کہا ۔ آپ نے فرمایا : میں نے
دیکھا کہ اللہ تعالی نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے
درمیان رکھا یہاں تک کہ میں نے اس کی انگلیوں کے
پوروں کی خنکی اپنی چھاتیوں کے درمیان محسوس کی ۔
میرے لئے ہر چیز واضح ہوگئی اور میں جان گیا ۔ پھر
اللہ نے فرمایا : اے محمد (صلی اللہ علیہ و سلم)
میں نے جواب دیا : پروردگار حاضر ہوں ۔ دریافت
فرمایا : ملاء اعلی کس بارے میں جھگڑتے ہیں ؟ میں
نے جواب دیا : کفارات میں ۔ پوچھا : وہ کیا ہیں ؟
آپ نے فرمایا : نیکیوں کی طرف چل کر جانا ، نمازوں
کے بعد مساجد میں بیٹھنا ، وضو مکمل کرنا جب اس کا
کرنا نفس پر ناگوار گذرے ۔ دریافت فرمایا : کس چیز
میں ؟ میں نے جواب دیا : کھانا کھلانا ، نرم گفتگو

Scanned with CamScanner

کرنا ، رات کو نماز پڑھنا جب کہ لوگ سو رہے ہوں ۔ اللہ تعالی نے اجازت دی : مانگو ۔ میں نے مانگا اے اللہ میں تجھ سے نیکیوں کے ارتکاب ، برائیوں سے اجتناب اور مساکین سے محبت کا سوال کرتا ہوں ۔ تو مجھے بخش دے ، مجھ پر رحم کر ۔ جب تو کسی قوم کو فتنے میں مبتلا کرنا چاہے تو مجھے فتنے میں مبتلا ہونے سے پہلے موت دے دے ۔ میں تیری محبت کا اور جو تجھ سے محبت کرتے ہیں ان سے محبت کا اور اس عمل سے محبت کا جو تیری محبت کے قرب کا باعث ہو ، سوال کرتا ہوں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : یہ حق بات ہے اس کو پڑھو اور سیکھو ۔

امام ترمذی نے کہا : یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

حدیث : قول اللہ تعالی : انظروا الی عبادی قد قضوا فریضة و ھم ینتظرون اخری

امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں اس حدیث کو باب (لزوم المساجد و انتظار الصلاۃ) میں بیان کیا ۔

۱۲۵ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ، انہوں نے کہا : ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے ہمراہ نماز مغرب ادا کی (نماز کے بعد گھروں کو) جانے والے چلے گئے اور باقی لوگ بیٹھے رہے ۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم اس تیزی سے آئے کہ آپ کا سانس پھولا ہوا تھا ۔ (تیزی کی وجہ سے) آپ کے گھٹنے نمایاں ہوگئے ۔ آپ نے فرمایا :

خوش ہو جاؤ تمہارے پروردگار نے آسمانوں کے

دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا ہے اور تمہاری وجہ
سے فرشتوں پر اظہار فخر کر رہا ہے اور فرما رہا ہے
میرے ان بندوں کو دیکھو انہوں نے ایک فریضہ پورا
کر دیا ہے اور دوسرے کا انتظار کر رہے ہیں -

بـاب – ۱۵

الـلـه کی راہ میں خرچ کرنـے کـــی فضیلت

حدیث : انفق یـا ابن آدم انفق علیک
امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب النفقات و فضل النفقة میں بیان کیا ۔

۱۳٦ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : اے آدم زاد (میری راہ میں) خرچ کر تاکہ میں تیرے اوپر خرچ کروں ۔

امام بخاری نے کتاب التفسیر میں سورۃ ہود سے بـاب (قولہ تعالی : و کان عرشہ علی الماء) میں ذیل میں بیان کردہ حدیث سے زیادہ طویل الفاظ میں بیان کیا ہے ۔

۱۳۷ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

° اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : تو خرچ کر تاکہ میں تیرے اوپر خرچ کروں - اور فرمایا : اللہ کا داہنا دست (قدرت) معمور ہے خرچ کرنے سے اس میں کوئی کمی نہیں آتی - ہمیشہ رات دن خرچ کرنے سے بھی اس میں سے کچھ کم نہیں ہوتا - اور فرمایا :

تمہارا کیا خیال ہے جب سے آسمان و زمین کی تخلیق ہوئی ہے اس نے کتنا خرچ کر دیا ہوگا - یہ اس لئے ہے کہ جو اس کے قبضۂ قدرت میں ہے اس میں کوئی کمی نہیں آتی - اس کا عرش پانی پر ہے اور اسی کے ہاتھ میں میزان ہے -

---

امام بخاری نے کتاب التوحید کے باب (و کان عرشہ علی الماء) میں بھی ایک حدیث بیان کی مگر اس میں انفق انفق علیک کا ذکر نہیں ہے -

١٣٨ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

بے شک اللہ کا داہنا دست (قدرت) معمور ہے خرچ کرنے سے اس میں کوئی کمی نہیں آتی - تمہارا کیا خیال ہے جب سے آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق ہوئی ہے اس نے کتنا خرچ کردیا ہوگا ؟ یہ اس لئے ہے کہ جو اس کے داہنے (ہاتھ) میں ہے اس میں کوئی کمی نہیں آتی - اس کے دوسرے ہاتھ میں فیض یا تنگی ہے - وہ بلند کرتا ہے اور پست (بھی وہی) کرتا ہے -

---

امام مسلم نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں کتاب الزکاۃ کے باب (الحث علی النفقۃ و تبشیر المنفق بالخلف) میں ذکر کیا -

۱۴۹ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم سے یہ حدیث پہنچی ۔ آپ نے فرمایا:

اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : اے آدم کے بیٹے تو (اللہ کی راہ میں) خرچ کر تاکہ میں تجھ پر خرچ کروں ۔ آپ نے فرمایا : اللہ کا دست (قدرت خزانوں سے) معمور ہے ۔ ہمیشہ رات دن خرچ کرنے سے بھی اس میں کمی نہیں ہوتی ۔

صحیح مسلم کی دوسری روایت میں ہے

۱۵۰ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :(آپ رض نے چند احادیث بیان کیں ان میں سے ایک یہ ہے ۔)

اللہ تبارک و تعالی نے مجھ سے فرمایا : تو خرچ کر تا کہ میں تجھ پر خرچ کروں ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ کا دست (قدرت خزانوں سے) معمور ہے ۔ ہمیشہ رات دن خرچ کرنے سے بھی اس میں کمی نہیں آتی تمہارا کیا خیال ہے جب سے آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق ہوئی ہے اس نے کتنا خرچ کردیا ہوگا ؟ تو جان لو کہ جو اس کے خزانوں میں ہے اس میں کوئی کمی نہیں آتی ۔

آپ نے فرمایا : اللہ کا عرش پانی پر ہے اور اس کے دستِ دگر میں تنگی ہے (اس کی صفات میں سے ایک صفت قبض ہے) وہ جس کو چاہتا ہے بلند کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے پست کرتا ہے ۔

حدیث : لما خلق اللہ الارض جعلت تمید

امام ترمذی نے اس حدیث کو اپنی جامع کے آخر میں بیان کیا ۔

۱۵۱ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جب اللہ نے زمین کو پیدا کیا تو وہ ہلنے لگی اس پر اللہ نے پہاڑ پیدا کئے ۔ انہوں نے زمین کو مضبوطی سے تھام لیا تو وہ ساکن ہوگئی ۔ فرشتوں کو پہاڑوں کی مضبوطی سے بہت تعجب ہوا ۔ انہوں نے عرض کی : اے پروردگار کیا تمہاری پیدا کردہ چیزوں میں سے کوئی چیز پہاڑوں سے بھی زیادہ سخت ہے ؟ اللہ نے فرمایا : ہاں لوہا ۔ انہوں نے عرض کی : کیا تمہاری پیدا کردہ چیزوں میں سے کوئی چیز لوہے سے بھی زیادہ سخت ہے ؟ اللہ نے فرمایا : ہاں آگ ۔ انہوں نے عرض کی : کیا تمہاری پیدا کردہ چیزوں میں سے کوئی چیز آگ سے بھی زیادہ سخت ہے ؟ اللہ نے فرمایا : ہاں پانی ۔ انہوں نے عرض کی : کیا تمہاری پیدا کردہ چیزوں میں سے کوئی چیز پانی سے بھی سخت ہے ؟ اللہ نے فرمایا : ہاں ہوا ۔ انہوں نے عرض کی : کیا تمہاری پیدا کردہ چیزوں میں سے کوئی چیز ہوا سے بھی سخت ہے ؟ اللہ نے فرمایا : ہاں وہ آدم زاد جو (اس طرح) دائیں ہاتھ سے صدقہ دے کہ بائیں سے پوشیدہ رہے ۔

امام ترمذی نے اس حدیث کی اسناد کو حسن غریب بتایا ہے ۔

حدیث : دار الھجرۃ

امام ترمذی نے اسے جامع کے آخر میں مدینہ کے فضائل کے باب میں بیان کیا ۔

۱۵۲ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تعالی نے میری طرف وحی کی کہ ان تین مقامات میں سے جہاں آپ چلے جائیں وہی آپ کا دار الہجرت ہوگا ۔ مدینہ ، بحرین یا قنسرین ۔

امام ترمذی کہتے ہیں : یہ حدیث غریب ہے ۔ فضل بن موسی کے علاوہ کسی اور راوی سے ہمیں یہ حدیث معلوم نہیں ہوئی اور وہ اس حدیث کی سند میں اکیلے ہیں ۔

حدیث : التغلیظ فی الحیف و الرشوۃ
امام ابن ماجہ نے اسے اپنی سنن میں بیان کیا

۱۵۳ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جو حاکم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہے وہ روز قیامت اس حال میں آئے گا کہ ایک فرشتہ اس کو گدی سے پکڑے ہوئے ہوگا پھر وہ آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھے گا ۔ اگر حکم الہی ہوا کہ اس کو پھینک دو تو اسے ایسی خندق میں گرایا جائے گا جس میں وہ چالیس سال میں جاکر گرے گا ۔

حدیث : النھی عن الامساک و التبذیر عند الموت
امام ابن ماجہ نے اس حدیث کو بیان کیا ۔

۱۵۴ حضرت بسر بن جحاش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ایک مرتبہ اپنی ہتھیلی پر تھوکا پھر اپنی انگشت شہادت اس پر رکھی اور فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے : اے آدم زاد تو مجھے عاجز کرنا چاہتا ہے حالانکہ میں نے تجھے اس جیسی چیز (تھوک جیسے حقیر پانی) سے پیدا کیا۔ جب تمہارا دم یہاں تک پہنچتا ہے (آپ نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا) تو کہتا ہے : میں صدقہ کرتا ہوں جب کہ وہ صدقہ کا وقت نہیں ہے ۔

حدیث : الوصیة بالثلث
امام ابن ماجۃ نے اسے (باب الوصیة) میں بیان کیا

۱۵۵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اے آدم زاد دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن میں میرا کوئی حصہ نہیں ۔ (اول) جب تمہاری روح قبض کرتا ہوں تو تمہارے مال میں سے ایک حصہ لیتا ہوں تاکہ تجھے پاک و صاف کروں ۔ (دوم) میرے بندوں کی تمہاری موت کے بعد تم پر نماز جنازہ (اس کا ثواب بھی تجھے ملے گا ۔)

بـاب ــ ۱٦

روزے اور ان کی فضیلت

حدیث : الصیام لی و انا اجزی بہ
صحیح بخاری کتاب الصوم کے باب (فضل الصوم) سے

۱۵٦ ۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

روزہ ڈھال ہے نہ اس میں فحش گوئی ہو ، نہ جہالت کی باتیں ۔ اگر کوئی شخص روزے دار سے لڑائی جھگڑا کرے یا گالی گلوچ کرے تو اسے چاہیے کہ دو مرتبہ کہہ دے میں روزے سے ہوں ۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی عمدۃ ہے (اللہ تعالی فرماتا ہے) روزے دار میرے لئے اپنا کھانا پینا اور خواہشات نفسانی ترک کرتا ہے اس لئے روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا انعام دوں گا ۔ اور ایک نیکی کا بدلہ دس گنا ہے ۔

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب اللباس کے باب (ما یذکر فی المسک) میں بیان کیا -

۱۵۷ حضرت ابو هریرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

(اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا) ابن آدم کا ہر فعل اس کے اپنے لئے ہے مگر روزہ (نہیں) وہ تو صرف میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا انعام دوں گا - روزے دار کے منہہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے عمدة ہے -

---

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التوحید میں بیان کیا -

۱۵۸ حضرت ابو هریرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے : روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا انعام دوں گا - روزہ دار میرے حکم سے نفسانی خواہشات اور اپنا کھانا پینا چھوڑتا ہے - روزہ ڈھال ہے - روزے دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک جب وہ افطاری کرتا ہے اور دوسری جب وہ اپنے پروردگار سے ملے گا - روزے دار کے منہہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے عمدة ہے -

---

امام مالک نے موطا میں باب (جامع للصیام) میں اس حدیث کو ذکر کیا -

۱۵۹ حضرت ابو هریرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ عمدہ ہے ۔

ایک اور روایت میں ہے :

۱۶۰ اللہ تعالی فرماتا ہے : چوں کہ اس نے (صرف) میرے لئے اپنی خواہشاتِ نفسانی اور اپنا کھانا پینا چھوڑ دیا ہے (اب) میں اس کو اس کا انعام دوں گا ہر نیکی کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک ہے مگر روزے کا (نہیں) وہ (صرف) میرے لئے ہے اور اس کا انعام بھی میں ہی دوں گا ۔

امام مسلم نے اس حدیث کو کتاب الصیام کے باب (فضل الصیام) میں ذکر کیا ۔

۱۶۱ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا :

اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے : ابن آدم کا ہر کام اس کے اپنے لئے ہوتا ہے سوائے روزوں کے کہ وہ صرف میرے لئے ہیں اور میں ہی ان کا بدلہ دوں گا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی ہے ۔

مسلم کی ایک اور روایت میں ہے :

۱۶۲ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

Scanned with CamScanner

اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : ابن آدم کا ہر کام اس کے اپنے لئے ہوتا ہے سوائے روزوں کے کہ وہ میرے لئے ہیں اور میں ہی ان کا بدلہ دوں گا — روزہ ڈھال ہے - تم میں سے کسی کا جب روزہ ہو تو اس دن نہ وہ فحش گوئی کرے نہ غل غپاڑہ کرے - اگر کوئی اس سے گالم گلوچ کرے یا مار پیٹ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ کہہ دے : میں روزے سے ہوں -

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) کی جان ہے قیامت کے دن روزے دار کے منہہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی عمدہ ہوگی - روزے دار کو دو خوشیاں ملیں گی جن سے وہ خوش ہوگا - ایک جب وہ افطار کرتا ہے تو افطاری اس کے لئے خوش کن ہوتی ہے دوسرے جب وہ اپنے پروردگار سے ملے گا تو اپنے روزے کی وجہ سے اسے خوشی ملے گی - اس روایت میں ہے :

۱۶۳ آپ نے فرمایا : جب وہ اللہ سے ملے گا تو اس کے انعام سے وہ خوش ہوگا -

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب بتایا ہے

---

۱۶۴ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا :

تمہارا پروردگار فرماتا ہے : ہر نیکی کا بدلہ دس گنا سے سات سو گنا تک ہے لیکن روزہ صرف میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا انعام دوں گا - روزہ جہنم سے بچاؤ کے لئے ڈھال ہے اور روزے دار کے منہہ کی بو

اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی عمدہ ہے ۔ اگر کوئی جاہل تم میں سے کسی کے ساتھ جہالت کا رویہ اپنائے اور وہ روزے سے ہو تو اسے چاہیے کہ وہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں ۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب بتایا ہے

---

۱٦۵ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : مجھے اپنے بندوں میں محبوب وہ ہے جو روزہ کھولنے میں جلدی کرتا ہے ۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب بتایا ہے

امام ابن ماجہ نے اس حدیث کو باب (فضل الصیام) میں بیان کیا ہے

۱٦٦ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

ابن آدم کے ہر عمل کا بدلہ دس گنا سے سات سو گنا تک یا جہاں تک اللہ چاہے بڑھ سکتا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے : مگر روزہ نہیں کیوں کہ وہ میرے لئے ہے اوز میں ہی اس کا انعام دوں گا ۔ روزہ دار میرے لئے اپنی نفسانی خواہشات اور اپنا کھانا پینا چھوڑتا ہے اس لئے روزے دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسری اپنے پروردگار سے ملاقات کے وقت ۔ اور روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی عمدہ ہے ۔

Scanned with CamScanner

امام ابن ماجہ نے اس حدیث کو مختصراً باب (فضل العمل) میں اس جملے کو بیان کئے بغیر ذکر کیا ہے ۔

۱٦۷ (وہ اپنی نفسانی خواہشات اور اپنا کھانا چھوڑتا ہے ۰ ۰ ۰ ۰ الخ)

امام نسائی نے باب (فضل الصیام) اور اس کے بعد متعدد روایات بیان کی ہیں

۱٦۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

بے شک اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے : روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا انعام دوں گا ۔ روزے دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ۔ (اول) افطار کے وقت (دوم) جب وہ اپنے پروردگار سے ملے گا ۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) کی جان ہے روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی عمدہ ہے ۔

---

۱٦۹ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

بے شک اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے : روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا انعام دوں گا ۔ روزے دار کے لئے دو خوشیاں ہیں (اول) جب وہ افطار کرے تو خوش ہوتا ہے (دوم) جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو خوش ہوگا ۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) کی جان ہے روزے دار کے

Scanned with CamScanner

منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی عمدہ ہے ۔

---

۱۷۰ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : آدم زاد کا ہر عمل اس کے اپنے لئے ہوتا ہے مگر روزہ (نہیں) وہ صرف میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا انعام دوں گا روزہ ڈھال ہے جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو اسے چاہیے کہ نہ وہ فحش گوئی کرے ، نہ غل غپاڑہ کرے ۔ اگر کوئی اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑائی جھگڑا کرے تو اسے چاہیے کہ وہ کہہ دے کہ میں روزے دار آدمی ہوں ۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) کی جان ہے روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی عمدہ ہے ۔

نسائی کی بقیہ روایات ویسی ہی ہیں جیسی ہم نے یہاں بیان کیں اس لئے ان کے اعادے کی ضرورت نہیں جو ان روایات کو دیکھنا چاہتا ہے وہ کتاب کی طرف رجوع کرے ۔

Scanned with CamScanner

باب - ۱۷

نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی اپنی امت کے لئے عرفہ کے دن کی دعا اور قربانی کے دن کا خطبہ

حدیث : دعاء النبی صلی اللہ علیہ و سلم لامتہ عشیۃ عرفۃ بالمغفرۃ

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو باب (الدعاء بعرفۃ) میں بیان کیا -

۱۷۱ عباس بن مرداس السلمی نے اپنے بیٹے کو مطلع کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے عرفہ کی رات اپنی امت کے لئے دعا کی - آپ کی دعا کو شرف قبولیت عطا ہوا :

میں نے ظالم کے علاوہ سب کو بخش دیا ہے (ظالم سے) مظلوم کا حق ضرور دلواوں گا - آپ نے کہا : اے پروردگار اگر آپ چاہیں تو مظلوم کو جنت میں سے (کچھ) دے دیں اور ظالم کو معاف کردیں - لیکن اس رات دعا کو شرف قبولیت عطا نہیں ہوا - جب مزدلفہ میں

آپ نے صبح کی تو آپ نے اس دعا کا اعادہ کیا اور جو چیز آپ مانگ رہے تھے اللہ نے آپ کو وہ عطا کی ۔ (راوی نے کہا) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ہنسے (یا راوی نے کہا) آپ مسکرائے ۔ آپ سے ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنھما) نے گذارش کی : ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اس وقت آپ پہلے کبھی نہیں ہنسے ۔ آپ کس وجہ سے ہنسے ؟ اللہ آپ کو ہنستا رکھے ۔ آپ نے فرمایا : اللہ کے دشمن ابلیس لعین کو جب یہ پتا چلا کہ اللہ نے میری دعا کو شرف قبولیت عطا کرکے میری امت کو بخش دیا ہے تو اس نے مٹی لے کر اپنے سر پر ڈالنا شروع کی اور واویلا مچانے لگا ۔ تو اس کی چیخ و پکار دیکھ کر میں ہنسا ۔

امام نسائی نے اس حدیث کو یوم عرفہ میں ذکر کیا

۱۷۲ حضرت عائشة رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تعالی اس دن کے علاوہ کسی اور دن اتنی زیادہ تعداد میں اپنے غلاموں اور باندیوں کو (جہنم کے عذاب سے) آزاد نہیں کرتا جتنی عرفہ کے دن (آزاد کرتا ہے) اس دن وہ ان کے قریب تر ہوتا ہے پھر اپنے ان بندوں کی وجہ سے فرشتوں پر اظہار فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے : یہ لوگ اور کیا چاہتے ہیں؟

قربانی کے دن کا خطبہ جسے امام ابن ماجہ نے باب (الخطبة یوم النحر) میں بیان کیا ۔

۱۷۳ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا آپ

اس وقت عرفات میں ایک کن کٹی اونٹنی پر سوار تھے :

کیا تم جانتے ہو کہ آج یہ کون سا دن ہے ؟ یہ کون سا مہینہ ہے اور یہ کون سا شہر ہے ؟ لوگوں نے جواب دیا : یہ حرمت والا شہر ہے حرمت والا مہینہ ہے اور حرمت والا دن ہے ۔ آپ نے فرمایا : آگاہ ہو جاؤ تمہارے اموال اور تمہارے خون تم پر اس مہینے کی حرمت کی مانند ، اس شہر کی حرمت کی مانند اور اس دن کی حرمت کی مانند حرام ہیں ۔ یہ بھی جان لو کہ میں حوض پر تمہارے استقبال کے لئے موجود ہوں گا اور دیگر امتوں پر تمہاری کثرت کی وجہ سے فخر کروں گا ۔ تم مجھے روسیاہ نہ کردینا ۔ یہ بھی جان لو کہ میں بعض لوگوں کو (اپنی شفاعت کی بنا پر) نجات دلاؤں گا ۔ لیکن بعض لوگ میری شفاعت سے بہرہ مند نہ ہوسکیں گے تو میں التجا کروں گا : اے میرے پروردگار یہ میرے ساتھی ہیں ۔ اللہ تعالی فرمائیں گے : تم نہیں جانتے انہوں نے تمہارے بعد کون سی نئی باتیں (دین میں) ایجاد کی تھیں ۔

باب ـ ۱۸

جہاد فی سبیل اللہ اور شہداء کی فضیلت

صحیح بخاری سے حدیث : فضل الجہاد فی سبیل اللہ تعالی
امام بخاری نے اسے باب(الجہاد من الایمان)میں بیان کیا

۱۷۴ ابو زرعة بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرة رضی اللہ عنہ کو روایت بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ملی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ نے اس شخص کا ذمہ لے لیا جو اللہ کی راہ میں (بغرض جہاد) نکلا ۔ اس کے نکلنے کا مقصد سوائے ایمان اور اسکے رسولوں کی تصدیق کے کچھ نہیں کہ یا تو وہ اسے ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ واپس لوٹائے یا پھر اسے جنت میں داخل کرے گا ۔ اگر یہ امر میری امت پر دشوار نہ ہوتا تو میں کسی جنگ میں پیچھے نہ رہتا اور میری تو تمنا ہے کہ میں اللہ کی

راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں ، پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں ۔

امام بخاری نے کتاب الجهاد و السیر کے باب (افضل الناس مومن یجاهد بنفسه و ماله فی سبیل الله تعالی) میں اس حدیث کو بیان کیا ۔

١٧٥ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ کی راہ میں لڑنے والے مجاہد کی مثال (دن کو) روزہ رکھنے والے اور (رات کو) قیام کرنے والے کی طرح ہے اور اللہ بہت خوب جانتا ہے کہ اس کی راہ میں کون (حقیقی) جہاد کرتا ہے ۔ اللہ نے اپنی راہ میں لڑنے والے مجاہد کے لئے ذمہ لے لیا ہے کہ یا تو وہ اسے جنت میں داخل کرے گا یا ثواب و مال غنیمت کے ساتھ صحیح سالم واپس لوٹائے گا ۔

امام بخاری نے اس حدیث کو بھی کتاب الجهاد و السیر کے باب (قول النبی صلی اللہ علیہ و سلم : احلت لکم الغنائم) میں بیان کیا

١٧٦ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور اس کا گھر سے نکلنے کا مقصد بجز جہاد فی سبیل اللہ اور اس کے کلمات کی تصدیق کے کچھ اور نہ ہو ، اس کے لئے اللہ نے ضمانت دے دی کہ یا تو وہ اسے جنت میں داخل کرے گا یا اسے اس کے گھر جہاں سے وہ نکلا ، ثواب و مال غنیمت کے ساتھ لوٹائے گا ۔

حدیث : فضل الجهاد کو امام نسائی نے بیان کیا

١٧٧ حضرت ابو هریرة رضی الله عنه سے روایت ہے کہ میں نے رسول الله صلی الله علیه و سلم کو فرماتے سنا :

الله حفاظت کرتا ہے اس شخص کی جو اس کی راہ میں (جہاد کے لئے) نکلے - اس کو کوئی چیز نہیں نکالتی بجز اس پر ایمان اور اس کی راہ میں جہاد کے اور وہ ضمانت دیتا ہے جنت کی خواہ وہ شخص کیسے ہی مرے چاہے وہ قتل ہو یا طبعی موت مرے یا پھر اسے اس کے گھر جہاں سے وہ نکلا ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ واپس لوٹائے -

١٧٨ حضرت ابو هریرة رضی الله عنه سے روایت ہے کہ رسول الله صلی الله علیه و سلم نے فرمایا :

اس شخص کی جو اس کی راہ میں جہاد کے لئے نکلے جس کے نکلنے کا مقصد سوائے اس کی راہ میں جہاد کے اور کچھ نہیں اور اس کے کلمات کی تصدیق کرے - الله تبارک و تعالی ضمانت دیتا ہے اس کو کہ یا تو وہ اس کو جنت میں داخل کرے گا یا اسے اس کے گھر جہاں سے وہ نکلا ہے ثواب و مال غنیمت کے ساتھ لوٹائے گا -

١٧٩ حضرت عبدالله بن عمر رضی الله عنهما نے رسول الله صلی الله علیه و سلم سے روایت کی جس میں آپ اپنے پروردگار سے روایت کرتے ہیں :

میں ضمانت دیتا ہوں اس شخص کی کہ میں اسے ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ اگر میں لوٹانا چاہوں تو واپس لوٹا دوں اور اگر میں اس کی جان قبض کروں تو اس کو بخش دوں اور اس پر رحم کروں -

صحیح مسلم سے " جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت "

۱۸۰ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور اس کے گھر سے نکلنے کا مقصد سوائے اللہ کی راہ میں جہاد اور اس کے کلمات کی تصدیق کے کچھ اور نہ ہو تو اللہ ایسے شخص کے لئے ضمانت دیتا ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا یا اسے اس کے گھر ثواب و مال غنیمت کے ساتھ لوٹائے گا ۔

---

۱۸۱ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جو شخص اللہ کی راہ میں نکلے (اللہ تعالی فرماتا ہے) اور اس کے نکلنے کا مقصد سوائے میری راہ میں جہاد ، مجھ پر ایمان اور میرے رسولوں کی تصدیق کے کچھ اور نہ ہو ، تو میں اس کی ضمانت دیتا ہوں کہ اسے جنت میں داخل کروں یا اس کے گھر جہاں سے وہ نکلا ہے ثواب و مال غنیمت کے ساتھ لوٹاؤں ۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) کی جان ہے ، کوئی زخم جو اللہ کی راہ میں لگے ایسا نہ ہوگا کہ قیامت کے دن وہ آئے مگر اسی شکل میں جیسا کہ اس دن تھا جب وہ زخم لگا تھا ۔ اس کا رنگ (سرخ) خون ایسا اور اس کی خوشبو مشک کی سی ہوگی ۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) کی جان ہے اگر یہ امر

مسلمانوں پر دشوار نہ ہوتا تو میں کسی جنگ میں کبھی پیچھے نہ رہتا لیکن (کیا کروں) میرے پاس ان کو سواری مہیا کرنے کی گنجائش نہیں ہے اور نہ وہ خود اس کی گنجائش پاتے ہیں اور یہ امر ان کے لئے دشواری کا باعث ہے کہ وہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں ۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) کی جان ہے میں تو چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں لڑوں تا آنکہ مجھے قتل کر دیا جائے پھر لڑوں پھر مجھے قتل کردیا جائے ۔

حدیث : قول النبی صلی اللہ علیہ و سلم فی اھل بدر: اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم

امام بخاری نے اس حدیث کو باب (غزوۃ الفتح) میں بیان کیا ہے ۔

یہ غزوہ فتح کی حدیث کا ایک حصہ ہے جس میں حضرت حاطب بن ابی بلتعۃ رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ کے نام خط ارسال کیا تھا ۔ جس میں ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی فتح مکہ کے لئے جنگ کی اطلاع دی تھی ۔

۱۸۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اے حاطب یہ کیا ہے ؟ انہوں نے کہا : اے اللہ کے رسول میرے معاملے میں جلدی نہ فرمائیے ۔ میں تو ایک ایسا آدمی ہوں جو قریش سے پیوستہ ہے یعنی انہوں نے یہ کہا : میں ان کا حلیف تو ہوں لیکن ان کے قبیلے کا نہیں ہوں اور آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کے وہاں قرابت دار ہیں جو ان کے اہل و عیال اور

اموال کی دیکھ بھال کرتے ہیں تو میں نے یہ پسند کیا کہ چوں کہ میں نسبی لحاظ سے ان میں سے نہیں ہوں اس لئے میں ان پر ایسا احسان کردوں کہ وہ میرے قرابت داروں کا خیال رکھیں اور یہ (حرکت) میں نے کی لیکن اپنا مذہب ترک نہیں کیا اور نہ ہی میں اسلام کی سعادت حاصل کرنے کے بعد کفر میں واپس جانا گوارا کرتا ہوں ۔ اس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : اس نے واقعی سچ کہا ۔ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا : اے اللہ کے رسول مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں آپ نے ارشاد فرمایا : یہ تو جنگ بدر میں شریک ہو چکا ہے اور تمہیں کیا پتا جب اللہ تعالی نے شرکائے بدرکو دیکھا تو بشارت دی : جاؤ جو چاہے کرو میں نے تم لوگوں کو بخش دیا ۔

حدیث : تکلیم اللہ عبداللہ والد جابر بعد استشہادہ

امام ترمذی نے اس حدیث کو باب (سورۃ آل عمران)میں بیان کیا ۔

۱۸۳ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ملے تو آپؐ نے فرمایا : اے جابر کیا بات ہے مجھے تم اداس لگتے ہو ؟ میں نے عرض کی : اے اللہ کے رسول میرے والد غزوۂ احد میں بچے اور قرض چھوڑ کر شہید ہوگئے ۔ آپؐ نے فرمایا : اللہ نے تمہارے باپ سے جو ملاقات کی تمہیں اس کی خوشخبری نہ دوں ؟ میں نے عرض کی کیوں نہیں اے اللہ کے رسولؐ ۔ آپ نے فرمایا : اللہ نے کسی سے کبھی گفتگو نہیں کی مگر پردے کے پیچھے سے لیکن تمہارے والد کو اللہ نے زندہ کرکے آمنے

سامنے گفتگو کی اور (اللہ نے ان سے فرمایا :) اے میرے بندے مجھ سے اپنی آرزو بیان کر تاکہ تجھے عطا کروں ۔ تو عبداللہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا : اے پروردگار تو مجھے (دنیا میں پھر) زندگی عطا کر تاکہ دوسری مرتبہ میں تیری راہ میں مارا جاؤں ۔ اس پر عزت و بزرگی والے پروردگار نے فرمایا : میری طرف سے یہ بات پہلے طے ہوچکی کہ (اہل جنت دوبارہ زمین میں) لوٹائے نہیں جائیں گے ۔

راوی نے کہا : یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی (ان لوگوں کو جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں مردہ گمان نہ کرو ۔)

امام ترمذی نے کہا : یہ حدیث حسن غریب ہے ۔

امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں باب (فیما انکرت الجھمیة) میں ترمذی کی روایت سے قریب تر الفاظ میں حدیث بیان کی اور اس میں یہ ذکر کیا :

امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں ایک اور حدیث باب (فضل الشھادة فی سبیل اللہ) میں بیان کی ۔ اس کے الفاظ یہ ہیں :

۱۸۴ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ غزوۂ احد میں شہید ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اے جابر اللہ تعالی نے تمہارے والد سے جو ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں اس کے بارے میں نہ بتاؤں ؟ میں نے عرض کی : کیوں نہیں ۔ آپ نے فرمایا اللہ نے جب بھی کسی سے گفتگو کی تو پردے کے پیچھے

سے مگر تمہارے باپ سے آمنے سامنے بات کی اور ارشاد فرمایا : اے میرے بندے مجھ سے اپنی آرزو بیان کر تاکہ وہ تمہیں عطا کروں تو (حضرت عبد اللہ نے) عرض کی تو مجھے (دنیا میں پھر) زندہ کردے تا کہ میں تیری راہ میں پھر مارا جاؤں - تو اللہ نے فرمایا : یہ بات تو میں نے پہلے طے کردی کہ (اہل جنت دوبارہ زمین میں) نہیں لوٹائے جائیں گے - تو انہوں نے کہا : اے پروردگار یہ بات میرے پس ماندگان کو بتا دو - اس پر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی :

(و لا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء . . . . . آیت)

حدیث : شہدا سے اللہ تعالی کی گفتگو : کیا تمہیں کسی اور چیز کی خواہش ہے -

امام مسلم نے اسے اپنی صحیح میں کتاب فضل الجہاد و السیر کے باب (فی بیان ان ارواح الشہداء فی الجنۃ ..... الخ) میں تین طرح سے بیان کیا ہے -

۱۸۵ مسروق سے روایت ہے کہ ہم نے یا میں نے عبد اللہ (یعنی ابن مسعود) سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا : ان لوگوں کو جو اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ، مردہ گمان نہ کرو ، بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے ہاں ان کو رزق دیا جاتا ہے - انہوں نے کہا : ہم نے بھی اس بارے میں دریافت کیا تھا تو آپؐ نے فرمایا :

ان (شہداء) کی روحیں سبز پرندوں کی شکل میں ہیں - ان کے لئے عرش سے لٹکی ہوئی قندیلیں ہیں جنت میں جہاں چاہتی ہیں کھاتی پھرتی ہیں پھر اپنی

قندیلوں میں آکر بسیرا کرتی ہیں ـ ایک مرتبہ ان کے پروردگار نے ان کو دیکھا تو فرمایا : کیا تمہیں کسی اور چیز کی خواہش ہے ؟ انہوں نے کہا : ہمیں اس کے علاوہ بھلا اور کیا چاہیے ـ ہم تو جنت میں جہاں چاہتے ہیں کھاتے پھرتے ہیں ـ یہ سوال ان سے تین مرتبہ پوچھا گیا جب انہوں نے دیکھا کہ اس سوال کا جواب دیے بغیر کوئی چارہ نہیں تو انہوں نے عرض کیا : اے پروردگار ہم چاہتے ہیں کہ ہماری روحیں ہمارے اجسام میں لوٹا دی جائیں تا آنکہ تیری راہ میں ایک مرتبہ پھر مارے جائیں ـ جب پروردگار نے دیکھا کہ ان کو کسی چیز کی ضرورت نہیں تو ان کو (ان کے حال پر) چھوڑ دیا ـ

امام ترمذی نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں باب (من سورۃ آل عمران) میں بیان کیا ـ

۱۸۶ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے اللہ تعالی کے اس ارشاد کے بارے میں پوچھا گیا (و لا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون) ـ آپ نے کہا : ہم نے بھی اس آیت کے بارے میں دریافت کیا تھا تو ہمیں بتایا گیا کہ شہداء کی روحیں سبز پرندوں (کے قالب) میں ہیں ـ وہ جنت میں جہاں چاہتے ہیں کھاتے پھرتے ہیں بعد ازاں وہ عرش سے لٹکی ہوئی قندیلوں میں آکر بسیرا کرتے ہیں ـ تو ایک بار اللہ نے ان کو دیکھا تو فرمایا : کچھ اور چاہتے ہو تو بتاؤ وہ بھی تم لوگوں کو دوں ـ انہوں نے کہا : اے ہمارے پروردگار بھلا اب ہمیں اور کیا چاہیے دراں حالیکہ ہم تو جنت میں جہاں چاہتے ہیں کھاتے پھرتے

ہیں ۔ پھر اللہ نے دوسری مرتبہ ان کو دیکھا تو فرمایا : تم کچھ اور چاہتے ہو تو بتاو وہ بھی تم لوگوں کو دوں ۔ جب انہوں نے دیکھا کہ کچھ مانگے بن چارہ نہیں تو عرض کی (ہمارے اجسام میں) ہماری روحیں لوٹا دو تاکہ ہم دنیا میں واپس چلے جائیں ۔ پھر تیری راہ میں ایک مرتبہ اور مارے جائیں ۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح بتایا ہے ۔

امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں باب (فی فضل الشھادۃ فی سبیل اللہ تعالی) میں ترمذی کی روایت سے قریب تر الفاظ میں ایک روایت حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کی مگر اس میں یہ کہا گیا :

۱۸۷ (جو تمہارا دل چاہے مجھ سے مانگو) ایک بار اور پھر اس میں کہا (ہم آپ سے اور کیا مانگیں درآں حالیکہ ہم جنت میں جہاں چاہیں کھائیں پئیں) ۔ اس روایت میں یہ زیادہ ہے (جب اللہ نے دیکھا کہ ان کا سوال پورا نہیں کیا جاسکتا تو ان کو چھوڑ دیا ۔)

امام نسائی نے اس حدیث کو باب (ما یتمنی اھل الجنۃ) میں بیان کیا ۔

۱۸۸ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

ایک جنتی شخص کو لایا جائے گا ۔ اس سے اللہ تبارک و تعالی دریافت فرمائیں گے : اے آدم زاد تجھے اپنی جائے سکونت کیسی لگی ۔ تو وہ کہے گا : اے رب بہترین گھر ہے ۔ اللہ تعالی دریافت کریں گے : کچھ اور آرزو ہے تو مانگو ۔ جب وہ شہید کے فضائل دیکھے

گا تو کہے گا : میری درخواست ہے کہ آپ مجھے پھر دنیا میں واپس بھیج دیں تاکہ تیری راہ میں دس بار مارا جاؤں ۔

حدیث : یختصم الشھداء و المتوفون علی فرشھم

امام نسائی نے اس حدیث کو اپنی سنن میں باب (مسالة الشھادة) میں بیان کیا

۱۸۹ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

شہدا اور اپنے بستر پر وفات پانے والوں (طبعی موت مرنے والوں) میں اللہ کے حضور ان لوگوں کے بارے میں جھگڑا ہوگا جنہوں نے مرض طاعون میں انتقال کیا ۔ شہدا (اس بارے میں) کہیں گے یہ ہمارے بھائی اسی طرح مارے گئے جس طرح ہم مارے گئے ۔ اپنے بستروں پر انتقال کرنے والے (اس بارے میں کہیں گے) یہ ہمارے بھائی تو ویسے ہی مرے جیسے ہم مرے ۔ اس پر اللہ تعالی ارشاد فرمائیں گے : ان کے زخموں کو دیکھو اگر ان کے زخم شہدا کے زخموں سے مشابہ ہیں تو یہ بھی شہید ہیں اور انہیں میں سے ہیں ۔ تو جب ان کے زخموں کو دیکھا گیا تو وہ شہدا کے زخموں سے مشابہ تھے ۔

حدیث : من خان غازیا فی اھلہ

امام نسائی نے اپنی سنن میں اس حدیث کو باب (من خان غازیا فی اھلہ) میں بیان کیا ۔

۱۹۰ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

مجاھدین کی عورتوں کی حرمت ان لوگوں کے لئے جو جہاد کے دوران گھروں میں بیٹھ رہتے ہیں ایسے ہی ہے جیسے ان کی مائیں ان کے لئے حرام ہیں ۔ اگرکوئی (مجاھد) کسی کو اپنے گھر والوں میں پیچھے چھوڑ گیا اور اس نے اس میں خیانت کی تو قیامت کے دن مجاھد سے کہا جائے گا : یہ ہے وہ شخص جس نے تمہارے گھر والوں میں خیانت کی تھی اب تم اس کی نیکیوں میں سے جتنی چاہے لے لو ۔ تمہارا کیا خیال ہے ؟ (وہ کتنی نیکیاں لے گا)

حدیث : یجیٔ الرجل آخذا بید الرجل ، فیقول : یا رب ، ھذا قتلنی

امام نسائی نے اس حدیث کو باب (تعظیم الدم) میں بیان کیا ۔

۱۹۱ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

(قیامت کے دن) ایک شخص دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر لائے گا اور فریاد کرے گا : اے پروردگار اس نے مجھے مار ڈالا ۔ تو اللہ تعالی اس سے دریافت کرے گا: تو نے اسے کیوں قتل کیا ؟ تو وہ جواب دے گا : میں نے اسے تیری عزت کی خاطر قتل کیا ۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہوگا : ہاں عزت تو میرے لئے ہی ہے ۔ پھر ایک اور شخص دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر لائے گا اور فریاد کرے گا : اے پروردگار اس نے مجھے مار ڈالا ۔ اللہ اس سے دریافت کرے گا : تو نے اسے کیوں قتل کیا ؟تو وہ جواب دے گا : اس لئے تاکہ فلاں کی عزت بڑھے ۔ تو

اللہ تعالی کا ارشاد ہوگا : عزت فلاں کے لئے نہیں ہے - پھر وہ اپنے گناہ (قتل) کا بوجھ سمیٹے گا -

---

حدیث : عجب ربنا من رجل غزا فی سبیل اللہ

امام ابو داود نے اس حدیث کو اپنی سنن میں باب (الرجل یشری نفسہ) میں بیان کیا -

۱۹۲ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

ہمارا پروردگار اس شخص پر اظہار تعجب کرتا ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کو گیا پھر وہ (اور اس کے ساتھی) پسپا ہوگئے تو وہ اس (پسپائی) کے گناہ کو جان کر (مقابلے کے لئے) آگے بڑھا اور اس کا خون بہایا گیا (قتل کر دیا گیا) اس پر اللہ تعالی نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا : میرے اس بندے کو دیکھو میرے انعام کے شوق اور میرے عذاب کے خوف سے یہ واپس ہوا تا آنکہ اس کا خون بہایا گیا -

---

حدیث : عجب ربنا من قوم یقادون الی الجنة فی السلاسل

امام ابو داود نے اس حدیث کو اپنی سنن میں باب (الاسیر یوثق) میں بیان کیا -

۱۹۳ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا :

ہمارا پروردگار اس قوم پر تعجب کرتا ہے جو جنت میں زنجیروں میں (جکڑے ہوئے) جائیں گے -

باب ـ ۱۹

امت محمدیہ ص کے اعمال کی جزا کئی گنا ہے

حدیث : مثل الیہود و النصاری و المسلمین
امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب الاجارۃ کے باب (الاجارۃ الی صلاۃ العصر) میں بیان کیا ـ

۱۹۳ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

تمہاری ، یہودیوں اور عیسائیوں کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے مزدور لگائے اور کہنے لگا : کون میرے لئے آدھے دن تک ایک ایک قیراط پر کام کرے گا ـ یہودیوں نے ایک ایک قیراط پر کام کیا پھر عیسائیوں نے ایک ایک قیراط پر کام کیا اس کے بعد تم لوگوں نے نماز عصر سے غروب آفتاب تک دو ، دو قیراط پر کام کیا ـ اس پر یہودی اور عیسائی غضبناک ہو کر کہنے لگے : ہم نے کام زیادہ کیا اور مزدوری کم ملی آجر نے کہا : کیا میں نے تمہاری کوئی حق تلفی کی ؟

Scanned with CamScanner

انہوں نے کہا : نہیں ۔ اس پر آجر نے کہا : یہ میری مرضی ہے جس کو چاہے جتنا دوں ۔

امام بخاری نے اس حدیث کو باب (الاجارۃ من العصر الی اللیل) میں بیان کیا ۔

۱۹۵ حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

مسلمانوں ، یہودیوں اور عیسائیوں کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک گروہ کو متعین اجرت پر رات تک مزدوری پر لگایا ۔ وہ آدھے دن تک مزدوری کرکے کہنے لگے : ہمیں تمہاری طے کردہ اجرت کی کوئی ضرورت نہیں اور جو کام ہم نے کیا وہ بیکار ہوگیا ۔ تو اس شخص نے ان سے کہا : ایسا نہ کرو اپنا باقی ماندہ کام مکمل کرکے اپنی پوری اجرت حاصل کرو ۔ انہوں نے انکار کیا اور مزدوری ترک کردی ۔ اس کے بعد اس نے دوسرے لوگوں کو اجرت پر رکھا اور ان سے کہا : باقی دن کا کام مکمل کرو تو میں تمہیں (پہلے گروہ) سے طے کردہ اجرت دوں گا ۔ انہوں نے کام کیا ۔ جب عصر کا وقت ہوا تو کہنے لگے : ہمارا کام تو بیکار ہوا اور جو اجرت تم نے طے کی تھی وہ تمہاری رہی ۔ اس پر اس شخص نے کہا : اپنا باقی ماندہ کام مکمل کرو اب جو دن کا باقی حصہ رہ گیا ہے وہ تو آسان ہے ۔ پھر اس نے باقی ماندہ دن کے لئے ایک اور گروہ کو اجرت پر رکھا ۔ انہوں نے سورج غروب ہونے تک باقی دن کا کام کیا ۔ ان دونوں فریقوں کی پوری اجرت ان کو ملی تو یہ ہے مثال ان لوگوں کی اور ان کی جنہوں نے اس ہدایت کو قبول کیا ۔

Scanned with CamScanner

باب — ۲۰

تورات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی صفات

حدیث : صفة النبی صلی اللہ علیہ و سلم فی التوراۃ
امام بخاری نے اس حدیث کو سورۃ فتح کے باب (قول اللہ تعالی : انا ارسلناک شاھدا و مبشرا و نذیرا) میں بیان کیا —

۱۹۶ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے — انہوں نے کہا : قرآن مجید کی یہ آیت (یایھا النبی انا ارسلناک شاھدا و مبشرا و نذیرا) تورات میں اس طرح تھی : اے نبی ہم نے تجھے شاھد (گواہ) مبشر (خوشخبری دینے والا) نذیر (ڈرانے والا) اور بے پڑھے لوگوں کا پشت پناہ بنا کر بھیجا تم میرے بندے اور رسول ہو — میں نے تمہارا نام متوکل رکھا — تم نہ تو بد اخلاق ہو نہ سخت دل ، نہ بازاروں میں شور و غل مچانے والے — آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے ، اس کے برعکس انہیں معاف

کرتے ہیں اور درگذر کرتے ہیں ۔ اللہ تعالی آپ کی روح اس وقت تک قبض نہیں کرے گا جب تک آپ ٹیڑھی امت کو سیدھا نہیں کر لیتے اور وہ یہ نہ کہنے لگیں : اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (اس وقت) اللہ ان کی نابینا آنکھوں ، بہرے کانوں اور (پردوں سے) ڈھکے ہوئے دل کھول دے گا ۔

---

۱۹۷ عطا بن یسار نے کہا کہ میں عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے ملا اور ان سے فرمائش کی کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی اس صفت کے بارے میں بتائیے جو تورات میں ہے ۔ انہوں نے کہا : بہتر بخدا جن صفات سے وہ تورات میں متصف کئے گئے ان میں سے بعض قرآن میں موجود ہیں جیسے یاایھا النبی انا ارسلناک شاھدا و مبشرا و نذیرا . . . الخ

باب ـ ۲۱

مصیبت پر صبر کرنے کا انعام

حدیث : جزاء الصبر علی فقد العنین

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب الطب کے باب (فضل من ذهب بصرة) میں بیان کیا ـ

۱۹۸ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : جب میں اپنے بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں سے آزماتا ہوں ـ اگر وہ صبر کرتا ہے تو میں اس کے بدلے میں اس کو جنت دیتا ہوں ـ (دو محبوب چیزوں سے ان کی مراد اس کی آنکھیں ہیں)

امام ترمذی نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں باب (ما جاء فی ذهاب البصر) میں بیان کیا ـ

Scanned with CamScanner

۱۹۹ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

بے شک اللہ تعالی فرماتا ہے : جب میں دنیا میں اپنے بندے کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں تو پھر اس کا انعام میرے پاس جنت کے سوا کچھ نہیں ہے ۔

امام ترمذی نے کہا : یہ حدیث حسن غریب ہے ۔

امام ترمذی نے حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم تک ایک مرفوع حدیث بیان کی ۔

۲۰۰ آپ نے فرمایا : اللہ تبارک و تعالی فرماتاہے اگر میں کسی کی دو محبوب چیزیں واپس لے لوں اور وہ اس پر صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے تو میں اس کے لئے جنت سے کم انعام دینے پر راضی نہیں ہوں گا ۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح بتایا ہے ۔

حدیث : ثواب قبض الولد

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب الرقاق کے باب (العمل ینبغی بہ وجہ اللہ) میں بیان کیا ۔

۲۰۱ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تعالی فرماتا ہے : میرے اس مومن بندے کے لئے میرے پاس جنت سے کم کوئی انعام نہیں ہے جس کے کسی محبوب کی روح میں دنیا میں قبض کرلوں اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے ۔

امام ترمذی نے اپنی سنن میں اس حدیث کو باب (من یتوفی لہ ثلاثۃ اولاد) میں بیان کیا ۔

۲۰۲ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جب کسی مسلمان جوڑے (میاں بیوی) کے تین بچے بلوغت سے قبل انتقال کر جائیں تو اللہ تعالی اپنے فضل و رحمت سے ان (بچوں) کو جنت میں داخل کرے گا ۔ راوی نے کہا : ان سے کہا جائے گا : جاؤ جنت میں چلے جاؤ ۔ تو وہ کہیں گے : جب تک ہمارے ماں باپ داخل نہ ہوں گے (اس وقت تک ہم بھی داخل نہ ہوں گے) اس پر اللہ تعالی فرمائیں گے : اچھا تم بھی جاؤ اور تمہارے ماں باپ بھی (جنت میں) داخل ہو جائیں ۔

امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں دو حدیثیں بیان کی ہیں ان میں سے ایک ہر صدمے کے موقع کی ہے جسے انہوں نے باب (ما جاء فی الصبر علی المصیبۃ) میں بیان کیا ۔ دوسری حدیث حمل ساقط ہو جانے کے صدمے پر ثواب کے بارے میں ہے ۔ اولاد کے چھن جانے کا صدمہ ہر صدمے سے زیادہ ہے ۔

۲۰۳ حضرت ابو امامۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے : اے آدم زاد اگر تو پہلی چوٹ (صدمۃ اولی) پر صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے تو میں تیرے لئے جنت کے علاوہ کسی انعام پر راضی نہ ہوں گا ۔

زوائد میں ہے کہ ابو امامۃ کی حدیث کی اسناد صحیح ہیں اور راوی ثقہ ہیں ۔

باب (ما جاء فیمن اصیب بسقط) میں بیان کیا ۔

۲۰۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

(روز قیامت) جب ساقط بچے (جو بچہ اپنی پیدائش سے قبل ہی حمل ساقط ہو جانے سے گر جائے) کے والدین کو جہنم میں داخل کیا جائے گا تو وہ اپنے پروردگار سے (سخت) جھگڑا کرے گا تو اللہ تعالی اسے حکم دیں گے : او اپنے رب سے لڑنے والے ساقط بچے جا اپنے ماں باپ کو جنت میں لے جا ۔ تو وہ انہیں اپنی نال (ناف) سے کھینچتا ہوا جنت میں لے جائے گا ۔

حدیث : ثواب قبض الولد

امام ترمذی نے اس حدیث کو ابواب الجنائز میں بیان کیا ۔

۲۰۵ حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جب کسی (مومن) بندے کے بچے کا انتقال ہوتا ہے تو اللہ تعالی فرشتوں سے دریافت کرتے ہیں : کیا تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کی ؟ وہ جواب دیں گے : ہاں ۔ تو اللہ تعالی فرمائیں گے : تم نے اس کے دل کی راحت چھین لی ۔ تو وہ جواب دیں گے : ہاں ۔ اللہ تعالی دریافت فرمائیں گے : میرے بندے نے کیا کیا ؟ فرشتے جواب دیں گے : اس نے تیری تعریف کی اور انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا ۔ اس پر اللہ تعالی حکم دیں گے : میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر تعمیر کرو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو ۔

امام ابو عیسی ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ۔

حدیث : فی فضل المریض الذی یحمد ربہ
امام مالک نے اس حدیث کو موطا میں باب (ما جاء فی فضل المریض) کے تحت بیان کیا ہے ۔

۲۰۶ عطا بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جب کوئی شخص بیمار پڑتا ہے تو اللہ تعالی اس کی طرف یہ حکم دے کر دو فرشتے بھیجتے ہیں : سنو یہ اپنے عیادت کنندگان سے کیا باتیں کرتا ہے ؟ اگر وہ (مریض) عیادت کرنے والوں کی آمد پر اللہ کی تعریف اور اس کی ثنا بیان کرتا ہے تو وہ فرشتے اس اطلاع کو لے کر اللہ کے پاس اوپر جاتے ہیں ـــــ جب کہ وہ ذات سب سے زیادہ باخبر ہے ـــــ اللہ تعالی فرماتا ہے : اگر میں اپنے بندے کو موت دوں تو میرے اوپر لازم ہے کہ میں اسے جنت میں داخل کروں ۔ اور اگر میں اسے شفا دوں تو اس کے گوشت کو بہتر گوشت سے اور خون کو بہتر خون سے بدل دوں اور اس کے گناہوں کو بھی معاف کردوں ۔

حدیث : الحمی ھی ناری اسلطھا علی عبدی المومن فی الدنیا ۔ ۔ ۔ الخ
امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں اس حدیث کو بیان کیا

۲۰۷ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ایک مریض کی عیادت کی جو بخار میں مبتلا تھا ۔ آپ کے ہمراہ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ بھی تھے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے اس (مریض) سے فرمایا : خوش ہو جاؤ کیوں کہ اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے: بخار تو ایک آگ ہے جسے اللہ تعالی نے اپنے مومن بندے پر

Scanned with CamScanner

دنیا میں (اس لئے) مسلط کیا ہے تاکہ روز قیامت وہ اسے آتش دوزخ سے بچائے ۔

امام ابن ماجۃ نے اپنی سنن میں اس حدیث کو باب (ثواب القرآن) میں بیان کیا ۔

حدیث : اقراء و اصعد

۲۰۸ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جب قرآن کے حافظ کو جنت میں داخل کیا جائے گا تو اسے حکم دیا جائے گا : پڑھتے جاؤ اور بلند درجوں پر چڑھتے جاؤ ۔ تو وہ پڑھتا جائے گا اور ہر آیت پر ایک درجہ اوپر چڑھتا جائے گا تا آنکہ وہ آخری آیت پڑھے گا اور وہی اس کا مقام ہوگا ۔

حدیث : ان الرجل لترفع درجتہ فی الجنۃ باستغفار ولدہ

امام ابن ماجۃ نے اپنی سنن میں اس حدیث کو باب (بر الوالدین) مین بیان کیا ۔

۲۰۹ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے روایت کیا :

(جنت کا) ایک قنطار بارہ ہزار اوقیہ کا ہوتا ہے ۔ ہر اوقیہ آسمان و زمین کے مابین تمام چیزوں سے بہتر ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جب کسی شخص کا درجہ جنت میں بلند کیا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے : یہ کیسے ہوا ؟ اسے جواب دیا جاتا ہے : یہ تمہارے بیٹے کی تمہارے لئے دعائے مغفرت کی وجہ سے (ممکن ہوا) ۔

Scanned with CamScanner

باب - ٢٢

بدلہ لینے میں زیادتی نہیں ہونی چاہیے اور صرف مجزم سے قصاص لینا چاہیے

صحیح بخاری کی حدیث : چیونٹی جس نے ایک نبی کو کاٹ لیا تھا

٢١٠ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا : میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا :

ایک چیونٹی نے کسی نبی کو کاٹ کیا ۔ اس پر ان کے حکم سے چیونٹیوں کا چھتہ جلا دیا گیا ۔ اس پر اللہ تعالی نے ان پر وحی کی : تمہیں تو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا تم نے ان کی پوری امت کیوں جلا دی ، جو اللہ کی تسبیح بیان کرتی تھی ۔

---

٢١١ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

کوئی نبی ایک درخت کے نیچے ٹھہرے ۔ ان کو ایک

چیونٹی نے کاٹ لیا ـ اس پر انہوں نے چیونٹیوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا ـ ان کا چھتہ نکالا گیا پھر اس چھتے کو آگ میں جلا دیا گیا ـ تو اللہ تعالی نے ان پر وحی کی کہ سزا تو ایک ہی چیونٹی کو دی ہوتی ـ

امام مسلم نے اس حدیث کو چیونٹی مارنے کی ممانعت کے باب میں ذکر کیا ـ

۲۱۲ ہمام بن منبہ کہتے ہیں یہ وہ حدیث ہے جسے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا اور چند احادیث ذکر کیں ـ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

ایک نبی کسی درخت کے نیچے اترے ـ ان کو ایک چیونٹی نے کاٹا اس پر انہوں نے چیونٹیوں کو ہلاک کر دینے کا حکم دیا ـ تو ان کا چھتہ باہر نکالا گیا اور ان کے حکم سے وہ جلا دیا گیا ـ اس پر اللہ تعالی نے ان پر وحی کی کہ ایک چیونٹی کو سزا دی ہوتی ـ

امام مسلم نے اس حدیث کو دو روایتوں سے ذکر کیا جیسے امام بخاری کی دو روایتیں ہم نے ذکر کیں ـ مگر بعض روایتوں میں یہ کہا گیا ـ

۲۱۳ ایک چیونٹی کے کاٹنے کے جرم پر تم نے ان کی ساری امت ہلاک کردی جو اللہ کی تسبیح بیان کرتی تھی

امام نسائی نے اس حدیث کو اپنی سنن میں باب (قتل النمل) میں ذکر کیا ـ

۲۱۴ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

ایک چیونٹی نے کسی نبی کو کاٹ لیا تو ان کے

حکم سے چیونٹیوں کا چھتہ جلا دیا گیا ۔ اس پر اللہ تعالی نے ان پر وحی کی : تمہیں تو صرف ایک چیونٹی نے کاٹا تھا تم نے ان کی ساری امت ہلاک کردی جو تسبیح بیان کرتی تھی ۔

امام ابو داود نے اس حدیث کو اپنی سنن میں باب (فی قتل الذر) میں ذکر کیا ۔

۲۱۵ حضرت ابو هریرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

ایک نبی کسی درخت کے نیچے ٹھہرے تو ان کو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا ۔ اس پر انہوں نے چیونٹیوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا ۔ وہ اپنے بل سے باہر نکالی گئیں اور ان کے حکم سے جلا دی گئیں ۔ تو اللہ تعالی نے ان پر وحی کی کہ سزا تو صرف ایک چیونٹی کو دی ہوتی ۔

امام ابو داود نے حضرت ابو هریرة رضی اللہ عنہ سے امام نسائی کی مانند ایک اور حدیث بیان کی مگر اس میں یہ کہا گیا ۔

۲۱۶ ایک چیونٹی کے کاٹنے پر تم نے ان کی پوری امت ہلاک کردی ؟ جو تسبیح بیان کرتی تھی ۔

امام ابن ماجہ نے اس حدیث کو اپنی سنن میں باب (ما ینھی عن قتلہ) میں ذکر کیا ۔

۲۱۷ حضرت ابو هریرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

کسی نبی کو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تو ان کے حکم سے چیونٹیوں کا چھتہ جلا دیا گیا ۔ اس پر اللہ

تعالی نے ان کو وحی کی : (اس جرم میں کہ) آپ کو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تھا تم نے ان کی ساری امت تباہ کردی جو تسبیح بیان کرتی تھی۔

Scanned with CamScanner

باب ـ ۲۳

نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی اپنی امت پر شفقت اور اس کے لئے دعا

حدیث : دعا النبی لامتہ و بکائہ شفقۃ علیھم
امام مسلم نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں کتاب الایمان میں بیان کیا ـ

۲۱۸ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول (جو قرآن مجید میں نقل ہے) تلاوت فرمایا : (اے پروردگار انہوں (بتوں) نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے اس لئے جس نے میری پیروی کی تو وہی مجھ سے ہے) اور حضرت عیسی علیہ السلام کے قول پر مبنی آیت تلاوت فرمائی

(اگر تو ان کو عذاب دے گا تو وہ تو تیرے ہی بندے ہیں اگر تو ان کو معاف کر دے گا تو تو زبردست حکمت والا ہے ـ)

پھر آپ نے اپنے ہاتھ بلند کئے اور رو کر اللہ سے دعا کی : اے اللہ میری امت میری امت۔ اس پر اللہ تبارک و تعالی نے حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم دیا : محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) کے پاس جاؤ ــــ دراں حالیکہ تمہارا پروردگار خوب جانتا ہے ــــ اور دریافت کرو کہ آپ کیوں روئے ۔ حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور آپ سے دریافت کیا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے جو معاملہ تھا اس سے ان کو آگاہ کیا ۔

(جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا) اس سے وہ خوب باخبر ہے ۔ اللہ تبارک و تعالی نے حکم دیا : اے جبریل ، محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) کے پاس جاؤ اور ان سے کہو : ہم تمہاری امت کے بارے میں عنقریب آپ کو خوش کردیں گے اور آپ کو غمزدہ نہیں کریں گے ۔

---

۲۱۹ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

بے شک اللہ تعالی نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا تو میں نے اس کے مشرق اور مغرب کو دیکھا۔ میری امت کی حکومت عنقریب وہاں تک پہنچے گی جہاں تک زمین کو میرے لئے سمیٹ دیا گیا ۔ مجھے سرخ و سفید دو خزانے عطا کئے گئے ۔ میں نے اپنے پروردگار سے اپنی امت کے لئے دعا کی کہ اسے عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور نہ اس پر کوئی ایسا دشمن مسلط کرے جو اسے نیست و نابود کردے بجز ان کے اپنے نفوس کے ۔

میرے پروردگار نے فرمایا : اے محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) جب میں کوئی فیصلہ کرلوں پھر وہ

ٹلتا نہیں لیکن تمہاری امت کے بارے میں میں نے تمہاری دعا قبول کی کہ :-

میں ان کو عام قحط سے ہلاک نہیں کروں گا نہ ان پر کوئی ایسا دشمن مسلط کروں گا جو انہیں نیست و نابود کر دے اگرچہ زمین کے ایک سرے سے دوسرے تک کے لوگ ان کے لئے جمع ہو جائیں (یا یہ فرمایا ایک سرے سے دوسرے کے درمیان کے - بجز ان کے اپنے نفوس کے کہ خود ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے -

۲۲۰ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

بے شک اللہ تعالی نے زمین کو میرے لئے مشرق و مغرب سے سمیٹ دیا اور مجھے سرخ و سفید دو خزانے دیے -

اس کے بعد نفس مضمون مذکورۃ بالا حدیث کا ہے -

۲۲۱ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ایک دن مقام عالیہ سے لوٹے - جب آپ بنو معاویہ کی مسجد کے پاس سے گذرے تو اس میں داخل ہو کر دو رکعت نماز پڑھی اور اللہ سے لمبی دعا کی - ہم نے بھی آپ کے ہمراہ نماز پڑھی پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا :

میں نے اپنے پروردگار سے تین چیزوں کا سوال کیا - اللہ تعالی نے ان میں سے دو مجھے عطا کیں اور ایک سے منع کردیا -

۱ ـ میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ میری امت کو (یکبارگی) قحط سے ہلاک نہ کرے ـ اللہ تعالی نے اس درخواست کو شرف قبولیت عطا فرمایا ـ

۲ ـ میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ میری امت کو (یکبارگی) غرق آب نہ کرے ـ اللہ تعالی نے اس درخواست کو بھی شرف قبولیت عطا کیا ـ

۳ ـ میں نے سوال کیا کہ میری امت آپس میں ایک دوسرے سے قتال نہ کرے ـ اللہ تعالی نے اس درخواست کو مسترد کردیا ـ

امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں اس حدیث کو باب (ما یکون الفتن) میں بیان کیا ـ اس کے الفاظ مسلم کی مذکورہ روایت سے ہٹ کر ہیں ـ

۲۲۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے مولی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

میرے لئے زمین کو لپیٹ دیا گیا تا آنکہ میں نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھا ـ اور مجھے دو خزانے زرد (یا سرخ) اور سفید عطا کئے گئے ـ یعنی سونا اور چاندی ـ مجھے کہا گیا : تمہارا ملک وہاں تک ہے جہاں تک تمہارے لئے زمین کو لپیٹا گیا ـ میں نے اللہ تبارک و تعالی سے تین چیزوں کا سوال کیا :

۱ ـ میری امت پر قحط مسلط نہ کرنا جس سے وہ یکبارگی ہلاک ہو جائے ـ

۲ ـ اختلافات کی بنا پر ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوں ـ

۳ ـ ایک دوسرے کا خون نہ بہائیں ـ

اس کے جواب میں مجھے بتایا گیا : جب میں کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں تو اسے واپس نہیں لیتا ۔ میں تمہاری امت پر ایسا قحط جس سے وہ (یکبارگی) ہلاک ہو جائیں ہرگز مسلط نہیں کروں گا ۔ وہ خود ایک دوسرے کو فنا کریں گے اور ایک دوسرے کو قتل کریں گے ۔ میں ان کے لئے زمین کے کناروں سے ان کے لئے دشمنوں کو جمع نہیں کروں گا ۔ جب ایک دفعہ ان میں تلوار چل گئی تو پھر قیامت تک نہ رکے گی ۔

مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف گمراہ اماموں کا ہے ، میری امت کے بعض قبائل بت پرستی کریں گے اور بعض قبائل مشرکین سے مل جائیں گے میرے اور قیامت کے درمیان تیس کے قریب دجال اور کذاب آئیں گے ۔ ان میں سے ہر ایک نبی ہونے کے زعم میں مبتلا ہوگا ۔ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا جن کی مدد کی جائے گا انہیں ان کے مخالف کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے تا آنکہ اللہ کا حکم نافذ ہو جائے گا (قیامت آ جائے گی ۔)

امام نسائی نے اپنی سنن میں باب (احیاء اللیل) میں اس سے ملتی جلتی حدیث بیان کی ہے ۔

۲۲۳ حضرت عبد اللہ بن خباب بن الارت نے اپنے باپ سے روایت بیان کی جو غزوہ بدر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کے ہمراہ حاضر تھے ۔ انہوں نے فجر تک پوری رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے لئے پہرہ دیا ۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے نماز سے سلام پھیرا تو انہوں نے عرض کی : میرے ماں باپ آپ پر قربان اے اللہ کے رسول ۔ رات میں آپ نے

ایک ایسی نماز پڑھی کہ اس جیسی نماز تو میں نے کبھی نہ دیکھی - اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

ہاں وہ امید و بیم کی نماز تھی - میں نے اپنے رب سے تین چیزیں مانگیں - اس نے مجھے دو عطا کیں ایک سے روک دیا - میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ میری امت کو ان باتوں کی وجہ سے ہلاک نہ کرنا جن کی وجہ سے پہلی امتیں ہلاک ہوئیں - اللہ نے میرا سوال پورا کیا - میں نے اپنے پروردگار سے (دوسرا) سوال کیا : ہمارے اوپر کسی غیر دشمن کو ظاہر نہ کرنا - اللہ نے میرا سوال پورا کیا - میں نے اپنے رب سے (تیسرا) سوال کیا : ان کو ٹکڑے ٹکڑے نہ کرنا - اللہ نے اس سوال کو پورا کرنے سے منع کردیا

بـاب - ۲۴

اللہ کی رحمت اس کے غصے پر غالب آتی ہے

حدیث : ان رحمتی تغلب غضبی
امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التوحید کے بـــــاب (قول اللہ تعالی : و یحذرکم اللہ نفسہ) میں بیان کیا -

۲۲۴ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ نے رسول اللـــہ صلی اللہ علیہ و سلم سے روایت کیا - آپ نے فرمایا :

جب اللہ تعالی نے مخلوق کو پیدا کیا تو اپنی کتاب میں لکھا اور وہ اپنے اوپر اس بات کو لکھتـــا ہے - وہ کتاب عرش پر اس کے پاس رکھی ہوئی ہے :

بے شک میری رحمت میرے غصے پر غالب ہے -

امام بخاری نے کتاب التوحید میں ایک اور جگہ یـــہ حدیث بیان کی -

۲۲۵ آپ نے فرمایا :

جب اللہ تعالی مخلوق کو پیدا کرچکا تو اس نے اپنے پاس عرش کے اوپر لکھا : میری رحمت میرے غصے پر بازی لے گئی ـ

امام بخاری نے کتاب بدء الخلق میں بھی ایک حدیث بیان کی ـ وہ حدیث بھی حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ ہے ـ

۲۲۶ اس میں یہ کہا گیا (میری رحمت میرے غصے پر غالب آگئی) اور اس میں یہ بھی کہا گیا (جب اللہ مخلوق کو پیدا کرچکا ـ)

امام مسلم نے توبہ کے باب (سعة اللہ) میں اور امام نسائی نے نعوت میں اس حدیث کو بیان کیا اور امام ترمذی نے ان الفاظ میں یہ حدیث بیان کی ـ

۲۲۷ بے شک اللہ تعالی نے اپنے اوپر یہ بات لکھ لی : بے شک میری رحمت میرے غصے پر غالب آگئی ـ

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح بتایا ہے ـ

۲۲۸ تمہارے پروردگار نے مخلوق کی پیدائش سے پہلے اپنے اوپر اپنے ہاتھ سے اس بات کو لکھا : میری رحمت میرے غصے پر بازی لے گئی ـ

حدیث : ان عبدا اصاب ذنبا ، فقال : رب اصبت ذنبا
امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التوحید کے بـاب (یریدون ان یبدلوا کلام اللہ) میں بیان کیا ـ

۲۲۹ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے سنا آپ نے فرمایا :

ایک شخص نے گناہ کا ارتکاب کیا ۔ کبھی یوں فرمایا : ایک شخص سے گناہ کا ارتکاب ہوا ۔ اس نے دعا کی : اے اللہ میں نے گناہ کیا ۔ کبھی اس طرح کہا : مجھ سے گناہ ہوگیا مجھے معاف کردے ۔ اس کے پروردگار نے فرمایا : کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار بھی ہے جو گناہوں کو معاف کرتا ہے (اور چاہے تو) مواخذہ بھی کرتا ہے ۔ میں نے اپنے بندے کو معاف کردیا ۔

کچھ مدت کے بعد — جتنی اللہ چاہے — اس شخص نے پھر گناہ کیا یا اس طرح فرمایا : اس سے گناہ کا ارتکاب ہوا تو اس نے کہا : اے پروردگار میں نے گناہ کیا یا مجھ سے پھر گناہ ہوگیا مجھے معاف کردے ۔ اللہ نے فرمایا : کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار بھی ہے جو گناہوں کو معاف کرتا ہے ۔ (اور چاہے تو) مواخذہ بھی کرتا ہے ۔ میں نے اپنے بندے کو معاف کردیا ۔

کچھ مدت کے بعد — جتنی اللہ چاہے — اس شخص نے پھر گناہ کیا (کبھی یوں فرمایا) اس سے پھر گناہ کا ارتکاب ہوا تو اس نے کہا : اے پروردگار میں نے گناہ کیا یا مجھ سے پھر گناہ ہوگیا مجھے معاف کردے ۔ اللہ نے فرمایا : کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار بھی ہے جو گناہوں کو معاف کرتا ہے اور (چاہے تو) مواخذہ بھی کرتا ہے ۔ میں

Scanned with CamScanner

نے اپنے بندے کو تین بار معاف کردیا اب وہ جو چاہے کرے ۔

---

۲۳۰ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنے پروردگار سے یہ روایت کی :

ایک شخص نے ایک گناہ کیا ۔ پھر اس نے کہا : اے میرے اللہ میرا گناہ معاف کردے ۔ اس پر اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : میرے بندے نے گناہ کا ارتکاب کیا وہ جانتا ہے کہ اس کا پروردگار گناہ کے ارتکاب پر معاف کردیتا ہے اور (چاہے تو) مواخذہ بھی کرتا ہے ۔

اس شخص نے پھر گناہ کا ارتکاب کیا اور کہا : اے میرے اللہ میرا گناہ معاف کردے ۔ اس پر اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : میرے بندے نے گناہ کا ارتکاب کیا وہ جانتا ہے کہ اس کا پروردگار گناہ کے ارتکاب پر معاف کردیتا ہے اور (چاہے تو) مواخذہ بھی کرتا ہے ۔

اس شخص نے (ایک بار پھر) گناہ کا ارتکاب کیا اور کہا : اے میرے پالنہار میرا گناہ معاف کر دے ۔ اس پر اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : میرے بندے نے گناہ کا ارتکاب کیا وہ جانتا ہے کہ اس کا پروردگار گناہ کے ارتکاب پر معاف کردیتا ہے اور (چاہے تو) مواخذہ بھی کرتا ہے (میرے بندے) جا جو چاہے کر میں نے تجھے معاف کر دیا ۔

ایک راوی عبدالاعلی نے کہا : مجھے یاد نہیں کہ تیسری بار یہ کہا تھا " جو چاہے کر " یا چوتھی بار ۔

حدیث : واللہ للہ افرح بتوبۃ عبدہ . . . . . الخ
امام مسلم نے اس حدیث کی تخریج اپنی صحیح میں کتاب التوبۃ میں کی ہے ـ

۲۳۱ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ عز و جل نے فرمایا : میں اپنے بندے کے گمان میں ہوں ـ جہاں وہ مجھے یاد کرتا ہے میں اسکے ساتھ ہوتا ہوں ـ بخدا اللہ تعالی اپنے بندے کی توبہ سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی بیابان میں اپنے گم شدہ جانور کے ملنے سے خوش ہوتا ہے ـ

جو میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے میں اس کی طرف ایک گز بڑھتا ہوں ـ جو میری طرف ایک گز بڑھتا ہے میں اس کی طرف دو گز بڑھتا ہوں ـ جب کوئی میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں ـ

حدیث : ان رجلین ممن دخل النار اشتد صیاحھما
امام ابو عیسی ترمذی نے اس حدیث کو باب (من صفات اھل النار) میں بیان کیا ـ

۲۳۲ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

دو اشخاص جہنم میں داخل کئے گئے ـ وہ زور سے چیخے ـ عزت و بزرگی والے پروردگار نے حکم دیا : ان کو باہر نکالو ـ جب وہ باہر نکالے گئے تو ان سے دریافت کیا گیا : کس چیز کی بنا پر تم زور سے چلائے ہو ـ انہوں نے عرض کی : ہم نے یہ حرکت اس لئے کی تاکہ تو ہم پر رحم فرمائے ـ اللہ نے فرمایا : میری

رحمت تمہارے لئے یہی ہے کہ تم دونوں جاؤ اور اپنے آپ کو اسی آگ میں پھر ڈال دو ، جہاں تم پہلے تھے ۔ وہ دونوں گئے تو ان میں سے ایک نے اپنے آپ کو اس (آگ) میں ڈال دیا ۔ اللہ نے اس کے لئے آگ کو ٹھنڈک اور سلامتی والا بنا دیا ۔ دوسرا کھڑا رہا اور اپنے آپ کو (آگ) میں نہ ڈالا ۔ تو رب العزت نے اس سے دریافت فرمایا : جس طرح تمہارے ساتھی نے اپنے آپ کو آگ میں ڈال دیا تم نے کیوں نہیں ڈالا ۔ تو وہ کہنے لگا : اے پروردگار مجھے امید تھی کہ تو مجھے پھر اس میں واپس نہ بھیجے گا جہاں سے تم نے ایک دفعہ نکال دیا ۔ اللہ تعالی اس سے فرمائیں گے :جاؤ تمہاری امید بر آئی ۔ تو وہ دونوں اکٹھے اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہو جائیں گے ۔

امام ابو عیسی ترمذی نے کہا کہ اس حدیث کی اسناد ضعیف ہیں کیوں کہ یہ روایت رشدین بن سعد سے ہے اور رشدین بن سعد علمائے حدیث کے نزدیک ضعیف ہے ۔

رشدین بن سعد نے اس حدیث کو ابن ابی نعیم الافریقی سے لیا اور افریقی بھی علمائے حدیث کے ہاں ضعیف ہے گویا اس حدیث کی سند میں دو راوی رشدین بن سعد اور ابن ابی نعیم ضعیف ہیں ۔

باب – ۲۵

نذر سے اللہ کی مشیئت تبدیل نہیں ہوتی

و لا ینبغی لاحد ان یقول : انا خیر من فلان
امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب القدر کے باب (القاء النذر العبد الی القدر) میں بیان کیا ۔

۲۳۳ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے نذر ماننے سے منع فرمایا ہے اور آپ نے فرمایا :

یہ نذر (تقدیر کے) لکھے کو واپس نہیں پلٹا سکتی بلکہ نذر سے تو بخیل سے (مال) نکالا جاتا ہے

---

۲۳۴ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

(اللہ تعالی فرماتا ہے) انسان کو نذر ماننے سے وہ چیز حاصل نہیں ہوتی جو میں نے اس کی تقدیر

میں نہیں لکھی بلکہ نذر ماننا تو خود تقدیر میں سے ہے جو میں نے اس کے مقدر میں لکھ دیا ہے ۔ اس سے میں کنجوس سے (مال) نکالتا ہوں ۔

امام ابن ماجة نے اپنی سنن میں ان الفاظ میں یہ حدیث بیان کی ۔

۲۲۵ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

نذر سے انسان کو کوئی چیز نہیں ملتی سوائے اس کے کہ جو اس کی تقدیر میں ہے اور جو کچھ تقدیر میں ہے وہ نذر پر غالب آ جاتا ہے (البتہ نذر) بخیل کا مال (ضرور) نکالتی ہے اور جو بات اس پر آسان نہیں ہوتی (یعنی مال نکالنا) وہ اب آسان ہو جاتی ہے اور اللہ نے تو یہ فرمایا ہے : تو خرچ کر تاکہ تیرے اوپر میں خرچ کروں ۔

حدیث : لا ینبغی لعبد ان یقول : انا خیر من یونس بن متی

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التوحید کے باب (ذکر النبی صلی اللہ علیہ و سلم و روایتہ عن ربہ) میں بیان کیا ۔

۲۲۶ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنے پروردگار سے روایت بیان کی ۔

اللہ تعالی فرماتا ہے : کسی بندے کو یہ نہیں کہنا چاہیے کہ وہ یونس بن متی سے بہتر ہے ۔

آپ نے (حضرت یونس علیہ السلام کو) ان کے باپ کی طرف منسوب کیا ۔

امام مسلم نے اس حدیث کو موسیٰ علیہ السلام کے فضائل
کے باب میں ذکر کیا ہے ۔

۲۳۷ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا : میرے کسی
بندے کو یہ نہیں کہنا چاہیے کہ وہ حضرت یونس علیہ
السلام بن متی سے بہتر ہے ۔

ابن مثنی نے کہا : بندے کو

---

۲۳۸ قتادہ سے روایت ہے ۔ انہوں نے کہا : میں نے
ابو العالیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھ سے تمہارے
نبی صلی اللہ علیہ و سلم کے چچا زاد یعنی حضرت عبد
اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ
علیہ و سلم سے یہ حدیث بیان کی ۔ آپ نے فرمایا :

کسی شخص کو یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میں یونس
بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں ۔

ان کو ان کے باپ کی طرف منسوب کیا ۔

باب ۔ ۲۶

فضائل کے ارتکاب کے لئے ابھارنا اور رذائل سے منع کرنا

حدیث : فضل انظار المعسر
امام مسلم نے اسے اپنی صحیح میں کتاب المساقاۃ و المزارعۃ میں بیان کیا ۔

۲۳۹ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے راویوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

تم لوگوں سے پہلے (کے زمانے میں) فرشتے ایک شخص کی روح قبض کرنے کے لئے آئے ۔ انہوں نے دریافت کیا : کیا تم نے کوئی نیک کام بھی کیا ؟ اس شخص نے جواب دیا : نہیں ۔ انہوں نے کہا : یاد کرو اس نے جواب دیا : میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا تو میں اپنے کارندوں کو حکم دیتا تھا کہ تنگدست کو مہلت دو اور خوشحال پر نرمی کرو ۔ اللہ تبارک و

تعالی نے حکم دیا : تم بھی اس پر نرمی کرو ۔

۲۴۰ حضرت ربعی بن حراش سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہما ملے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا :

ایک شخص اپنے پروردگار سے ملا تو اس نے دریافت کیا : تم نے کیا کام کیا ؟ اس شخص نے جواب دیا : میں نے کوئی نیک کام نہیں کیا بجز اس کے کہ میں مالدار آدمی تھا اور لوگوں سے جب اپنا قرضہ وصول کرتا تھا تو میں خوشحال سے اس کی مرضی کا معاملہ کرتا تھا اور تنگدست سے درگذر کرتا تھا ۔ اس پر اللہ تعالی نے فرمایا : میرے بندے سے درگذر کرو ۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا : میں نے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا ۔

۲۴۱ ربعی بن حراش سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا :

اللہ کے پاس اس کا ایک بندہ آیا جسے اللہ نے مال سے نوازا تھا ۔ اللہ تعالی نے اس سے دریافت کیا : تو نے دنیا میں کیا کام کیا ؟ اس نے جواب دیا : (بندے اللہ سے کوئی بات چھپا نہیں سکتے) اے پروردگار تو نے مجھے مال سے نوازا ۔ میں لوگوں سے تجارت کرتا تھا اور میری عادت کھوٹے سکے قبول کرنے کی تھی ۔ میں خوشحال کے ساتھ نرمی کا برتاو کرتا اور تنگ دست کو مہلت دیتا تھا ۔ اس پر اللہ تبارک و تعالی نے حکم دیا : میرے بندے سے درگذر کرو ۔

حضرت عقبۃ بن عامر الجھنی اور حضرت ابو مسعود

انصاری رضی اللہ عنہما نے کہا : ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی زبان سے ایسے ہی سنا ہے ۔

۲۴۲ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

تم لوگوں سے پہلے (زمانے کے) ایک شخص کا حساب کیا گیا تو اس کے حساب میں کوئی نیکی نہ پائی گئی بجز اس کے کہ وہ لوگوں سے میل ملاپ رکھتا تھا اور خوشحال تھا ۔ وہ اپنے ملازموں کو حکم دیتا تھا کہ وہ تنگ دست سے درگذر کریں ۔ اللہ تعالی نے فرمایا : ہم تجھ سے زیادہ درگذر کرنے کا حق رکھتے ہیں ۔ چناں چہ اس شخص کو معاف کردیا گیا ۔

امام مسلم نے اس حدیث کو حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کیا ۔

۲۴۳ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا ۔ وہ اپنے غلاموں کو حکم دیا کرتا تھا : اگر کوئی تنگ دست شخص ہو تو اسے (قرضہ) معاف کردو ہوسکتا ہے اللہ تعالی ہمیں معاف کردیں ۔ جب وہ اللہ تعالی سے ملا تو اللہ نے اسے معاف کردیا ۔

امام مسلم نے ایک اور حدیث اسی حدیث کی مانند حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسرے طریقے سے بیان کی ۔

امام نسائی نے اس حدیث کو اپنی سنن میں باب (حسن المعاملہ و الرفق فی المطالبہ) میں بیان کیا ۔

۲۴۴ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

ایک شخص نے کچھ بھی نیک کام نہیں کیا تھا ۔ اور وہ لوگوں کو ادھار دیا کرتا تھا ۔ وہ اپنے کارندے کو حکم دیتا : جو آسانی سے مل جائے وہ لے لو اور جس مقروض کو تنگ دستی کا سامنا ہو اسے چھوڑ دو اور معاف کردو ہوسکتا ہے اللہ تعالی ہمیں معاف کردیں ۔ جب وہ مرگیا تو اللہ تعالی نے اس سے دریافت کیا : کیا تم نے کوئی نیک کام بھی کیا ؟ اس نے جواب دیا : نہیں مگر یہ کہ میرا ایک ملازم تھا اور میں لوگوں کو ادھار دیا کرتا تھا تو جب میں اس کو تقاضا کرنے کے لئے روانہ کرتا تو اسے حکم دیتا جو آسانی سے وصول ہو وہ لے لو اور جس مقروض کو تنگ دستی کا سامنا ہو اسے چھوڑ دو اور معاف کردو ۔ ہو سکتا ہے اللہ تعالی ہمیں معاف کردیں ۔ اس پر اللہ تعالی نے فرمایا : میں نے تجھے معاف کردیا ہے ۔

امام مسلم نے باب (فضل انظار المعسر ، و التجاوز فی الاقتضاء) میں حدیث بیان کی جس کا عنقریب ذکر ہوگا ۔ اس حدیث سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ یہ حدیث قدسی ہے ۔

۲۳۵ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

ایک شخص مرگیا تو وہ جنت میں داخل ہوا ۔ اس سے دریافت کیا گیا : تو نے کون سا کام کیا ؟ اس نے جواب دیا : میں لوگوں سے تجارت کرتا تھا تو میں تنگ دست کو مہلت دیتا تھا اور کھوٹا سکہ یا نقدی قبول کرتا تھا (اس پر) اسے بخش دیا گیا ۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا : میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے اس حدیث کو سنا ۔

Scanned with CamScanner

حدیث : جو تنگ دست کو مہلت دے

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب البیوع کے باب (من انظر معسرا) میں بیان کیا ۔ اس حدیث میں یہ وضاحت نہیں کہ یہ حدیث قدسی ہے لیکن احتمال ہے کہ یہ حدیث قدسی ہے ۔

۲۲۶ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

تم سے پہلے زمانے میں فرشتے ایک شخص کی روح قبض کرنے آئے ۔ انہوں نے دریافت کیا یا انہوں نے کہا : کیا تم نے کوئی نیک کام بھی کیا ؟ اس نے جواب دیا : میں اپنے غلاموں کو حکم دیتا تھا کہ (تنگ دست کو) مہلت دیں اور خوشحال سے درگذر کریں۔ (اللہ تعالی نے حکم دیا) اس سے درگذر کرو ۔ یعنی اللہ تعالی نے ان کو اس بات کا حکم دیا ۔ واللہ اعلم ۔

---

۲۲۷ ربعی نے کہا : میں خوشحال سے آسانی کرتا تھا اور تنگ دست کو مہلت دیتا تھا ۔

ابو عوانہ نے ربعی سے بواسطہ عبد الملک بیان کیا : میں خوشحال کو مہلت دیتا تھا اور تنگ دست سے درگذر کرتا تھا ۔

اس کے بعد امام بخاری نے باب (فضل من انظر معسرا میں بیان کیا ۔

۲۲۸ عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ۔ آپ نے فرمایا :

ایک تاجر لوگوں کو ادھار دیا کرتا تھا ۔ جب وہ کسی کو تنگ دست دیکھتا تو اپنے غلاموں کو حکم دیتا : اس سے درگذر کرو ہوسکتا ہے اللہ تعالی ہم سے

درگذر کریں ۔ اس پر اللہ تعالی نے اسے معاف کردیا۔

امام بخاری نے بنی اسرائیل کے بارے میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ۔

۲۴۹ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا :

تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص تھا ۔ جب ملک الموت اس کی روح قبض کرنے آیا تو اس شخص سے دریافت کیا گیا : کیا تم نے کوئی نیک کام کیا ؟ اس نے جواب دیا : مجھے علم نہیں ۔ اس سے پھر کہا گیا : غور کرو ۔ اس نے جواب دیا : میں کچھ نہیں جانتا بجز اس کے کہ میں دنیا میں لوگوں سے تجارت کرتا تھا ۔ میں ان کے کھوٹے سکے قبول کرتا تھا ، خوشحال کو مہلت دیتا تھا اور تنگ دست سے درگذر کرتا تھا ۔ اس پر اس کو جنت میں داخل کردیا گیا ۔

کینہ رکھنے کی ممانعت

امام مسلم نے اس حدیث کو کینہ رکھنے کی ممانعت کے باب میں ذکر کیا ۔

۲۵۰ حضرت ابو هريرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں ہر اس شخص کی بخشش کے لئے جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو ۔ مگر اس شخص کے لئے نہیں جس کے دل میں اپنے بھائی کے لئے کینہ ہے تو یہ کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کی طرف دیکھتے رہو ہوسکتا ہے یہ صلح کرلیں ، ان دونوں کی طرف دیکھتے رہو ہوسکتا ہے یہ صلح کرلیں ، ان دونوں کی طرف دیکھتے رہو ہوسکتا ہے یہ صلح کرلیں ۔

Scanned with CamScanner

۲۵۱ امام مسلم نے ایک دوسرے انداز سے اس حدیث کو بیان کیا ہے سوائے اس کے کہ اس میں یہ کہا گیا :

عبیدہ کی روایت میں ہے : مگر جنہوں نے ترک ملاقات کی ہو ۔

قتیبہ نے کہا : سوائے ترک تعلق کرنے والوں کے ۔

---

۲۵۲ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی ایک مرفوع حدیث میں ہے ۔ آپ نے فرمایا :

ہر جمعرات یا پیر کے دن اعمال پیش کئے جاتے ہیں ۔ اس دن اللہ تبارک و تعالی ہر اس شخص کی مغفرت فرماتے ہیں جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو مگر اس شخص کو نہیں جس کے دل میں اپنے بھائی کے لئے کینہ ہو تو کہا جائے گا کہ ان دونوں کو روکے رکھو تا آنکہ یہ باہم صلح کرلیں ۔

---

۲۵۳ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت بھی مروی ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

لوگوں کے اعمال ہفتے میں دو مرتبہ پیر اور جمعرات کو پیش کئے جاتے ہیں ۔ ہر مومن بندے کی مغفرت کی جاتی ہے سوائے اس شخص کے جس کے دل میں اپنے بھائی کے لئے کینہ ہو تو (اس کے لئے) کہا جائے گا : ان دونوں کو چھوڑ دو یا ان دونوں کو روکے رکھو تا آنکہ یہ آپس میں مل جائیں ۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے موطا میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے دو روایتیں بیان کی ہیں ۔ ان میں سے ایک مسلم کی آخری روایت کے مطابق ہے ۔ سوائے اس کے کہ اس میں شک کا اظہار نہیں ہے بلکہ کہا گیا :

Scanned with CamScanner

۲۵۴ تو کہا جائے گا : ان دونوں کو چھوڑ دو تا آنکہ یہ آپس میں مل جائیں -

---

دوسری روایت مسلم کی اس روایت کے مطابق ہے جو یہاں سب سے پہلے ذکر کی گئی سوائے اس کے کہ اس میں اس جملے کی تکرار نہیں ہے بلکہ اسے صرف ایک مرتبہ ذکر کیا گیا ہے -

۲۵۵ ان دونوں کو دیکھو تا آنکہ یہ دونوں باہم صلح کرلیں -

اس حدیث کو امام ابو داود نے اپنی سنن میں باب (جو اپنے مسلم بھائی سے ترک تعلق کرے) میں ذکر کیا ہے -

۲۵۶ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

ہر پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں - ان دو دنوں میں ہر اس شخص کی مغفرت ہوتی ہے جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو مگر یہ کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان کینہ ہو تو اللہ تعالی کی جانب سے کہا جائے گا : ان دونوں کو دیکھو تا آنکہ یہ آپس میں صلح کرلیں -

امام ابو داود نے کہا : جب یہ ترک تعلق اللہ کے لئے ہو تو اس زمرے میں شمار نہیں ہوگا -

---

امام بخاری نے کتاب الادب کے باب (ذم الهجرة) میں ترک تعلق کی احادیث بیان کیں - ان میں سے ایک یہ ہے -

۲۵۷ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ اپنے (مسلمان)

بھائی سے تین دن سے زیادہ ترک تعلق کرے - (اس وقت ان کی یہ حالت ہوتی ہے) جب ان کا ایک دوسرے سے آمنا سامنا ہوتا ہے تو ایک کا منہہ ادھر اور دوسرے کا اُدھر ہوتا ہے - ان میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے -

---

امام بخاری نے یہ حدیث عوف بن مالک بن الطفیل سے ذکر کی - ابن الحارث وہی ہیں جو حضرت عائشة رضی اللہ عنہا کے ماں جائے بھائی کے بیٹے ہیں (حضرت عائشة رضی اللہ عنہا کی والدہ ام رومان بنت عامر الکنانیة ہیں) -

۲۵۸ حضرت عائشة رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ عبداللہ بن زبیر نے کسی سودے یا کسی عطیے کے بارے میں جو حضرت عائشة رضی اللہ عنہا نے انہیں دیا، کہا حضرت عائشة رضی اللہ عنہا کو اس معاملے میں نہیں پڑنا چاہیے بصورت دیگر (قانونی طور پر) میں انکے حق تصرف کو روک دوں گا -

(جب حضرت عائشة رضی اللہ عنہا کو اس کی اطلاع ملی تو انہوں نے لوگوں سے دریافت کیا) کیا واقعی اس نے ایسا کہا؟ لوگوں نے اثبات میں جوابدیا تو حضرت عائشة نے کہا : اب میں اللہ کے لئے نذر مانتی ہوں کہ میں کبھی بھی عبداللہ بن زبیر سے بات چیت نہیں کروں گی - جب اس ترک تعلق کو ایک مدت گذر گئی تو عبداللہ بن زبیر لوگوں سے سفارش کروانے لگے - حضرت عائشة نے کہا : نہ تو میں کسی کی سفارش سنوں گی اور نہ اپنی نذر توڑوں گی - جب اسی حالت پر بہت دن بیت گئے تو عبداللہ بن زبیر نے مسور بن مخرمة اور عبدالرحمن بن الاسود بن عبد یغوث سے جو دونوں بنو زھرة سے تعلق رکھتے تھے ، اس بارے میں بات کی

اور کہا : میں تم لوگوں کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ ایک دفعہ مجھے حضرت عائشۃ کے پاس پہنچا دو کیوں کہ ان کے لئے جائز نہیں کہ وہ قطع تعلق کی ندرمانیں

مسور بن مخرمۃ اور عبد الرحمن چادریں لپیٹے ہوئے حضرت عائشۃ سے اجازت لے کر ان کے پاس گئے — انہوں نے سلام کرکے اندر آنے کی اجازت طلب کی حضرت عائشۃ نے کہا : آ جاؤ — انہوں نے پھر اجازت طلب کی کیا ہم سب آ جائیں — آپ نے فرمایا : ہاں تم سب آ جاؤ — لیکن یہ نہ جانتی تھیں کہ ان کے ہمراہ عبد اللہ بن زبیر بھی ہیں — جب وہ داخل ہوئے تو عبد اللہ بن زبیر بھی پردے کے اندر چلے گئے اور (اپنی خالہ) حضرت عائشۃ کے گلے لگ کر رونا اور قسمیں دینا شروع کیں — ادھر مسور اور عبد الرحمن نے قسمیں دینا شروع کیں مگر انہوں نے نہ بات کی اور نہ انکی سفارش قبول کی — اس پر وہ دونوں کہنے لگے : آپ جانتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے ترک تعلق سے منع کیا ہے کیوں کہ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ ترک تعلق کرے —

جب انہوں نے حضرت عائشۃ پر پند و نصائح کے ساتھ بہت زیادہ اصرار کیا تو وہ بھی احادیث یاد کرکے رونے لگیں اور فرمایا : میں نے تو ندر مانی ہے اور ندر توڑنا بہت سخت (گناہ) ہے —

وہ لوگ برابر اصرار کرتے رہے تا آنکہ انہوں نے عبد اللہ بن زبیر سے بات چیت شروع کردی اور اپنی ندر کے کفارے کے طور پر چالیس غلام آزاد کئے —

آپ بعد میں بھی اپنی ندر کو یاد کرکے روتی

تھیں یہاں تک کہ ان کی اوڑھنی آنسوؤں سے تر ہو جاتی ۔

۲۵۹ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تعالی قیامت کے دن ارشاد فرمائیں گے : کہاں ہیں میری بزرگی کی بنا پر آپس میں محبت رکھنے والے ؟ آج میں ان کو اپنے سائے میں پناہ دوں گا ۔ آج میرے سائے (پناہ) کے علاوہ کوئی سایۃ نہیں ۔

امام مسلم نے اس حدیث کو بھی اللہ کے لئے محبت کرنے کی فضیلت کے باب میں ذکر کیا ہے ۔

۲٦۰ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

ایک شخص اپنے بھائی کی ملاقات کے لئے کسی دوسری بستی کی طرف چلا ۔ اللہ تعالی نے ایک فرشتے کو اس کی نگرانی کے لئے کھڑا کردیا ۔ (جب وہ شخص اثنائے راہ میں اس فرشتہ کے پاس سے گذرا تو اس نے پوچھا) کہاں جا رہے ہو ؟ اس شخص نے کہا : اس بستی میں اپنے بھائی سے ملنے کا ارادہ ہے ۔ فرشتے نے پوچھا : کیا تم پر اس کا کوئی حسن سلوک ہے جس کے نبھانے کے لئے جارہے ہو ۔ اس شخص نے کہا : نہیں صرف اللہ عز و جل کے لئے اس سے محبت کرتا ہوں ۔ فرشتے نے کہا : میں تمہاری طرف اللہ کا پیغام لے کر آیا ہوں : اللہ بھی تم سے محبت کرتا ہے جیسے تم اس کے لئے محبت کرتے ہو ۔

امام مالک نے موطا میں اللہ کے لئے آپس میں محبت کرنے سے متعلق مسلم کی مذکورۃ پہلی حدیث بیان کی ہے ۔

سوائے اس کے کہ اس میں کہا گیا :

۲۶۱ کہاں ہیں میری بزرگی کے لئے آپس میں محبت کرنے والے ؟

باقی وہی الفاظ ہیں جو مسلم کے ہیں ـ

امام مالک نے ایک اور حدیث بیان کی :

۲۶۲ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا :

اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہوگئی جو میرے لئے (ایک دوسرے سے) محبت کرتے ہیں ، میرے لئے مل جل کر بیٹھتے ہیں ، میرے لئے ایک دوسرے سے ملاقات کو جاتے ہیں اور میرے لئے ایک دوسرے کی جان و مال سے اعانت کرتے ہیں ـ

موطا کے متن میں اس حدیث کے اندر ایک نادر واقعہ بیان کیا گیا جو درج ذیل ہے :

۲۶۳ ابو ادریس خولانی نے کہا کہ میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا تو وہاں میں نے چمکدار دانتوں والے ایک جوان کو دیکھا ـ اس کے ہمراہ جولوگ ہیں (ایک روایت کے مطابق اس کے ہمراہ بیس ساتھی تھے دوسری روایت کے مطابق تیس تھے) ان میں جب کسی بات پر اختلاف ہوتا تھا تو وہ اسی کی بات کو سند مانتے تھے اور اسی کی بات سے وہ کوئی نتیجہ اخذ کرتے تھے ـ

میں نے ان لوگوں سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا تو جواب دیا گیا : آپ معاذ بن جبل ہیں ـ

Scanned with CamScanner

اگلی صبح میں سویرے (مسجد میں) گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ سویرے آنے میں مجھ سے سبقت لے گئے ۔ اور نماز پڑھ رہے ہیں ۔

راوی نے کہا : میں نماز ختم ہونے تک ان کا انتظار کرتا رہا پھر میں ان کے سامنے گیا اور ان کو سلام کیا اور عرض کی : بخدا میں آپ سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں ۔ انہوں نے کہا : کیا اللہ کے لئے ؟

میں نے جواب دیا : ہاں اللہ کے لئے ۔ انہوں نے پھر دریافت کیا : کیا اللہ کے لئے ؟ میں نے بھی جواب دیا : ہاں اللہ کے لئے ۔ انہوں نے (بار سوم) دریافت کیا : کیا اللہ کے لئے ؟ میں نے جواب دیا : ہاں اللہ کے لئے ۔ اس پر انہوں نے میری چادر کا کونا پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور فرمایا : تو خوش ہو جاؤ کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا :

میری محبت ان کے لئے واجب ہوگئی جو میرے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں ۔ میرے لئے مل جل کر بیٹھتے ہیں ، میرے لئے ایک دوسرے کی ملاقات کو جاتے ہیں اور میرے لئے ایک دوسرے کی جان و مال سے اعانت کرتے ہیں ۔

طبرانی نے اس میں یہ اضافہ کیا : اورجو میرے لئے محبت کرنے میں سچے ہیں (نہ اس میں دھوکا ہے نہ فریب اور نہ نفاق ہے اور نہ مداہنت ۔)

زرقانی میں ہے کہ حاکم نے کہا : یہ حدیث شیخین (امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما) کی شرط کے مطابق صحیح ہے ۔

ابن عبد البر نے کہا : یہ سند صحیح ہے ۔

متبادلین فی کے معنی ہیں : وہ لوگ جو اپنے جان و مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے باب (الحب فی اللہ) میں ان الفاظ میں بیان کیا ۔

۲۶۴ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا :

اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : میری بزرگی کے لئے آپس میں محبت کرنے والوں کے لئے نور کے منبر ہوں گے جن کے لئے انبیاء و شہدا بھی تمنا کریں گے۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح بتایا ہے ۔

حدیث : اللہ تعالی کا قول : میں بیمار پڑا تم نے عیادت نہ کی ۔

امام مسلم نے اسے اپنی صحیح میں مریض کی عیادت کی فضیلت کے باب و کتاب البر و الصلۃ میں ذکر کیا ۔

۲۶۵ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

بے شک اللہ تبارک و تعالی قیامت کے دن فرمائیں گے : اے آدم زاد میں بیمار پڑا تم نے میری عیادت نہ کی ۔ آدمی کہے گا : اے پروردگار میں تیری عیادت کیسے کرتا تو تو دونوں جہانوں کا پالنے والا ہے ۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہوگا : تجھے خبر نہیں میرا فلاں بندہ بیمار پڑا تو نے اس کی عیادت نہ اور تجھے خبر نہیں اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا ۔

Scanned with CamScanner

اے آدم زاد میں نے تجھ سے کھانا مانگا (لیکن) تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا ۔ آدمی کہے گا : اے پروردگار میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا دراں حالیکہ تو تو دونوں جہانوں کا پالنہار ہے ۔ ارشاد باری ہوگا میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے اسے کھانا نہ کھلایا کیا تو جانتا نہ تھا اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اس کا بدلہ میرے پاس پاتا ۔

اے آدم زاد میں نے تجھ سے پانی مانگا تو نے مجھے پانی نہ پلایا ۔ آدمی کہے گا : اے پروردگار میں تجھے کیسے پانی پلاتا دراں حالیکہ تو تو دونوں جہانوں کا پالنہار ہے ۔ ارشاد باری ہوگا : میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تم نے اسے پانی نہ پلایا اگر تو اسے پانی پلاتا تو اس کا بدلہ میرے پاس پاتا ۔

حدیث : اے میرے بندو میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام قرار دیا

امام مسلم نے اسے اپنی صحیح میں باب (تحریم الظلم) میں دکر کیا ۔

۲۶۶ حضرت ابو در رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا جس میں آپ نے اللہ تبارک و تعالی سے روایت کی ۔ اللہ تعالی نے فرمایا :

اے میرے بندو میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام قرار دیا اور تمہارے لئے بھی اسے حرام ٹھہرایا (اس لئے) تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو ۔

اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو ماسوا ان کے جن

کو میں ہدایت دوں (لہذا) تم مجھ سے راہ راست مانگو ، میں تمہیں ہدایت دوں گا ۔

اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو ما سوا ان کے جن کو میں کھانا کھلاؤں (لہذا) تم مجھ سے مانگو میں تمہیں کھلاؤں گا ۔

اے میرے بندو تم سب ننگے ہو ما سوا ان کے جن کو میں پہناؤں (لہذا) تم مجھ سے مانگو میں تمہیں کپڑا پہناؤں گا ۔

اے میرے بندو تم دن رات خطاوں کے مرتکب ہوتے ہو میں سب گناہوں کو معاف کرنے والا ہوں (لہذا) تم مجھ سے معافی چاہو میں تمہیں معاف کردوں گا ۔

اے میرے بندو تم مجھے ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتے اور نہ تم مجھے کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہو ۔

اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے پچھلے ، جن و انس مل کر سب ایک بہت ہی متقی شخص کی مانند بن جائیں تو اس سے میری شان و شوکت میں کچھ اضافہ نہ ہوگا ۔

اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے پچھلے ، جن و انس مل کر سب ایک نہایت ہی بدکار شخص کی مانند بن جائیں تو اس سے میری شان و شوکت میں ذرا کمی نہ ہوگی ۔

اے میرے بندو اگر تمہارے اگلے پچھلے ، جن و انس مل کر ایک میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے دست سوال دراز کریں اور میں ہر شخص کو اس کی منہ مانگی مراد دوں تو اس سے میرے خزانے میں اتنی کمی بھی نہ ہوگی جتنی ایک سوئی کو سمندر میں ڈبو کر نکال لینے

سے (سمندر کے پانی میں کوئی کمی نہیں ہوتی ۔)

اے میرے بندو یہ تو تمہارے اعمال ہیں جن کو میں تمہارے لئے شمار کرتا ہوں پھر میں تمہیں اس کا پورا پورا بدلہ دوں گا ۔ تو جس شخص کو اچھا بدلہ ملے اسے چاہیے کہ وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جسے بہتر بدلہ نہ ملے تو اسے اپنے آپ ہی کو ملامت کرنی چاہیے ۔

---

۲۶۷ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا جس میں آپ نے اپنے پروردگار سے روایت کی :

میں نے اپنے اور اپنے بندوں پر ظلم کو حرام قرار دیا ، تو تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو ۔

بقیہ حدیث کا نفس مضمون وہی ہے جو اوپر ذکر ہوا ۔

ابو داود میں خولانی کی حدیث جس کا ہم نے ذکر کیا ہے وہ اس سے زیادہ مکمل ہے ۔

امام ابو عیسی ترمذی نے اپنی جامع میں اس حدیث کو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے امام مسلم کی روایت کے الفاظ کے فرق سے بیان کیا اور وہ درج ذیل ہے ۔

۲۶۸ اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے : اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو بجز اس کے جس کی میں راہنمائی کروں اس لئے تم مجھ سے راہنمائی طلب کرو تاکہ میں تمہاری راہنمائی کروں ۔ تم سب فقیر ہو بجز اس کے کہ جس کو میں دولت مند کروں ۔ اس لئے تم مجھ سے روزی مانگو ۔ تم سب گناہگار ہو بجز اس کے کہ جس کو میں معاف کروں ۔ اب تم میں سے جس کو یہ علم (الیقین) ہے کہ میں بخشنے کی طاقت رکھتا ہوں تو وہ مجھ سے

بخشش چاہے میں اسے بخش دوں گا ۔ اور مجھے (اس بات کی) کوئی پرواہ نہیں اگر تمہارے (سب) اگلے پچھلے زندہ و مردہ ، تر و خشک مل کر میرے سب سے متقی بندے کے دل کی مانند ہو جائیں تو میری سلطنت میں ایک مچھر کے برابر بھی اضافہ نہ ہوگا ۔ اگر تمہارے (سب) اگلے پچھلے ، زندہ و مردہ ، تر و خشک مل کر میرے سب سے بد بخت بندے کے دل کی مانند ہو جائیں تو میری سلطنت میں ایک مچھر برابر بھی کمی نہ ہوگی

اگر تمہارے (سب) اگلے پچھلے ، زندہ و مردہ تر و خشک مل کر ایک میدان میں جمع ہو جائیں اور ان میں سے ہر شخص اپنی آرزو مجھ سے مانگے اور میں ہر مانگنے والے کو (اس کی حسبِ خواہش) عطا کروں تب بھی میری سلطنت میں اتنی کمی بھی نہ آئے گی جتنی کہ تم میں سے کوئی اگر سمندر کے پاس سے گذرے اور اس میں ایک سوئی ڈبو کر نکال لے (تو اس سے سمندر میں کوئی کمی نہیں آتی) ۔

یہ سب اس وجہ سے ہے کہ میں سخی ہوں ، بزرگی والا ہوں ۔ میں جو چاہتا ہو کرسکتا ہوں ، میں بخش دوں یا عذاب دوں یہ میری صوابدید پر ہے ۔ جب میں کسی کام کا ارادہ کرتا ہوں تو حکم دیتا ہوں ہو جا اور وہ ہو جاتا ہے ۔

امام ابو عیسی ترمذی نے اس حدیث کو حسن بتایا ہے ۔

امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت بیان کی ہے جو الفاظ میں ترمذی کی روایت سے ملتی جلتی ہے لیکن اس میں بات کو آگے پیچھے کردیا گیا ہے اور اس میں اس بات کا بھی ذکر نہیں ہے ۔

Scanned with CamScanner

۲۶۹ اگر تمہارے (سب) زندہ و مردہ ، تر و خشک مل کر ایک بہت ہی متقی شخص کے دل کی مانند ہوجائیں

اور نہ ہی اس میں یہ بات کہی گئی ہے (اور عذاب دینا میرا اختیار ہے) بقیہ حدیث ترمذی کے الفاظ کی مانند ہے ۔

حدیث : تکبر میری چادر ہے اور بزرگی میرا تہبند ہے
امام مسلم نے اپنی صحیح میں اسے باب (حرمت تکبر) میں ذکر کیا ۔

۲۷۰ حضرت ابو ہریرۃ اور حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

بزرگی اللہ تعالی کا تہبند ہے اور تکبر اسکی چادر ہے (اللہ تعالی نے فرمایا) جو کوئی ان(صفات) کو مجھ سے چھیننے کی کوشش کرے گا میں اسے عذاب دوں گا ۔

امام ابو داود نے اس حدیث کو اپنی سنن میں باب (ما جاء فی الکبر) کے تحت ذکر کیا ۔

۲۷۱ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے : تکبر میری چادر ہے اور بزرگی میرا تہبند ۔ جو کوئی ان دونوں میں سے ایک بھی مجھ سے چھیننا چاہے اسے میں آتش (جہنم) میں پھینکوں گا ۔

امام ابن ماجۃ نے اس حدیث کو اپنی سنن میں باب (البراءۃ من الکبر و التواضع) میں ذکر کیا ہے ۔

Scanned with CamScanner

۲۷۲ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (الفاظ ابو داود کی مانند ہیں سوائے اس کے) اللہ تعالی نے فرمایا :

جو کوئی ان دونوں میں سے ایک بھی مجھ سے چھیننا چاہے اسے میں جہنم میں ڈال دوں گا ۔

امام ابن ماجۃ نے اس سے ملتی جلتی حدیث حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی سوائے اس کے کہ اس میں اللہ تعالی نے فرمایا :

۲۷۳ جو کوئی ان دونوں میں سے ایک بھی مجھ سے چھیننا چاہے اسے میں آتش (جہنم) میں ڈال دوں گا۔

باب ۔ ۲۷

موسی اور خضر علیہما السلام کی ملاقات کے اسباب

حدیث : موسی مع الخضر علیہما السلام کو امام بخاری نے بیان کیا ۔

۲۷۴ سعید بن جبیر نے بتایا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نوف بکالی اس بات کا دعوی کرتا ہے کہ جن موسی علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کی تھی وہ اور تھے اور جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے وہ اور تھے ۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا : جھوٹ بولتا ہے اللہ کا دشمن ۔

ہم سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے روایت کیا کہ ایک دفعہ موسی علیہ السلام بنی اسرائیل میں خطبہ دینے کھڑے

ہوئے تو آپ سے دریافت کیا گیا کہ کون سب سے زیادہ علم رکھتا ہے تو آپ نے فرمایا : میں ۔ اس پر اللہ نے آپ پر اظہار ناراضگی کیا کیوں کہ انہوں نے علم کا منبع اللہ کی ذات کو نہیں ٹھہرایا ۔ اللہ نے آپ سے فرمایا : (تم سے بڑا عالم) کیوں نہیں ہے ۔ میرا ایک بندہ مجمع البحرین (دو دریاوں کے ملنے کی جگہ) پر ہے وہ تم سے زیادہ عالم ہے ۔ موسی علیہ السلام نے عرض کی : اے پروردگار مجھے وہاں تک کون پہنچائے گا (اور کبھی سفیان راوی نے کہا) اے پروردگار میں وہاں کیسے پہنچوں گا ۔ اللہ نے فرمایا ایک مچھلی لے کر ٹوکری میں رکھو ، جہاں تم سے مچھلی کھو جائے وہ (خضر علیہ السلام) وہیں ملے گا موسی علیہ السلام نے مچھلی لے کر ٹوکری میں رکھی اور اپنے خادم یوشع بن نون کے ہمراہ چل دیے جب وہ دونوں چٹان کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنے سر اس پر ٹکائے ۔

امام بخاری نے اس حدیث کو سورۃ کہف میں اللہ تعالی کے ارشاد : و اذ قال موسی لفتاہ میں بیان کیا ۔

۲۷۵ تو اللہ نے (موسی علیہ السلام) کی طرف وحی کی کہ میرا ایک بندہ مجمع البحرین میں ہے یا اس کے پاس ہے وہ تم سے زیادہ عالم ہے ۔ موسی علیہ السلام نے عرض کی : اے پروردگار میں وہاں کیسے پہنچوں ۔ اللہ تعالی نے فرمایا : اپنے ہمراہ ایک مچھلی لے کر اسے ایک ٹوکری میں رکھ لے ۔ جہاں وہ مچھلی کھو جائے وہی تمہاری منزل مقصود ہے ۔ ۔ ۔ ۔ الخ

امام بخاری نے اس حدیث کو اسی باب میں ایک اور سند سے ذکر کیا ۔

۲۷۹ جب موسی علیہ السلام نے علم کو اللہ تعالی کی طرف منسوب نہ کیا تو اللہ تعالی نے آپ پر اظہار ناراضگی کیا اور فرمایا : کیوں نہیں ۔ موسی علیہ السلام نے عرض کی : اے پروردگار کہاں ؟ فرمایا : مجمع البحرین پر ۔ عرض کی : اے پروردگار اس کی پہچان جس سے میں ان کو پہچان لوں ، بتائیے (مجھ سے عمرو نے کہا) جب مچھلی تم سے جدا ہوجائے (اور یعلی نے مجھ سے کہا) ان کو حکم دیا گیا : ایک مردہ مچھلی لو جب اس میں روح پڑ جائے ۔ تو آپ نے ایک مچھلی لی ۔۔۔۔ الخ

امام بخاری نے اس باب میں جس کا ہم نے تذکرہ کیا اس سے ملتی جلتی احادیث بیان کیں ۔

امام قسطلانی نے کہا : یہ حدیث کتاب العلم میں پہلے گذر چکی ہے اور مولف نے اس حدیث کو اپنی جامع میں دس سے زیادہ مقامات پر بیان کیا ۔

بـاب ـ ۲۸

خودکشی کی سزا جہنم ہے

حدیث : الرجل الذی حز یدہ بسکین فمات

امام بخاری نے اس حدیث کو باب (الحدیث من بنـــی اسرائیل میں بیان کیا ـ

حسن سے روایت ہے کہ ہم سے جندب بن عبد اللہ نے اسی مسجد میں حدیث بیان کی اور جب سے انہوں نے حدیث بیان کی ہم نے اسے فراموش نہیں کیا اور ہمیں یہ بھی اندیشہ نہیں کہ جندب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم پر طومـــار باندھا ہو ـ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

۲۷۷ تم سے پہلے کے لوگوں میں ایک آدمی تھا جس کو زخم لگا وہ اس کی تکلیف برداشت نہ کرسکا تو اس نے چھری لے کر اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا ـ اس سے (متواتر) خون بہنے لگا جس سے وہ مرگیا ـ اس پر اللہ تعالــی نے فرمایا : میرے بندے نے اپنے اوپر موت کو جلــدی وارد کیا اس لئے میں نے اس پر جنت حرام کردی ـ

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب بدء الخلق میں قول اللہ تعالی : و ایوب اد نادی ربہ انی مسنی الضر میں اور کتاب التوحید کے باب (قول اللہ تعالی : یریدون ان یبدلوا کلام اللہ) میں بھی بیان کیا ۔

ان دونوں روایتوں میں یہ اضافہ ہے :

۲۷۹ ان کے اوپر سونے کا ٹڈی دل گرا ۔

رجل جراد ۔ را پر زیر کے ساتھ اس سے مراد ٹڈیوں کی جماعت ہے ۔

امام نسائی نے اپنی سنن میں باب الاستتار عند الاغتسال میں امام بخاری کی مذکورہ روایت کی مانند حدیث بیان کی ۔ لیکن اس میں یہ کہا گیا :

۲۸۰ لیکن میں اپنے آپ کو تیری برکتوں سے بے نیاز نہیں رکھ سکتا ۔ (لفظ برکت کی جمع استعمال کی)

Scanned with CamScanner

باب - ۲۹

کوئی شخص اللہ تعالی کے فضل سے مستغنی نہیں ہے

حدیث : اغتسال ایوب علیہ السلام و نزول جراد من ذھب علیہ

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب الغسل کے باب (من اغتسل عریانا) میں بیان کیا -

۲۷۸ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

ایک دفعہ جب حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ بدن نہا رہے تھے تو ان پر سونے کی ٹڈیاں گریں - حضرت ایوب علیہ السلام نے ٹڈیوں کو پکڑ کر کپڑے میں رکھنا شروع کیا - اس پر ان کے پروردگار نے ان کو پکار کر کہا : یہ جو کچھ تو دیکھ رہا ہے کیا میں نے تجھے اس سے بے نیاز نہیں کیا ؟ حضرت ایوب علیہ السلام نے عرض کی : کیوں نہیں تیری عزت کی قسم ، لیکن میں اپنے آپ کو تیری برکت سے بے نیاز نہیں رکھ سکتا -

باب ـ ۳۰

قبیلہ اسلم کو اللہ سلامت رکھے

امام مسلم نے اس حدیث کو کتاب الفضائل میں غفار و اسلم کے فضائل کے باب میں ذکر کیا ـ

۲۸۱ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

(قبیلہ) اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور (قبیلہ) غفار کو اللہ معاف فرمائے ـ یہ میں نہیں کہتا بلکہ یہ اللہ تبارک و تعالی کا ارشاد ہے ـ

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں متعدد راویوں سے ذکر کیا ـ ان میں حضرت ابو ہریرۃ حضرت ابو ذر ، حضرت جابر بن عبد اللہ ، حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنھم اجمعین شامل ہیں ـ

امام مسلم نے حدیث (اسلم کو اللہ سلامت رکھے) کو حضرت ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کیا جو سابقہ حدیث سے زیادہ طویل ہے –

۲۸۲ حضرت ابی بکرۃ روایت کرتے ہیں کہ اقرع بن حابس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس آکر کہا :

(قبائل) اسلم ، غفار اور مزینہ کے حاجیوں کی چوریاں کرنے والوں نے آپ سے بیعت کی ہے –

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : تم کیا سمجھتے ہو اسلم ، غفار اور مزینہ بہتر ہیں ، بنو تمیم ، بنو عامر ، اسد اور غطفان سے – تو کیا یہ برباد نہیں ہوئے اور نقصان میں نہیں رہے ؟

تو اس نے کہا : ہاں (یہ تو ہے)

آپ نے فرمایا : قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ قبائل (اسلم ، غفار وغیرہ) ان سے بہت بہتر ہیں –

Scanned with CamScanner

باب ـ ۳۱

قرآن مجید کی قراءت کا آسان ہونا اور راتوں کو اس کی تلاوت کی فضیلت

رات کو اس کی تلاوت ، سورۃ کوثر کا نزول ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم پر درود کی فضیلت ، حضرت خدیجۃ رضی اللہ عنھا کے فضائل اور ان کو جنت میں گھر کی خوشخبری ـ

حدیث : ان اللہ عز و جل یامرک ان تقری القرآن علی سبعۃ احرف ـ

امام نسائی نے اسے اپنی سنن میں باب جامع (ما جاء فی القرآن) میں بیان کیا ـ

۲۸۳ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم بنو غفار کے تالاب پر تشریف فرما تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کے پاس آکر کہا : اللہ تبارک و تعالی آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ کی امت قرآن مجید کو ایک حرف

(لہجے) پر پڑھے ۔ آپ نے فرمایا : میں اللہ سے معافی و بخشش کا طلب گار ہوں ۔ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی ۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام دوسری مرتبہ آئے اور کہا : اللہ تبارک و تعالی آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ کی امت قرآن مجید کو دو لہجوں پر پڑھے ۔

آپ نے فرمایا : میں اللہ سے معافی و بخشش کا طلب گار ہوں میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی ۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام تیسری مرتبہ آئے اور کہا : اللہ تبارک و تعالی آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ کی امت قرآن مجید کو تین لہجوں پر پڑھے ۔ آپ نے فرمایا میں اللہ سے معافی و بخشش کا طلب گار ہوں میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی ۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام چوتھی بار آئے اور کہا : اللہ تبارک و تعالی آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ کی امت قرآن مجید کو سات لہجو ں پر پڑھے ۔ جس لہجے میں وہ تلاوت کریں وہی درست ہوگا

حدیث : ثلاثة یحبھم اللہ عز و جل

امام نسائی نے اس حدیث کو اپنی سنن میں باب (فضل صلاۃ اللیل فی السفر) میں بیان کیا ۔

۲۸۴ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

تین طرح کے اشخاص کو اللہ تعالی اپنا محبوب رکھتا ہے ۔ ایک آدمی نے ایک گروہ کے پاس آکر اللہ کے نام پر سوال کیا ۔ وہ ان سے اپنے اور ان کے درمیان موجود قرابت کو بنیاد بنا کر سوال نہیں کرتا (لیکن) انھوں نے اس کو منع کردیا ۔ اس پر ایک شخص اپنی قوم سے چھپ کر اس کے پیچھے گیا اور چھپا

کر اس شخص کو (کچھ) دے آیا ۔ اس شخص کے عطیے کو اس سائل اور اللہ تبارک و تعالی کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ۔

ایک گروہ نے رات کو سفر کیا ۔ جب نیند ان کو ان کے (سفر کے) مقاصد سے زیادہ پیاری لگی تو وہ (ایک جگہ) ٹھہرے اور سر ٹیک کر (سو رہے) لیکن ان میں سے ایک شخص اٹھ کر اللہ کے حضور گڑگڑایا اور اس کی آیات کی تلاوت کی ۔

ایک وہ شخص جو ایک لشکر میں شامل تھا ۔ جب دشمن سے مقابلہ ہوا تو سب پسپا ہوگئے لیکن وہ ڈٹا رہا اور قتل ہوگیا یا اس کو فتح نصیب ہوئی ۔

حدیث : نزول سورة الکوثر

امام نسائی نے اس حدیث کو اپنی سنن میں باب (قراءۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم) میں بیان کیا ۔

۲۸۵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ اچانک آپ اونگھنے لگے پھر آپ نے مسکراتے ہوئے اپنا سر بلند کیا ۔ ہم نے آپ سے دریافت کیا : اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ و سلم) کس بنا پر آپ ہنسے ؟ آپ نے فرمایا :

مجھ پر ابھی ایک سورۃ نازل ہوئی ہے : بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ انا اعطینٰک الکوثر فصل لربک و انحر ان شانئک ھو الابتر ۔ پھر آپ نے دریافت کیا : کیا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے ؟ ہم نے عرض کی : اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں ۔ آپ نے فرمایا : یہ

ایک نہر ہے اس کو مجھے عطا کرنے کا وعدہ رب العزت نے جنت میں کیا ہے ۔ اس کے برتن ستاروں سے بھی زیادہ ہیں ۔ میری امت اس پر آئے گی ان میں سے ایک شخص کو کھینچ کر ہٹا دیا جائے گا تو میں کہوں گا : اے پروردگار یہ تو میرا امتی ہے ۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہوگا : کیا آپ جانتے ہیں کہ اس نے آپ کے بعد کون سی نئی باتیں دین میں نکالیں ؟

حدیث : فضل الصلاة و التسلیم علی النبی صلی اللہ علیہ و سلم

امام نسائی نے اس حدیث کو اپنی سنن میں باب (فضل التسلیم علی النبی صلی اللہ علیہ و سلم) میں بیان کیا ۔

۲۸۶ حضرت ابو طلحة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم تشریف لائے تو آپ کے روئے اقدس پر بشاشت نمایاں تھی ۔ ہم نے عرض کیا : ہم آپ کے چہرے پر بشاشت پاتے ہیں ۔ تو آپ نے فرمایا :

میرے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا : اے محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) کیا آپ اس بات پر خوش ہیں کہ جو آپ پر ایک دفعہ درود پڑھے اللہ تعالی اس پر دس بار رحمت بھیجے گا اور جو شخص آپ کو ایک دفعہ سلام کہے اللہ تعالی اس پر دس مرتبہ سلامتی بھیجے گا

حدیث : بشارة ام المومنین السیدة خدیجة رضی اللہ تعالی ـــ ببیت فی الجنة

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التوحید کے باب (قول اللہ تعالی : یریدون ان یبدلوا کلام اللہ) میں بیان کیا ۔

۲۸۷ حضرت ابو ہریرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

(جناب جبریل علیہ السلام نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے) کہا :

یہ خدیجہ ہیں جو آپ کے پاس برتن لائی ہیں جس میں کھانا ہے یا برتن لائی ہیں جس میں پانی ہے ۔ ان کو اپنے پروردگار کی جانب سے سلام کہیے اور ان کو موتیوں سے تعمیر کردہ ایک ایسے گھر کی خوشخبری دیجئے جس میں نہ شور و غل ہوگا نہ رنج و غم ۔

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب المناقب کے باب (تزویج النبی صلی اللہ علیہ و سلم خدیجۃ و فضلھا ــ رضی اللہ عنھا) میں بیان کیا ۔

۲۸۸ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا : اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ و سلم) یہ خدیجہ ہیں جو آپ کے پاس آئی ہیں ۔ ان کے ہمراہ برتن ہے جس میں سالن ، کھانا یا پانی ہے جب وہ آپ کے پاس آئیں تو ان کو اپنے پروردگار اور میری جانب سے سلام کہیے اور ان کو جنت میں موتیوں سے تعمیر کردہ ایک ایسے گھر کی خوشخبری دیں جس میں نہ شور و غل ہوگا نہ رنج و غم ۔

امام بخاری نے اس باب یعنی باب (مناقب خدیجۃ رضی اللہ عنھا و بشارتھا ببیت فی الجنۃ) میں دو روایتیں حضرت عائشۃ رضی اللہ عنھا سے بیان کی ہیں ۔

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی جنت میں گھر کی خوشخبری والی روایت مختصر ہے اور اس میں سلام پہنچانے کا ذکر نہیں ہے ۔

باب ـ ۳۲

اعمال میں اخلاص کی فضیلت اور ریا کاری کی مذمت

حدیث : مجھے کوئی پرواہ نہیں مشرکین کے شرک کی

امام مسلم نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں حرمت ریا کے باب میں ذکر کیا ـ

۲۸۹ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالی فرماتے ہیں :

مجھے مشرکین کے شرک کی کوئی پرواہ نہیں ـ جس شخص نے کوئی کام کیا جس میں اس نے کسی کو میرے ساتھ شریک کیا تو میں اس کو اور اس کے شریک کو چھوڑ دیتا ہوں ـ

امام ابن ماجہ نے اس حدیث کو اپنی سنن میں باب (الریاء و السمعۃ) میں دو روایتوں سے بیان کیا ـ

۲۹۰ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : میں بے نیاز ہوں مشرکین کے شرک سے ۔ تو جس نے کوئی عمل کیا اور اس میں میرے ساتھ کسی غیر کو شریک ٹھہرایا تو میں اس سے بیزار ہوں اور وہ عمل اس کے لئے ہے جس کو اس نے شریک کیا ۔

---

۲۹۱ حضرت ابو سعید بن ابو فضالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جب اللہ تعالی قیامت کے دن جس (کے انعقاد) میں کوئی شک نہیں تمام اگلے پچھلوں کو جمع کرے گا تو اس وقت ایک پکارنے والا پکارے گا : جس نے کسی عمل میں جو اللہ کے لئے تھا کسی کو شریک کیا تو وہ اس کا ثواب اللہ کے علاوہ (اس شریک سے) جا کر مانگے کیوں کہ اللہ تعالی مشرکین کے شرک سے بے نیاز ہے ۔

حدیث : قول اللہ تعالی : ابی یغترون ؟ ام علی یجترئون

امام ترمذی نے اس حدیث کو زھد میں بغیر عنوان کے بیان کیا ۔

۲۹۲ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

آخر زمانے میں کچھ ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو دین کے عوض دنیا طلب کریں گے ۔ لوگوں کے دکھاوے کے لئے بھیڑ کی کھال پہنیں گے ۔ ان کی زبانیں شکر سے

میٹھی ہوں گی لیکن ان کے دل بھیڑیوں کے سے ہوں گے۔ اللہ تبارک و تعالی ارشاد فرمائیں گے : کیا تم مجھے دھوکا دیتے ہو ؟ کیا تم مجھ پر جرات کرتے ہو ؟ میں بھی قسم کھاتا ہوں کہ ان پر ایسا فتنہ مسلط کروں گا کہ ان کے عقل مند بھی حیران رہ جائیں گے۔

امام ترمذی نے اس فتنے کے اوصاف کا تذکرہ نہیں کیا

امام ترمذی نے ایک اور رُوایت بیان کی۔

۲۹۳ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تعالی نے فرمایا : میں نے ایسے لوگ پیدا کئے ہیں جن کی زبانیں شہد سے زیادہ شیریں لیکن دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہیں۔ میں نے قسم کھائی ہے کہ ان پر ایسا فتنہ مسلط کروں گا کہ ان کے عقل مند بھی حیران رہ جائیں گے۔ کیا وہ مجھے دھوکہ دیتے ہیں یا وہ مجھ پر جرات کرتے ہیں۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب بتایا ہے۔

حدیث : قول اللہ تعالی : انا اھل ان اتقی

امام ابن ماجہ نے اس حدیث کو اپنی سنن میں باب (ما یرجی من رحمۃ اللہ یوم القیامۃ) میں بیان کیا۔

۲۹۴ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ان آیات کی تلاوت فرمائی : ھو اھل التقوی و اھل المغفرۃ ۔ اور فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : میں اس بات کا (سب سے زیادہ) مستحق ہوں کہ میرا تقوی اختیار

کیا جائے اور میرے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہ ٹھہرایا جائے ۔ تو جس نے میرا تقوی اختیار کیا اور میرے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہ ٹھہرایا تو میں ہی اس کا اہل ہوں کہ اس کی مغفرت کروں ۔

حدیث : ان اول الناس یقضی یوم القیامۃ علیہ . . الخ

امام مسلم نے اسے اپنی صحیح میں کتاب الجہاد کے باب (من قاتل للریاء و السمعۃ استحق النار) میں بیان کیا ۔

۲۹۵ سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ لوگ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے علیحدہ ہوئے تو ناتل نے جو شام کا باشندہ تھا، ان سے کہا : بڑے صاحب مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے سنی ہو ۔ آپ نے کہا : بہتر ، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا :

قیامت کے دن جس شخص کا معاملہ سب سے پہلے نمٹایا جائے گا وہ ایک شہید شخص ہوگا ۔ اسے اللہ تعالی کے پاس لایا جائے گا ۔ اللہ تعالی اسے اپنی نعمتوں سے متعارف کرائے گا تو وہ ان کو پہچان لے گا ۔ پوچھا جائے گا : تو نے ان کے لئے کیا کام کیا تھا ؟ وہ جواب دے گا : میں شہید ہونے تک تیری راہ میں لڑا ۔ ارشاد باری ہوگا : تو جھوٹ بول رہا ہے تو تو اس لئے لڑا تھا کہ لوگ تجھے بہادر کہیں سو تو نے وہ کہلوا لیا ۔ پھر حکم ہوگا : اسے منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈال دیا جائے ۔

(اس کے بعد) ایک شخص لایا جائے گا جس نے علم حاصل کیا اور اس کی تعلیم دی اور قرآن کریم پڑھا ۔ اللہ تعالی اسے اپنی نعمتوں سے متعارف کرائے گا تو

وہ ان کو پہچان لے گا ۔ پوچھا جائے گا : تو نے ان کے لئے کیا کام کیا تھا ؟ وہ جواب دے گا : میں نے علم حاصل کیا اور اس کی تعلیم دی اور تیری رضا کے لئے قرآن پڑھا ۔ ارشاد باری ہوگا : تو جھوٹ بول رہا ہے تو نے اس لئے تعلیم دی کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن کی قرأت اس لئے کی تاکہ تجھے قاری کہا جائے سو تو نے وہ کہلوا لیا ۔ پھر حکم ہوگا : اسے منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈال دیا جائے ۔

پھر ایک اور شخص کو لایا جائے گا جس کو اللہ نے بہت گنجائش دی ہوگی اور ہر قسم کا مال عطا کیا ہوگا ۔ اللہ تعالی اسے اپنی نعمتوں سے متعارف کرائے گا تو وہ ان کو پہچان لے گا ۔ پوچھا جائے گا : تو نے ان کے لئے کیا کام کیا تھا ؟ وہ جواب دے گا : تمہاری راہ میں خرچ کرنے کا ہر وہ طریقہ جو تجھے پسند ہے ، میں نے اختیار کیا ۔ ارشاد باری ہوگا : تو جھوٹ بول رہا ہے ۔ تو نے تو اس لئے یہ سب کچھ کیا تاکہ تجھے سخی کہا جائے سو تو نے وہ کہلوا لیا پھر حکم ہوگا : اسے منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے جہنم میں ڈال دیا جائے ۔

امام مسلم نے ایک اور روایت سابقہ روایت کی مانند سلیمان بن یسار سے روایت کی مگر اس میں یہ کہا گیا : لوگ حضرت ابو هريرة رضی اللہ عنہ سے جدا ہوئے تو ناتل شامی نے ان سے کہا ۰ ۰ ۰ ۰ الخ

امام نسائی نے اپنی سنن میں باب (من قاتل لیقال فلان جری) میں اس حدیث کو حضرت ابو هريرة رضی اللہ عنہ سے سلیمان بن یسار کی سند سے مسلم کے الفاظ سے ملتے جلتے الفاظ میں بیان کیا مگر اس میں یہ کہا گیا :

۲۹۶ لوگ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے علیحدہ ہوئے تو ایک کہنے والے نے جس کا تعلق شام سے تھا ان سے کہا (امام مسلم کے قول کے بدلے) ناتل جو اہل شام سے تھا (اور کہا) قیامت کے دن جن لوگوں کا سب سے پہلے معاملہ نمٹایا جائے گا وہ تین طرح کے ہوں گے - ایک وہ آدمی جو شہید ہوا .... الخ

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس کا کہنا (ناتل جو اہل شام سے تھا) وہ ہیں ناتل بن قیس الخرامی الشامی جو فلسطین کے باشندے ہیں اور تابعی ہیں ان کے والد صحابی تھے - ناتل اپنی قوم کے بڑے آدمی تھے -

---

امام ترمذی نے اپنی صحیح میں اس حدیث کو باب (الریاء و السمعۃ) میں بیان کیا -

۲۹۷ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تبارک و تعالی بندوں کے پاس ان کا فیصلہ کرنے آئیں گے اس وقت تمام امت زانوؤں پر گری ہوئی ہوگی - سب سے پہلے جس شخص کو پکارا جائے گا وہ حافظ قرآن ہوگا -(دوسرا) اللہ کی راہ میں مارا جانے والا شخص ہوگا (تیسرا) ایک مال دار آدمی ہوگا - اللہ تعالی قاری سے ارشاد فرمائے گا : جو میں نے اپنے پیغمبر پر نازل کیا کیا وہ تجھے نہیں سکھایا ؟ وہ جواب دے گا : کیوں نہیں اے پروردگار - اللہ تعالی دریافت کرے گا : جو تو نے سیکھا اس پر کیا عمل کیا - وہ کہے گا : میں دن رات اس کو قیام میں پڑھتا تھا - اللہ تعالی ارشاد فرمائیں گے : تو جھوٹا ہے - اس پر فرشتے بھی اسے جھوٹا کہیں گے - اللہ تعالی ارشاد فرمائیں گے : تو

چاہتا تھا کہ لوگ تجھے کہیں کہ فلاں تو قاری ہے وہ تجھے کہا گیا ۔

پھر مال دار کو حاضر کیا جائے گا تو اللہ تعالی اس سے دریافت کریں گے : کیا میں نے تجھے فراخی نہیں دی کہ تو کسی کا محتاج نہ رہے ۔ وہ عرض کرے گا : کیوں نہیں اے پروردگار ۔ اللہ تعالی دریافت کریں گے : جو میں نے تجھے دیا اس پر تو نے عملی طور پر کیا کیا ۔ وہ جواب دے گا : میں نے صلہ رحمی کی اور صدقہ دیا ۔ اللہ تعالی اسے کہیں گے : جھوٹے تو تو چاہتا تھا کہ لوگ کہیں کہ فلاں کتنا سخی ہے سو وہ کہا گیا ۔ فرشتے بھی اس شخص کو جھوٹا کہیں گے ۔

بعد ازاں اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے کو لایا جائے گا ۔ اللہ تعالی اس سے دریافت فرمائیں گے تو کیوں مارا گیا ۔ وہ جواب دے گا : مجھے تیری راہ میں جہاد کا حکم دیا گیا تو میں اپنے قتل ہونے تک لڑتا رہا ۔ اللہ تعالی ارشاد فرمائیں گے : جھوٹے تو تو چاہتا تھا کہ لوگ کہیں فلاں کتنا بہادر ہے سو وہ تجھے کہا گیا ۔ اس پر فرشتے بھی اسے جھوٹا کہیں گے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے میرے گھٹنے پر ہاتھ مارا اور فرمایا : اے ابو ہریرۃ قیامت کے دن اللہ کی مخلوق میں سب سے پہلے انہی تین اشخاص کے لئے جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی ۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ۔

Scanned with CamScanner

حدیث : ان اللہ یسال العبد یوم القیامۃ حتی یقول : ما منعک اذا رایت المنکر ان تنکرہ

اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے باب (قول اللہ تعالی: یاایھا الذین آمنوا علیکم انفسکم) میں بیان کیا ۔

۲۹۸ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا :

اللہ تعالی قیامت کے دن بندے سے پوچھ گچھ کرتے ہوئے فرمائے گا : جب تو نے منکرات کا ارتکاب ہوتے دیکھا تو اس کو منع کیوں نہیں کیا ۔ جب بندے سے اللہ تعالی کی اس بات کا کوئی جواب نہ بن پائے گا تو وہ عرض کرے گا : تیری (رحمت کی) امید پر لوگوں کو چھوڑ دیا ۔

۲۹۹ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

تم میں سے کوئی اپنے آپ کو بے وقعت نہ کرے ۔ لوگوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول ہم میں سے کوئی اپنے آپ کو کیسے بے وقعت کرسکتا ہے ۔ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اللہ کے حکم کے خلاف کوئی بات ہوتے دیکھے اور اس میں کچھ نہ کہے ۔ اللہ تعالی قیامت کے دن فرمائے گا : تمھیں اس بارے میں ایسے ایسے کہنے سے کس نے منع کیا ۔ وہ شخص کہے گا: لوگوں کے ڈر نے ۔ تو اللہ تعالی فرمائے گا : میں اس بات کا زیادہ حق دار تھا کہ مجھ سے ڈرا جائے ۔

امام ابن ماجہ نے اس حدیث کو بیان کیا ۔

حدیث : اذا جمع اللہ الخلائق یوم القیامۃ اذن لامۃ محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) فی السجود

۳۰۰ ابو بردة اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

قیامت کے دن جب اللہ تعالی مخلوق کو جمع کرے گا تو امت محمدی کو سجدة کرنے کی اجازت دی جائے گی تو وہ ایک طویل سجدة کریں گے پھر ان سے کہا جائے گا : اپنے سر اٹھاؤ ہم نے تمہاری تعداد کے مطابق دوزخیوں کو تمہارا فدیہ کردیا ۔

امام ابن ماجہ نے اس حدیث کو بیان کیا ۔

باب ـ ۳۳

جو اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ اس سے ملنا پسند کرتا ہے ـ

حدیث : من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ

امام بخاری نے اس حدیث کو حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے کتاب التوحید میں ذکر کیا ـ اس میں صراحت سے الفاظ کی نسبت اللہ تعالی کی طرف کی گئی ہے ـ گویا یہ اس بات پر واضح دلیل ہے کہ یہ حدیث قدسی ہے ـ سند کے تذکرے کے بعد بیان کیا گیا ـ

۳۰۱ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : جب میرا بندہ مجھ سے ملنا پسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہوں ـ جب وہ مجھ سے ملنا ناپسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہوں ـ

Scanned with CamScanner

اس حدیث کو امام بخاری نے کتاب الرقاق کے باب (من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ) کے تحت ذکر کیا ۔

۳۰۲ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جو اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے ، اللہ اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا ناپسند کرتا ہے تو اللہ اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے ۔

حضرت عائشۃ رضی اللہ عنہا یا آپ کی کسی اور اہلیہ نے کہا : ہم تو موت کو اچھا خیال نہیں کرتے اس پر آپ نے فرمایا :

اس کا یہ مطلب نہیں بلکہ کسی مومن پر جب موت وارد ہوتی ہے تو وہ اللہ کی خوشنودی اور اس کی بزرگی پر خوش ہوتا ہے اور اس کے سامنے کوئی چیز اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہوتی تو وہ اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اور اللہ اس سے ملنا پسند کرتا ہے ۔

جب کافر پر موت وارد ہوتی ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی اطلاع ملتی ہے تو کوئی چیز جو اس کے پیش نظر ہوتی ہے اس سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں ہوتی تو وہ اللہ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے ۔

امام بخاری نے اس کے بعد ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کی سند سے اس حدیث کو بیان کیا ۔

۳۰۳ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جو اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ اس سے ملنا پسند کرتا ہے جو اللہ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے ۔

ان دونوں روایتوں کی نسبت اللہ تعالی سے بصراحت نہیں کی گئی اس لئیے ظاہر ہے کہ یہ قدسی احادیث نہیں ہیں ۔

امام مسلم نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں دعاؤں کی کتاب میں باب (جو اللہ سے ملنا چاہتا ہے ، اللہ اس سے ملنا چاہتا ہے) کے عنوان سے ذکر کیا ہے اور اس ضمن میں کئی احادیث ذکر کیں ۔

انہوں نے ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے اپنی سند سے مختصراً ذکر کیا ہے جیسا کہ امام بخاری نے یہاں ذکرکیا ہے اسی طرح حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے ایک مختصر حدیث روایت کی اور حضرت عائشۃ رضی اللہ عنہا سے تین احادیث ذکر کیں ۔ ان میں سے ایک درج ذیل ہے اور یہ دوسری روایت ہے ۔

۳۰۴ حضرت عائشۃ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ اس سے ملنا پسند فرماتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کو نا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند نہیں فرماتے اور موت اللہ تعالی کی ملاقات سے پہلے (وارد) ہوتی ہے ۔

مسلم کی پہلی روایت جس میں انہوں نے اپنی سند سے سعد بن ہشام سے روایت کیا ۔

۳۰۵ حضرت عائشۃ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جو اللہ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتاہے اور جو اللہ سے ملنا نا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے

Scanned with CamScanner

میں نے کہا : اے اللہ کے نبی کیا موت کو برا جاننے کی وجہ سے ؟ موت کو تو ہم بھی اچھا خیال نہیں کرتے ۔ آپ نے فرمایا :

میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں بلکہ مومن کو جب اللہ تعالی کی رحمت ، رضا مندی اور جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے ۔ جب کافر کو اللہ کے عذاب اور اس کے غصے کی وعید سنائی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملنا پسند نہیں کرتا اور اللہ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا ۔

تیسری روایت انہوں نے شریح کی سند سے ذکر کی ۔

۳۰۶ حضرت ابو هریرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جو اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا پسند نہیں کرتا اللہ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا ۔

شریح نے کہا کہ میں حضرت عائشۃ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور کہا : اے ام المومنین میں نے ابو هریرة رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں اگر یہ ایسے ہی ہے تو ہم تو ہلاک ہوگئے ۔

آپ نے فرمایا : ہلاک تو وہ ہوگا جس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ہلاک ہونا فرمایا ہے ۔ اچھا بتاؤ (ماجرا) کیا ہے ۔

شریح نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

Scanned with CamScanner

جو اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا ۔ اور ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو موت کو برا نہ جانتا ہو ۔ تو حضرت عائشۃ رضی اللہ عنھا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے یہ فرمایا تو ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں جو تم نے خیال کیا ہے بلکہ جب آنکھیں پتھرا جائیں ، جب سینے میں سانس غرغرانے لگے ، جب بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور انگلیاں اینٹھ جائیں تو اس وقت جو اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا پسند نہ کرے تو اللہ بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا ۔

امام مالک نے اس حدیث کو موطا میں ان الفاظ میں ذکر کیا ۔

۳۰۷ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : جب میرا بندہ مجھ سے ملنا پسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہوں ۔ اگر وہ مجھ سے ملنا ناپسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہوں ۔

حدیث : ارسال ملک الموت الی موسی علیھما السلام

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب بدء الخلق کے باب (وفاۃ موسی علیہ السلام) میں ذکر کیا ۔

۳۰۸ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا : موت کے فرشتے کو حضرت موسی علیہ السلام کی طرف روانہ کیا

گیا ۔ جب وہ آپ کے پاس آیا تو آپ نے اس کو تھپڑ مارا (فرشتہ) اپنے پروردگار کے پاس لوٹ کر گیا اور فریاد کی : آپ نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا ۔ اللہ نے حکم دیا کہ (موسی علیہ السلام کے پاس) واپس لوٹ کر جاؤ اور اسے کہو کہ اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھے ۔ جتنا حصہ اسکے ہاتھ تلے آئے گا اس کے ہر بال کے بدلے ایک سال (مزید زندگی ہوگی) ۔ موسی (علیہ السلام) نے عرض کی : اے پروردگار اس کے بعد کیا ہوگا ۔ فرمایا :پھر مرنا ہوگا ۔ تو عرض کی : پھر ابھی کیوں نہیں ۔ اس کے بعد اللہ سے دست سوال دراز کیا کہ انہیں ارض مقدس سے اتنا قریب کردے کہ اگر پتھر پھینکا جائے تو وہاں پہنچ جائے ۔

حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : اگر میں وہاں ہوتا تو تم لوگوں کو سرخ ریت کے ٹیلے کے نیچے راستے کے ایک جانب ان کی قبر دکھا دیتا ۔

عبد الرزاق نے معمر اور ھمام کے حوالے سے کہا کہ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے حدیث بیان کی اور اس روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم سے نسبت کی صراحت کردی اور اس کو آپ کی طرف مرفوع کیا ۔ جس طرح تمام روایات میں اس کا ذکر کیا ۔

حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :اگر میں وہاں ہوتا تو تم لوگوں کو سرخ ریت کے ٹیلے کے نیچے راستے کے ایک جانب ان کی قبر دکھا دیتا ۔

امام بخاری نے کتاب الجنائز میں بھی (من احب ان یدفن فی الارض المقدسۃ) میں حدیث بیان کی ۔

Scanned with CamScanner

حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا : ملک الموت کو حضرت موسی علیہ السلام کی طرف روانہ کیا گیا ۔ جب وہ آپ کے پاس آیا تو آپ نے اس کو تھپڑ مارا ۔ اس پر ملک الموت لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس گیا اور فریاد کی : آپ نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا ۔ اللہ تعالی نے ان کی آنکھ واپس لوٹا دی اور حکم دیا کہ موسی (علیہ السلام) کے پاس لوٹ کر جاؤ اور کہو کہ وہ اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھیں تو ان کی ہتھیلی کے نیچے آنے والے ہر بال کے بدلے ایک سال کی (مزید) زندگی ہوگی ۔ موسی (علیہ السلام) نے عرض کی : اے پروردگار اس کے بعد کیا ہوگا ؟ فرمایا : پھر مرنا ہوگا ۔ عرض کی تو پھر ابھی کیوں نہیں ۔ اور اللہ سے دست سوال دراز کیا کہ ان کو ارض مقدس سے اتنا قریب کردے کہ اگر پتھر پھینکا جائے تو وہاں تک پہنچے ۔

حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : اگر میں وہاں ہوتا تو تم لوگوں کو سرخ ریت کے ٹیلے کے نیچے راستے کے ایک جانب ان کی قبر دکھا دیتا ۔

امام مسلم نے اس حدیث کو حضرت موسی علیہ السلام کے فضائل کے باب میں ذکر کیا ۔

۳۰۹ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کے پاس موت کے فرشتے کو بھیجا گیا ۔ جب وہ آپ کے پاس آیا تو حضرت موسی علیہ السلام نے طمانچہ مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دی ۔ وہ فرشتہ لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس گیا اور عرض کی : آپ نے مجھے ایسے شخص کی طرف بھیجا جو موت کو پسند نہیں

کرتا ۔ اللہ تعالی نے اس کی آنکھ درست کردی اورپھر اسے کہا : واپس جاؤ اور موسی (علیہ السلام) سے کہو کہ اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھو تو ان کو اتنے برس عمر مل جائے گی جتنے بال ان کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے ۔ حضرت موسی علیہ السلام نے کہا : اے پروردگار پھر کیا ہوگا ؟ اللہ تعالی نے فرمایا : اس کے بعد پھر موت وارد ہوگی تو موسی علیہ السلام نے کہا : (جب مرنا ہی ہے تو) پھر ابھی کیوں نہیں ۔ اور اللہ تعالی سے گزارش کی کہ اسے بیت المقدس کے اتنا نزدیک کردے کہ وہاں سے اگر پتھر پھینکا جائے تو ارض مقدس تک پہنچے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : اگر میں وہاں ہوتا تو تم لوگوں کو ان کی قبر سرخ ریت کے ٹیلے کے نیچے راستے کے ایک جانب دکھا دیتا ۔

امام مسلم نے (اس سلسلے میں) ایک اور روایت ذکر کی ۔

۳۱۰ ہمام بن منبہ نے کہا : یہ وہ حدیث ہے جسے حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے روایت کیا ۔ اور کچھ احادیث بیان کیں جن میں سے ایک یہ ہے ۔

حضرت موسی علیہ السلام کے پاس موت کا فرشتہ آیا اور ان سے کہا : اپنے رب (کی مرضی) کا جواب دو یعنی میں تمہاری روح قبض کرنے آیا ہوں ۔ راوی نے کہا : اس پر موسی علیہ السلام نے ملک الموت کی آنکھ طمانچہ مار کر پھوڑ دی ۔ راوی نے کہا : اس کے بعد فرشتہ اللہ تعالی کے پاس لوٹ کر گیا اور فریاد کی

کہ آپ نے مجھے ایسے شخص کے پاس روانہ کیا جو موت کو پسند نہیں کرتا اور اس نے میری آنکھ پھوڑ دی ۔

راوی نے کہا : اللہ تعالی نے اس کی آنکھ درست کردی اور حکم دیا کہ میرے بندے کی طرف جاؤ اور اسے کہو : کیا تم زندہ رہنا پسند کرتے ہو ؟ اگر تم زندہ رہنا پسند کرتے ہو تو اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھو جتنے بال تمہاری ہتھیلی کے نیچے آئیں گے اتنے ہی سال تم اور زندہ رہ سکو گے ۔

موسی علیہ السلام نے پوچھا : اس کے بعد پھر کیا ہوگا ؟ فرشتے نے جواب دیا : پھر آپ پر موت وارد ہوگی ۔ (اس پر) موسی علیہ السلام نے کہا : پھر ابھی مرنا زیادہ اچھا ہے ۔ اے اللہ مجھے ارض مقدس کے نزدیک موت دے جہاں سے اگر پتھر پھینکا جائے تو ارض مقدس تک پہنچ جائے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : بخدا اگر میں وہاں ہوتا تو میں ضرور تم لوگوں کو سرخ ٹیلے کے نزدیک راستے کے ایک جانب ان کی قبر دکھا دیتا ۔

امام مسلم نے ایک اور سند سے اسی حدیث کو روایت کیا امام نسائی نے مسلم کی دوسری روایت کے قریب تر الفاظ میں ایک روایت باب (التعزیۃ) میں ذکر کی ۔

باب ـ ۳۴

یوم حشر اور اس کے احوال

حدیث : انکم تحشرون حفاۃ عراۃ غرلا
امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب بدء الخلق کے باب (قول اللہ تعالی : واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا) میں بیان کیا ـ

۳۱۱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

تم (قیامت کے دن) ننگے پاؤں ، ننگے بدن ، بن ختنہ کئے جمع کئے جاوگے ـ پھر آپ نے پڑھا : جس طرح ہم نے تمھیں پہلی بار پیدا کیا اسی طرح دوبارہ کریں گے یہ ہمارا وعدہ ہے کہ ہم ایسا کریں گے ـ (کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین ـ)

قیامت کے دن جن کو سب سے پہلے کپڑے پہنائے

جائیں گے وہ حضرت ابراھیم علیہ السلام ہوں گے ۔ اور میرے کچھ ساتھیوں کو بائیں جانب (دوزخ کی طرف) کھینچا جائے گا ۔ میں کہوں گا : یہ تو میرے ساتھی ہیں میرے ساتھی ۔ کہا جائے گا : جب آپ ان سے جدا ہوئے تو یہ دین سے پھر گئے ۔ میں بھی (اس وقت) نیک بندے کی طرح کہوں گا : جب تک میں ان کے ساتھ رہا ان کے معاملات پر شاھد رہا ۔ ۔ ۔ ۔ العزیز الحکیم تک ۔

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب الرقاق کے باب (کیف الحشر) میں ان الفاظ میں بیان کیا ۔

۳۱۲ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ہمارے درمیان خطبہ ارشاد فرمانے کھڑے ہوئے ۔ آپ نے فرمایا :

(قیامت کے دن) تم جمع کئے جاوگے ننگے پاوں ننگے بدن ، بن ختنہ کئے ۔ ۔ ۔ ۔ الخ

امام بخاری نے اس حدیث کو تفسیر اور انبیاء کی احادیث میں بیان کیا ۔

امام مسلم نے قیامت کی صفات میں بیان کیا ۔

۳۱۳ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ہمارے درمیان وعظ کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا :

اے لوگو تم اللہ کی طرف اکٹھے کئے جاوگے ننگے پاوں ، ننگے بدن ، بن ختنہ کئے ۔ ۔ ۔ ۔ الخ

---

۳۱۴ امام ترمذی نے (اس سے ملتی جلتی حدیث) مسلم کی روایت کے قریب تر الفاظ میں بیان کی اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

Scanned with CamScanner

حدیث : یحشر العباد فینادیھم ربھم : انا الملک

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التوحید میں بیان کیا ۔

۳۱۵ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ حضرت ابن انیس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں ۔ حضرت ابن انیس نے کہا : میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا : اللہ تعالی بندوں کو اکٹھا کرے گا پھر ان کو ایسی آواز سے پکارے گا کہ جو دور سے بھی ایسے سنائی دے گی جیسے قریب سے سنائی دے گی : میں بادشاہ ہوں ، میں ہی دینے والا ہوں ۔

حدیث : یقال یوم القیامۃ لادم علیہ السلام : اخرج بعث النار من دریتک

امام بخاری نے اسے سورۃ الحج کے باب (و تری الناس سکاری) میں بیان کیا ۔

۳۱۶ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی قیامت کے دن فرمائے گا : اے آدم ۔ وہ جواب دیں گے : اے پروردگار تیری خدمت میں بار بار حاضر ہوں ۔ ان کو آواز سے پکارا جائے گا : بے شک اللہ تعالی آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ اپنی اولاد میں سے ان کو نکالیں جو جہنم بھیجے جائیں گے ۔ حضرت آدم علیہ السلام دریافت کریں گے : اے پروردگار جہنم کی طرف کتنے بھیجے جائیں گے ؟ (راوی) نے کہا : میرے خیال میں ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے ۔ اور اس وقت حاملہ اپنا حمل گرا دے گی ، بچہ بوڑھا ہوجائے گا اور آپ دیکھیں گے گویا لوگ نشے میں دھت ہیں حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہوگا ۔

Scanned with CamScanner

یہ بات لوگوں پر بہت شاق گذری جس سے ان کے چہرے متغیر ہوگئے ۔ (اس پر) نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : یاجوج و ماجوج سے نو سو ننانوے اور تم میں سے (ہر ہزار میں سے) ایک ۔ پھر تم لوگ ان میں ایسے ہوگے جیسے سفید بیل کے جسم پر کوئی سیاہ بال یا سیاہ بیل کے جسم پر کوئی سفید بال اور مجھے امید ہے کہ تم لوگ اہل جنت کا ایک چوتھائی ہوگے ۔ تو اس پر ہم نے تکبیر کہی ۔ پھر آپ نے فرمایا : اہل جنت کا ایک تہائی ۔ تو ہم نے تکبیر کہی ۔ پھر (آپ نے فرمایا) اہل جنت کا نصف ۔ تو ہم نے تکبیر کہی ۔

ابو اسامہ نے اعمش سے روایت کی (آپ دیکھیں گے گویا لوگ نشے میں دھت ہیں حالاں کہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے) اور کہا (ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے ۔)

امام بخاری نے اس حدیث کو انبیاء کے تذکرے میں یاجوج و ماجوج کے قصے کے بعد بھی بیان کیا اور کتاب الرقاق کے آخر میں اس کا ذکر کیا ۔

امام مسلم نے باب (بیان کون هذہ الامۃ نصف اهل الجنۃ) میں بخاری کے الفاظ کے قریب تر الفاظ میں اس حدیث کو بیان کیا ۔

امام ترمذی نے باب (سورۃ الحج) میں دو روایتیں بیان کیں ۔

۳۱۷ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں (یایھا الناس اتقوا ربکم ۰ ۰ ۰ ۰ و لکن عذاب اللہ شدید) راوی نے کہا : یہ آیات آپ پر بحالت سفر نازل ہوئیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : کیا تم جانتے ہو

آج یہ کون سا دن ہے ؟ لوگوں نے جواب دیا : اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں ۔ آپ نے فرمایا : یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالی حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائیں گے : جہنم جانے والوں کو روانہ کرو ۔ حضرت آدم علیہ السلام دریافت کریں گے : اے پروردگار جہنم کی طرف کتنے جائیں گے ؟ اللہ کا ارشاد ہوگا : نوسو ننانوے جہنم کی طرف اور ایک جنت کی طرف ۔

مسلمان یہ سن کر رونے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : میانہ روی اختیار کرو اور راہ راست پر رہو ۔ اس لئے کہ نبوت جب بھی ہوئی اس سے قبل زمانہ جاہلیت رہا ۔ آپ نے فرمایا : وہ تعداد زمانہ جاہلیت سے پوری کی جائے گی ۔ اگر وہ پوری ہوگئی تو بہتر ورنہ منافقین سے وہ تعداد پوری ہوگی ۔ اور تمہاری مثال دیگر امتوں (کے مقابلہ میں) ایسی ہے جیسے چوپائے کی ٹانگ پر نقطہ یا اونٹ کے پہلو میں سیاہ تل ۔ پھر آپ نے فرمایا : مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا ایک تہائی ہوگے ۔ اس پر صحابہ کرام نے تکبیر کہی ۔ پھر آپ نے فرمایا : مجھے امید ہے کہ تم اہل جنت کا نصف ہوگے ۔ تو انہوں نے تکبیر کہی ۔ (راوی نے) کہا : میں نہیں جانتا کہ آپ نے دو تہائی فرمایا یا نہیں ۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح بتایا ہے ۔

ترمذی کی دوسری روایت بھی اسی طرح ہے ۔

۳۱۸ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے ہمراہ سفر میں تھے ۔ بعض صحابہ کرام چلنے میں آگے پیچھے

ہوگئے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنی آواز ان دو آیات پر اونچی کی : (یا ایھا الناس اتقوا ۰ ۰ ۰ ۰ عذاب اللہ شدید) جب صحابہ کرام نے یہ آواز سنی تو اپنی سواریوں کو دوڑایا اور وہ جان گئے کہ آپ کچھ فرمانے والے ہیں ۔ آپ نے فرمایا :

یہ وہ دن ہے جب اللہ تعالی حضرت آدم کو پکاریں گے اور وہ اپنے پروردگار کو جواب دیں گے ۔ اللہ تعالی فرمائے گا : اے آدم جہنم جانے والوں کو روانہ کرو ۔ حضرت آدم علیہ السلام دریافت کریں گے : اے پروردگار جہنم کی طرف کتنے جائیں گے ؟ اللہ فرمائے گا : ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنم میں اور ایک جنت میں ۔

لوگ مایوس ہوکر ایسے ہوگئے گویا وہ اب کبھی نہ ہنسیں گے ۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے اپنے ساتھیوں کی یہ حالت دیکھی تو فرمایا : عمل کرو اور خوش ہو جاؤ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) کی جان ہے تمہارے ساتھ دو مخلوقات ایسی ہیں کہ وہ جس کے ساتھ ہوں وہ کثرت میں ہو جائے (اور وہ ہیں) یاجوج و ماجوج اور آدم و ابلیس کی اولاد میں سے جو (بحالت کفر) مرگیا ۔ راوی نے کہا : اس سے لوگوں کا کچھ رنج و غم دور ہوا ۔

آپ نے فرمایا : عمل کرو اور خوش ہو جاؤ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) کی جان ہے تم لوگوں (دوزخیوں) میں اس طرح ہوگے جیسے اونٹ کے پہلو میں تل یا چوپائے کی ٹانگ پر سیاہ نشان ۔

امام ترمذی نے کہا : یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

باب - ۳۵

اللہ تعالی زمین کو لپیٹ کر کہے گا : میں ہوں بادشاہ

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التفسیر میں سورۃ الزمر کی آیت (و ما قدروا اللہ حق قدرہ) کے تحت بیان کیا ہے -

۳۱۹ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے - انہوں نے کہا : میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا :

اللہ تعالی زمین کو اپنی گرفت میں لے گا اور داہنے ہاتھ سے آسمانوں کو لپیٹے گا پھر فرمائے گا : میں ہوں بادشاہ - کہاں ہیں زمین کے بادشاہ ؟

امام بخاری نے ان الفاظ کو حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے کتاب التفسیر میں سورۃ الزمر کی آیت (و ما قدروا اللہ حق قدرہ) کے تحت اور اسی طرح کتاب الرقاق میں بیان کیا -

اس حدیث کو امام بخاری نے کتاب التوحید میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان الفاظ میں بیان کیا

۳۲۰ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے : بے شک اللہ تعالی زمین یا زمینوں کو اپنی گرفت میں لے گا اور آسمانوں کو اپنے داہنے ہاتھ میں پھر فرمائے گا : میں ہوں بادشاہ ۔

امام بخاری نے کتاب التوحید میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دو روایتیں بیان کیں ۔ ان میں سے ایک روایت میں ہے :

پھر ان کو حرکت دے گا اور فرمائے گا : میں ہوں بادشاہ میں ہوں بادشاہ ۔

کتاب التفسیر کے باب (سورۃ الزمر) میں ان تمام روایات سے طویل روایت میں کہا گیا :

۳۲۱ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ انہوں نے کہا : ایک یہودی عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس آیا اور کہا : اے محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) ہم (اپنی کتابوں میں) پاتے ہیں کہ اللہ تعالی (قیامت کے دن) آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر ، درختوں کو ایک انگلی پر ، پانی و کیچڑ کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر اٹھا لے گا پھر فرمائے گا : میں ہوں بادشاہ ۔

اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم یہودی عالم کی بات کی تصدیق کرتے ہوئے ایسے ہنسے کہ آپ کے دانت نمایاں ہوگئے ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے یہ پڑھا : (ان لوگوں نے اللہ کی

قدر ہی نہ کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے (اس کی قدرت کاملہ کا حال تو یہ ہے کہ) قیامت کے دن پوری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے - پاک و بالا تر ہے وہ اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں -)

امام مسلم نے یہود کے عالم کی حدیث کو باب (قیامت جنت اور دوزخ کی صفات) میں ان الفاظ میں بیان کیا -

۳۲۲ تو اس نے کہا : اے محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) یا اے ابوالقاسم اللہ تعالی قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر تھام لے گا . . . . یہاں تک کہ اس نے کہا : پھر وہ ان کو حرکت دے گا اور فرمائے گا : میں ہوں بادشاہ ، میں ہوں بادشاہ -

---

امام مسلم نے اس کے بعد ایک اور روایت بیان کی لیکن اس میں (پھر وہ ان کو حرکت دے گا) کا ذکر نہیں کیا پھر اس سے ملتی جلتی کئی روایات ذکر کیں اور بعض روایات میں (راوی) کے قول کے بعد یہ اضافہ کیا -

۳۲۳ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کو دیکھا کہ آپ ہنسے تاآنکہ آپ کے دانت نمایاں ہوگئے- راوی نے کہا : اس (یہودی عالم) کی بات پر متعجب ہو کر تصدیق کرتے ہوئے -

اس کے بعد امام مسلم نے صحیح بخاری کی یہاں مذکورہ حدیث کی مانند حدیث بیان کی -

---

امام مسلم نے کچھ اور روایات اضافہ کے ساتھ بیان کیں - یہ روایات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہیں -

۳۲۴ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

قیامت کے دن اللہ تبارک و تعالی آسمانوں کو لپیٹ دے گا پھر ان کو دائیں ہاتھ میں لے کر فرمائے گا : میں ہوں بادشاہ ، کہاں ہیں سرکش لوگ ؟ کہاں ہیں متکبر لوگ ؟ پھر زمین کو بائیں ہاتھ سے لپیٹ کر فرمائے گا : میں ہوں بادشاہ ، کہاں ہیں سرکش لوگ ؟ کہاں ہیں متکبر لوگ ؟

امام مسلم نے یہ روایت بھی بیان کی -

۳۲۵ عبیداللہ بن مقسم سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی جانب دیکھا کہ آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کے واقعات کیسے بیان کرتے تھے - (انہوں نے روایت کیا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی آسمانوں اور زمینوں کو اپنے ہاتھوں سے پکڑے گا اور فرمائے گا : میں ہوں اللہ (آپ اپنی انگلیوں کو بند کرتے تھے اور کھولتے تھے) میں ہوں بادشاہ -

راوی نے کہا : تاآنکہ میں نے منبر کو دیکھا کہ وہ نیچے کی جانب سے ہل رہا ہے یہاں تک کہ میں یہ کہنے پر مجبور ہوگیا : کیا یہ (منبر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو نیچے گرا دے گا ؟

امام ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی دوسری حدیث کو جو مسلم میں ہے ان الفاظ میں باب (فیما انکرت الجہمیۃ) میں بیان کیا -

Scanned with CamScanner

۳۲۶ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے - انہوں نے کہا : میں رسول اللہ صلی اللہ کو جب آپ منبر پر تھے تو یہ فرماتے سنا : اللہ جبار آسمانوں اور زمینوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر اپنی گرفت میں لے لے گا پھر (مٹھی کو) کھولے اور بند کرے گا اور فرمائے گا : میں ہوں جبار کہاں ہیں سرکش لوگ ؟ کہاں ہیں متکبر لوگ ؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم دائیں بائیں ہلنے لگے تاآنکہ میں نے منبر کو نیچے سے ہلتے دیکھا اور (میں یہ کہنے پر مجبور ہوگیا) اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ و سلم) یہ (منبر) آپکو گرا دے گا -

---

امام ابو داود نے اس حدیث کو اپنی سنن میں (باب الرویة) میں بیان کیا -

۳۲۷ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تعالی قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ لے گا پھر ان کو دائیں ہاتھ میں لے کر فرمائے گا : میں ہوں بادشاہ ، کہاں ہیں سرکش لوگ ؟ کہاں ہیں متکبر لوگ ؟ پھر زمینوں کو لپیٹ کر انہیں پکڑے گا — ابن العلا راوی نے کہا — اپنے دوسرے ہاتھ میں ، پھر فرمائے گا : میں ہوں بادشاہ ، کہاں ہیں سرکش لوگ ؟ کہاں ہیں متکبر لوگ ؟

باب ـ ۳۶

شفاعت کے بارے میں چند احادیث

اول ـ صحیح بخاری کی روایات

۔ امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب بدء الخلق کے باب (قول اللہ تعالیٰ : انا ارسلنا نوحا الی قومہ ان انذر قومک من قبل ان یاتیھم عذاب الیم) میں بیان کیا ـ

۳۲۸ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں : ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے ہمراہ ایک دعوت میں تھے ـ آپ کو دست کا پارچہ گوشت اٹھا کر دیا گیا ـ وہ آپ کو بہت پسند تھا ـ اس میں سے آپ نے کچھ دانتوں سے کاٹ کر کھایا اور فرمایا : میں قیامت کے دن لوگوں کا سربراہ ہوں گا ـ تم جانتے ہو وہ کیوں ؟

اللہ تعالی اگلے پچھلوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا تو دیکھنے والا ان کو دیکھے گا اور پکارنے

والا ان کو اپنی آواز سنا سکے گا ۔ سورج قریب آجائے گا ۔ اس پر کچھ لوگ کہیں گے : تم دیکھ رہے ہو کہ تم کس مصیبت میں مبتلا ہو ۔ اس وجہ سے تم پر کیا بیت رہی ہے ۔ کسی ایسے شخص کو کیوں نہیں دیکھتے جو تمہارے پروردگار سے تمہاری سفارش کرسکے ۔ اس پر بعض لوگ کہیں گے : تمہارا باپ آدم جو ہے ۔ تو وہ ان کے پاس جا کر دہائی دیں گے :

اے آدم (علیہ السلام) آپ تمام انسانوں کے باپ ہیں ، آپ کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے تخلیق کیا ، اپنی روح آپ کے اندر پھونکی ، فرشتون کو حکم دیا کہ آپ کو سجدہ کریں اور آپ کو جنت میں ٹھہرایا تو کیا آپ اپنے پروردگار سے ہماری سفارش نہ کریں گے ؟ کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں اور ہم پر کیا گذر رہی ہے ۔

حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے : میرا رب تو آج ایسا غصے میں ہے کہ اس سے پہلے کسی پر اس نے ایسا غصہ نہیں کیا اور نہ اس کے بعد کسی پر ایسا غصہ کرے گا ۔ اس نے مجھے درخت سے منع کیا لیکن میں نے اس کی نافرمانی کی ۔ مجھے اپنی فکر لگی ہے کسی دوسرے کے پاس جاؤ ۔ تم نوح (علیہ السلام) کے پاس چلے جاؤ ۔

وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے : اے نوح آپ زمین کے باسیوں کے لئے اللہ کے پہلے رسول تھے ۔ اللہ نے آپ کا نام شکر گذار بندہ رکھا ۔ کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں اور اس کی وجہ سے ہم پر کیا بیت رہی ہے ؟ کیا آپ اپنے پروردگار کے پاس ہماری سفارش نہیں کریں گے ؟

حضرت نوح فرمائیں گے : میرا پروردگار تو آج ایسا غصے میں ہے کہ اس سے پہلے کسی پر اس نے ایسا غصہ نہین کیا اور نہ اس کے بعد کسی پر ایسا غصہ کرے گا ۔ مجھے اپنی فکر لگی ہے ۔ محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) کے پاس جاؤ ۔

اس پر وہ میرے پاس آئیں گے تو میں عرش کے نیچے سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو کہا جائے گا : اے محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) اپنا سر اٹھاؤ اور سفارش کرو ۔ آپ کی سفارش سنی جائے گی اور مانگیے آپ کو عطا کیا جائے گا ۔

محمد بن عبید نے کہا : میں نے اس حدیث کو پوری طرح یاد نہیں کیا ۔

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التفسیر میں سورۃ البقرۃ کے باب (و علم آدم الاسماء کلھا) میں بیان کیا ۔

۳۲۹ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

قیامت کے دن مومن اکٹھے ہوں گے تو وہ کہیں گے : کاش ہمارے پروردگار کے پاس کوئی ہماری سفارش کرے ۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے : آپ لوگوں کے باپ ہیں ، اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے تخلیق کیا ، فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا اور آپ کو تمام اشیاء کا علم دیا ۔ آپ اپنے پروردگار کے پاس ہماری سفارش کیجئے تاکہ ہم اپنی جگہ پر آرام پائیں ۔ تو وہ فرمائیں گے : میں تمہاری سفارش کرنے کا اہل نہیں ہوں اور اپنے گناہ کا ذکر کریں گے اور (سفارش کرتے ہوئے) شرم محسوس کریں گے ۔ تم نوح کے پاس جاؤ کیوں کہ وہ اللہ کی طرف سے اہل زمین کے لئے پہلے مبعوث کردہ رسول ہیں ۔

Scanned with CamScanner

وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے : میں تمہاری سفارش کرنے کا اہل نہیں ہوں اپنے اس سوال کو یاد کریں گے جو انہوں نے اپنے پروردگار سے بغیر جانے کردیا تھا ۔ اس لئے (سفارش کرتے ہوئے) شرم محسوس کریں گے اور فرمائیں گے : رحمن کے دوست کے پاس جاؤ ۔

وہ لوگ (حضرت ابراهیم علیہ السلام کے) پاس جائیں گے تو وہ کہیں گے : میں اس کا اہل نہیں ہوں تم موسی کے پاس جاؤ وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن سے اللہ نے گفتگو کی اور تورات عطا کی ۔

وہ لوگ حضرت موسی علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے : میں اس کا اہل نہیں اور خون ناحق کو یاد کریں گے ۔ اس پر وہ اپنے پروردگار سے شرم محسوس کریں گے اور کہیں گے : اللہ کے بندے اور اس کے رسول عیسی کے پاس جاؤ جو اللہ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں ۔

وہ لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے : میں اس کا اہل نہیں تم محمد صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس جاؤ وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کردیے ہیں ۔

وہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں جاؤں گا اور اپنے پروردگار سے اذن حضوری چاہوں گا ۔ جب میں اپنے پروردگار کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا جب تک اللہ چاہے گا مجھے اسی طرح رہنے دے گا پھر کہا جائے گا : اپنا سر اٹھائیے ، مانگیے آپ کو عطا کیا جائے گا ، کہیے آپ کی بات سنی جائے گی اور سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی ۔

اس پر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اللہ کی حمد ایسے کلمات سے کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی اور میں ان کو جنت میں داخل کروں گا پھر اس کی طرف لوٹوں گا ۔ جب میں اپنے پروردگار کو دیکھوں گا تو پہلے کی مانند کروں گا پھر سفارش کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی میں ان کو جنت میں داخل کروں گا پھر میں تیسری بار لوٹوں گا ۔ پھر چوتھی بار لوٹوں گا تو میں کہوں گا : اب جہنم میں صرف وہ باقی رہ گئے ہیں جن کو قرآن نے روک لیا ہے اور جن کا ہمیشہ وہاں رہنا واجب ہوگیا ہے ۔

امام ابو عبداللہ یعنی امام بخاری کہتے ہیں : مگر وہ جسے قرآن نے روک دیا ۔ اس سے مراد اللہ تعالی کا ارشاد ہے (وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے)۔

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب الرقاق کے باب (صفة الجنة و النار) میں بیان کیا ۔

۳۳۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : اللہ تعالی قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرے گا تو وہ کہیں گے : کاش کوئی اللہ کے پاس ہماری سفارش کرے تاکہ ہمیں اس جگہ سے نجات دلائے ۔ تو وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور گزارش کریں گے : آپ کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے تخلیق کیا ، آپ میں اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آپ کو سجدہ کریں ۔ آپ اپنے پروردگار سے ہماری سفارش کریں ۔ وہ فرمائیں گے میں تمہاری (سفارش کرنے کے) لائق نہیں ہوں اور اپنی سرزد غلطی کا تذکرہ کریں گے اور فرمائیں

گے : نوح کے پاس جاؤ وہ پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ نے مبعوث کیا ۔

وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے : میں تمہاری سفارش کرنے کا اہل نہیں ہوں اور اپنی سرزد غلطی کا تذکرہ کریں گے۔ تم ابراھیم کے پاس جاؤ جن کو اللہ نے اپنا خلیل بنایا۔

وہ لوگ حضرت ابراھیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے : میں تمہاری سفارش کرنے کے لائق نہیں ہوں اور اپنی سرزد غلطی کا تذکرہ کریں گے تم موسی کے پاس جاؤ جن سے اللہ نے کلام کیا ۔

وہ لوگ حضرت موسی علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے : میں تمہاری سفارش کرنے کے لائق نہیں ہوں اور اپنی سرزد غلطی کا تذکرہ کریں گے ۔تم عیسی کے پاس جاؤ ۔

وہ لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے : میں تمہاری سفارش کرنے کے لائق نہیں ہوں تم حضرت محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) کے پاس جاؤ جن کے اگلے پچھلے تمام گناہ اللہ نے معاف کردیے ہیں ۔

وہ لوگ میرے پاس آئیں گے ۔ میں اپنے پروردگار سے اجازت طلب کروں گا تو جب میں اس کو دیکھوں گا تو سجدے میں پڑ جاؤں گا ۔ جب تک اللہ چاہے مجھے اسی حالت میں رکھے گا پھر کہا جائے گا : اپنا سر اٹھاؤ مانگو آپ کو عطا کیا جائے گا ، کہو آپ کا کہا سنا جائے گا اور سفارش کرو آپ کی سفارش قبول کی جائے گی ۔ اس پر میں اپنے پروردگار کی ایسی تعریف کروں گا جو اس نے مجھے سکھلائی ہوگی ۔ پھر میں سفارش کروں

گا تو میرے لئے ایک حد مقرر کر دی جائے گی پھر میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں لے جاؤں گا۔ میں پھر لوٹوں گا اور پھر سجدے میں گر جاؤں گا ۔ اسی طرح تیسری یا چوتھی بار ۔ یہاں تک کہ جہنم میں صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جن کو قرآن روک لے گا ۔

قتادہ اس موقع پر کہتے تھے : ان کا جہنم میں ہمیشہ رہنا واجب ہوگیا ۔

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب الرقاق کے باب (الصراط جسر جہنم) میں بیان کیا ۔

۳۳۱ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے کہا : اے اللہ کے رسول کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو دیکھ سکیں گے ۔ آپ نے دریافت فرمایا : کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی شبہ ہوتا ہے جب کہ بادل نہ ہوں ؟ انہوں نے جواب دیا نہیں اے اللہ کے رسول ۔ آپ نے دریافت فرمایا : کیا تمہیں چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شبہ ہوتا ہے جب کہ بادل نہ ہوں ؟ انہوں نے جواب دیا : نہیں اے اللہ کے رسول ۔

آپ نے فرمایا : اسی طرح تم اسے قیامت کے دن دیکھ سکو گے ۔ اللہ تعالی لوگوں کو جمع کرے گا پھر فرمائے گا : جو شخص کسی دوسرے کی پوجا کرتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے ۔ جو سورج کی پوجا کرتے تھے وہ سورج کے ساتھ ہو جائیں گے جو چاند کی پوجا کرتے تھے وہ چاند کے ساتھ ہو جائیں گے اور جو طاغوت کی پوجا کرتے تھے وہ اس کے ساتھ ہو جائیں گے ۔ تو باقی یہ امت رہ جائے گی جس میں منافق بھی ہوں گے ۔ اللہ تعالی (ان کے پاس) ایک ایسی صورت میں آئے گا جس

کو وہ پہچانتے نہ ہوں گے اور فرمائے گا : میں تمہارا پروردگار ہوں ۔ لوگ کہیں گے : تجھ سے ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں ۔ ہم اسی جگہ رہیں گے جب تک ہمارا پروردگار نہ آ جائے ۔ جب وہ آ جائے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے ۔

اس کے بعد اللہ تعالی ایسی صورت میں ان کے پاس آئے گا جس کو وہ پہچانتے ہوں گے تو وہ فرمائے گا : میں تمہارا پروردگار ہوں ۔ تو وہ لوگ جواب دیں گے : ہاں آپ ہمارے پروردگار ہیں اور اس کے ساتھ ہو جائیں گے ۔ پھر جہنم پر پل قائم کیا جائے گا ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : میں پہلا شخص ہوں گا جو اسے عبور کرے گا ۔ اس دن رسولوں کی پکار ہوگی : اے اللہ بچا لیجو ، اے اللہ بچا لیجو ۔ (اس پل پر) سعدان (گھاس) کے کانٹوں کی مانند آنکڑے ہوں گے ۔ کیا تم لوگوں نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں ؟ ان لوگوں نے جواب دیا : کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ۔

آپ نے فرمایا : وہ سعدان کے کانٹوں کی مانند ہوں گے بجز اس کے کہ ان کے قد و قامت کے بارے میں علم نہیں (کہ کتنے بڑے ہوں گے) وہ لوگوں کو انکے اعمال کی مناسبت سے اچک لیں گے ۔ ان میں وہ ہوں گے جو اپنے اعمال کی بنا پر ہلاک ہوں گے ۔ کچھ وہ ہوں گے جو ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے لیکن عبور کرلیں گے ۔

جب اللہ تعالی لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے سے فارغ ہو جائے گا اور چاہے گا کہ دوزخ سے ان لوگوں کو نکال لے جن کو وہ نکالنا چاہے جو اللہ کے یکتا معبود ہونے کی گواہی دیتے ہوں گے ۔ تو وہ فرشتوں کو حکم دے گا کہ ان کو باہر نکالو ۔ وہ فرشتے ان کو

سجدوں کے نشانات سے پہچان لیں گے (کیوں کہ) اللہ تعالی نے آگ پر حرام قرار دے دیا کہ وہ سجدوں کے نشانات کو جلائے ۔ تو وہ اس حال میں نکالے جائیں گے کہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے ۔ پھر ان پر پانی ڈالا جائے گا جسے آب حیات کہتے ہیں ۔ تو وہ بہتے پانی کے خس و خاشاک میں اگنے والے دانے کی مانند تر و تازہ ہو جائیں گے ۔ ان میں سے ایک شخص باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ جہنم کی طرف ہوگا تو وہ واویلا کرے گا : اے پروردگار اس کی زہریلی ہوا اور اس کے شعلے نے مجھے جلا ڈالا ۔ میرا چہرہ آگ کی طرف سے پھیر دے۔

وہ برابر اللہ کو پکارتا رہے گا تو اللہ فرمائے گا : اگر میں تجھے یہ عطا کردوں تو کیا تو اس کے بعد تو کوئی سوال نہیں کرے گا ۔ وہ جواب دے گا : تیری عزت کی قسم بالکل نہیں میں کوئی سوال نہ کروں گا ۔ اس پر اس کا چہرہ آگ کی طرف سے پھیر دیا گیا ۔

اس کے کچھ عرصے کے بعد اس نے پھر کہا : اے اللہ مجھے جنت کے دروازے کے قریب کردے ۔ اللہ تعالی فرمائے گا : کیا تو نے نہیں کہا تھا کہ تو اس کے بعد مجھ سے کچھ نہ مانگے گا ۔ تیرا برا ہو اے آدم زاد تو کتنا دھوکے باز ہے ۔ وہ شخص برابر اللہ کو پکارتا رہے گا ۔ اللہ تعالی فرمائے گا : اگر میں تجھے یہ عطا کردوں اس کے بعد تو تو کچھ نہیں مانگے گا ؟ وہ جواب دے گا : نہ تیری عزت کی قسم کچھ نہیں مانگوں گا ۔ تو اللہ تعالی اسے پکے عہد و پیمان کرائے گا کہ وہ (مزید) کچھ نہیں مانگے گا ۔ اسکے بعد اسے جنت کے دروازے کے قریب کردے گا ۔

جب وہ شخص جنت کے اندر کی چیزیں دیکھے گا تو جب تک اللہ اسے خاموش رکھنا چاہے گا وہ خاموش رہے

Scanned with CamScanner

گا پھر کہے گا : اے پروردگار مجھے جنت میں داخل کر دے ۔ اللہ تعالی فرمائے گا : کیا تو نے نہیں کہا تھا کہ تو اس کے بعد مجھ سے کچھ نہ مانگے گا تیرا برا ہو اے آدم زاد تو کتنا دھوکے باز ہے ۔ وہ شخص التجا کرے گا : اے پروردگار مجھے اپنی مخلوقات میں سب سے بد بخت نہ بنا ۔ وہ اسی طرح برابر پکارتا رہے گا تاآنکہ اللہ تعالی ہنس دے گا ۔

جب وہ ہنس دے گا تو اسے جنت میں داخلے کی اجازت دی جائے گی ۔ جب وہ داخل ہو جائے گا تو اسے کہا جائے گا : اب اپنی آرزو ایسے ایسے بیان کر ۔وہ اپنی آرزو بیان کرے گا ۔ اسے دوبارہ یہی کہا جائے گا کہ اپنی آرزو ایسے ایسے بیان کر تو وہ اپنی آرزو بیان کرے گا ۔ یہاں تک کہ اس کی تمام آرزوئیں ختم ہو جائیں گی اس پر اسے کہا جائے گا : یہ تو تیرا ہے اور اس کے مانند اور بھی (تیرا ہے) ۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا : وہ شخص سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والا ہوگا (راوی نے کہا) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ، حضرت ابو ہریرۃ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے اس حدیث میں کوئی تبدیلی نہیں کی مگر جب وہ (ابو ہریرۃ) اپنے اس قول تک پہنچے (یہ تو تیرا ہے اور اس کے مانند اور بھی) تو ابو سعید نے کہا : میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا ہے : یہ تیرا ہے اور اس کا دس گنا اور تیرا ہے ۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا : میں نے تو ویسے ہی سنا تھا (جیسے حدیث بیان کی)

Scanned with CamScanner

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التوحید کے باب (قول اللہ تعالی : لما خلقت بیدی) میں بیان کیا ۔

۳۳۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : اسی طرح اللہ تعالی قیامت کے دن مومنوں کو جمع کرے گا تو وہ کہیں گے : کاش کوئی ہمارے پروردگار کے پاس ہماری سفارش کردے تاکہ ہم اپنی جگہوں پر آرام پائیں ۔ تو وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے : اے آدم آپ لوگوں کی (مصیبت) نہیں دیکھتے ۔ اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا ، فرشتوں نے آپ کو سجدہ کیا اور آپ کو تمام اشیاء کا علم دیا ۔ آپ اپنے پروردگار کے پاس ہماری سفارش کریں تاکہ ہم اپنی جگہوں پر آرام پائیں ۔

حضرت آدم فرمائیں گے : میں اس کا اہل نہیں ہوں اور ان سے اپنی سرزد غلطی کا تذکرہ کریں گے ۔ لیکن تم نوح کے پاس جاؤ کیوں کہ وہ اللہ تعالی کی طرف سے اہل زمین کے لئے پہلے رسول مبعوث ہوئے ۔ وہ لوگ حضرت نوح کے پاس آئیں گے ۔

حضرت نوح فرمائیں گے : میں تمہاری سفارش کرنے کا اہل نہیں ہوں اور اپنی سرزد غلطی کو یاد کریں گے لیکن تم اللہ کے دوست ابراہیم کے پاس جاؤ ۔ تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے ۔ وہ ان سے اپنی سرزد غلطیوں کا تذکرہ کریں گے (اور فرمائیں گے) تم موسی کے پاس جاؤ وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن کو اللہ نے تورات دی اور ان سے گفتگو کی ۔ وہ موسی کے پاس آئیں گے ۔ وہ فرمائیں گے : میں تمہاری سفارش کرنے کا اہل نہیں ہوں اور ان سے اپنی سرزد غلطیوں کا تذکرہ کریں گے ۔ لیکن تم عیسی کے پاس

جاوٗ وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور اس کا کلمہ اور روح ہیں ۔ وہ لوگ حضرت عیسی کے پاس آئیں گے تو وہ فرمائیں گے : میں اس کا اہل نہیں ہوں تم حضرت محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) کے پاس جاوٗ ۔ جو اللہ کے ایسے بندے ہیں جن کے اگلے پچھلے گناہ اللہ نے معاف کردیے ہیں ۔

وہ لوگ میرے پاس آئیں گے ۔ میں اپنے پروردگار سے اذن باریابی چاہوں گا تو وہ مجھے اجازت دے گا ۔ جب میں اپنے پروردگار کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاوٗں گا ۔ تو جب تک اللہ چاہے گا میں اسی حالت میں رہوں گا ۔ پھر مجھ سے کہا جائے گا : اے محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) اپنا سر اٹھائیے اورکہیے آپ کی (بات) سنی جائے گی ، مانگیے آپ کو عطا کیا جائے گا اور سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی ۔ اس پر میں اللہ کی ایسی ایسی تعریفیں کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا ۔ پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی ۔ تو میں (اس مقررہ تعداد کو) جنت میں داخل کروں گا پھر واپس لوٹوں گا اور جب اپنے پروردگار کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاوٗں گا تو جب تک وہ چاہے گا میں اسی حالت میں رہوں گا پھر مجھ سے کہا جائے گا : اے محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) اپنا سر اٹھائیے اور کہیے آپ کی (بات) سنی جائے گی ، مانگیے آپ کو عطا کیا جائے گا اور سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی تو میں اپنے پروردگار کی ایسی ایسی تعریف کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا ۔ پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی تو میں ان کو جنت میں لے جاوٗں گا ۔ پھر لوٹوں گا جب اپنے پروردگار کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاوٗں گا ۔ جب تک اللہ

چاہے وہ مجھے اسی حال میں رہنے دے گا ۔ پھر کہا جائے گا : اے محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) اپنا سر اٹھائیے کہیے آپ کی (بات) سنی جائے گی مانگیے آپ کو عطا کیا جائے گا اور سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی ۔ تو میں اپنے پروردگار کی ایسی ایسی تعریف کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی تو میں ان کو جنت میں لے جاؤں گا ۔ پھر میں لوٹوں گا اور عرض کروں گا : اے پروردگار اب جہنم میں صرف وہی رہ گئے ہیں جن کو قرآن نے روک دیا ہے ۔ جن کا وہاں ہمیشہ رہنا واجب ہوگیا ہے ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : دوزخ سے وہ بھی نکال لیا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور جس کے دل میں ایک جو برابر بھلائی ہوگی ۔ پھر دوزخ سے اس کو بھی نکال لیا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور جس کے دل میں ایک گندم کے دانے کے برابر بھلائی ہوگی ۔ پھر اسے بھی دوزخ سے نکال لیا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھلائی ہوگی ۔

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التوحید کے باب (قول اللہ تعالی : وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ) میں بیان کیا ۔

۳۳۳ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف چودھویں رات کو نکلے اور فرمایا : بے شک تم لوگ اپنے پروردگار کو قیامت کے دن اسی طرح دیکھو گے جیسے تمہیں اس (چاند) کے دیکھنے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے ۔

۳۳۴ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے کہا : اے اللہ کے رسول کیا ہم اپنے پروردگار کو قیامت کے دن دیکھ سکیں گے ۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے ارشاد فرمایا : کیا تمہیں چودھویں رات کو چاند کے دیکھنے میں کوئی شبہ ہوتا ہے جب اس پر بادل نہ ہوں ؟ لوگوں نے جواب دیا نہیں اے اللہ کے رسول ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : اسی طرح تم اللہ کو دیکھو گے ۔ قیامت کے دن اللہ لوگوں کو جمع کرے گا اور فرمائے گا : جو کوئی کسی دوسری چیز کی پوجا کرتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے اس پر جو سورج کی پوجا کرتے تھے وہ سورج کے ساتھ ہو جائیں گے ، جو چاند کی پوجا کرتے تھے وہ چاند کے ساتھ ہو جائیں گے ، جو طاغوت کی پوجا کرتے تھے وہ ان کے ساتھ ہو جائیں گے اور باقی یہ امت بچ جائے گی (ان میں وہ بھی ہوں گے جو) شفاعت کرنے والے ہوں گے یا منافق ہوں گے (ابراہیم راوی کو اس میں شک تھا) پھر اللہ تعالی ان کے پاس آئے گا اور کہے گا : میں تمہارا پروردگار ہوں ۔

وہ لوگ جواب دیں گے : جب تک ہمارا پروردگار نہ آ جائے ہم یہیں ٹھہریں گے اور جب ہمارا پروردگار آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے ۔ پھر اللہ تعالی ان کے پاس ایسی صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے ہوں گے ۔ اللہ تعالی فرمائے گا : میں تمہارا پروردگار ہوں ۔ وہ لوگ جواب دیں گے : ہاں آپ ہمارے پروردگار ہیں ۔

اس کے بعد جہنم کی پشت پر پل رکھا جائے گا ۔ میں اور میری امت سب سے پہلے اس کو پار کریں گے اور

رسول اس دن کوئی بات نہیں کریں گے ان کی پکار اسدن صرف یہ ہوگی : اے اللہ ہمیں بچا لو ۔ اے اللہ ہمیں بچا لو ۔

جہنم میں سعدان کے کانٹوں کی مانند آنکڑے ہوں گے ۔ کیا تم نے سعدان (گھاس) دیکھی ہے ؟ لوگوں نے جواب دیا : ہاں اللہ کے رسول ۔ آپ نے فرمایا : وہ سعدان کے کانٹوں کی مانند ہوں گے بجز اس کے کہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ وہ کتنے بڑے ہوں گے ۔ وہ لوگوں کو ان کے اعمال کی مناسبت سے اچک لیں گے ۔ لوگوں میں سے کچھ وہ ہوں گے جو اپنے اعمال کی بنا پر ہلاک ہو جائیں گے یا اپنے اعمال کی بنا پر پکڑیں جائیں گے کچھ زخمی ہوکر گر جائیں گے یا عبور کرلیں گے یا ایسے ہی آپ نے فرمایا ۔

پھر اللہ تعالی اپنا جلوہ دکھائے گا تو جب وہ بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے سے فارغ ہو جائے گا اور چاہے گا کہ اپنی رحمت سے لوگوں کو جہنم سے نکالے تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ ان لوگوں کو آگ سے نکالو جنہوں نے اللہ کے ساتھ کچھ شرک نہ کیا ہو اور جن پر اللہ تعالی رحم کرنا چاہے گا وہ ہوں گے جنہوں نے اللہ کی یکتائی کا اقرار کیا ہوگا ۔ تو فرشتے انکو جہنم میں ان کے سجدوں کے نشانات سے پہچان لیں گے ۔

جہنم کی آگ آدم زاد کے سارے جسم کو کھا لے گی بجز سجدوں کے نشابات کے ۔ اللہ نے آگ پر حرام کردیا ہے کہ وہ سجدوں کے نشانات کو کھائے ۔ وہ لوگ جہنم سے جلے بھنے نکالیں جائیں گے ۔ ان کے اوپر آب حیات ڈالا جائے گا تو وہ اس سے ایسے تر و تازہ ہوں گے جیسے بہتے پانی کے خس و خاشاک میں دانہ اگتا ہے پھر اللہ تعالی بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے سے فارغ

ہو جائے گا صرف ایک شخص باقی رہ جائے گا جو جہنم کی طرف منہ کئے ہوگا ۔ وہ جہنمیوں میں سے آخری آدمی ہوگا جو جنت میں جائے گا ۔ وہ عرض کرے گا: اے پروردگار میرا چہرہ آگ کی طرف سے پھیر دے ۔ کیونکہ اس کی زہریلی ہوا اور اس کے شعلے کی لپٹ نے مجھے جلا ڈالا ۔ تو جب تک اللہ چاہے وہ گڑگڑاتا رہے گا ۔ پھر اللہ تعالی اس سے ارشاد فرمائے گا : اگر میں تجھے یہ عطا کردوں تو کیا تو اس کے بعد تو مجھ سے کوئی سوال نہیں کرے گا ؟ وہ شخص جواب دے گا : تیری عزت کی قسم میں اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگوں گا ۔اس پر اللہ تعالی اس سے جیسے چاہے گا پکے قول و اقرار کروائے گا ۔

پھر اللہ تعالی اس کا چہرہ آگ کی طرف سے پھیر دے گا تو جب وہ جنت کی طرف متوجہ ہوگا اور اس کو دیکھے گا تو جب تک اللہ چاہے گا کہ وہ خاموش رہے تو وہ خاموش رہے گا پھر عرض کرے گا : اے پروردگار مجھے جنت کے دروازے تک آگے کردے ۔ تو اللہ تعالی اس سے بازپرس کرے گا : کیا میں نے تجھ سے پکے قول و اقرار نہیں کروائے تھے کہ تو مجھ سے کسی اور چیز کا کبھی سوال نہیں کرے گا تیرا برا ہو اے آدم زاد تو کتنا دھوکے باز ہے ۔ وہ شخص کہے گا : اے پرورد گار ۔ اور اللہ کو پکارے گا تاآنکہ اللہ تعالی فرمائے گا : اگر میں تجھے یہ عطا کردوں تو تو کچھ اور تو نہیں مانگے گا ۔ وہ شخص جواب دے گا : نہیں تیری عزت کی قسم میں اس کے علاوہ کچھ نہ مانگوں گا۔ اس سے پکے قول و اقرار کروانے کے بعد اللہ تعالی اسے جنت کے دروازے پر پہنچا دے گا ۔ جب وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہوگا تو اس کو جنت دکھائی دے گی تو وہ جنت کے اندر کی آرائشیں اور خوشیاں دیکھے گا تو جب تک اللہ چاہے وہ خاموش رہے گا ۔

پھر اللہ سے وہ عرض کرے گا : اے پروردگار مجھے جنت میں داخل کردے ۔ تو اللہ تعالی اس سے بازپرس کرے گا : کیا تو نے پکے قول و اقرار نہیں کئے تھے کہ تو مجھ سے کوئی اور چیز نہیں مانگے گا تیرا برا ہو اے آدم زاد تو کتنا دھوکے باز ہے ۔ تو وہ گڑگڑا ئے گا : اے پروردگار میں تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بد بخت نہ بنوں ۔ وہ برابر اللہ کو پکارتا رہے گا تاآنکہ اللہ تعالی کو اس پر ہنسی آ جائے گی جب اس کو ہنسی آ جائے گی تو حکم دے گا : جنت میں داخل ہو جاؤ ۔

جب وہ شخص جنت میں داخل ہو جائے گا تو اللہ تعالی اسے حکم دے گا : اپنی آرزو بیان کر ۔ وہ شخص اپنے پروردگار سے مانگے گا اور اپنی آرزو بیان کرے گا تاآنکہ اللہ تعالی اسے یاد دلاتا رہے گا ایسے اور ایسے مانگو ۔ جب اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالی فرمائے گا : یہ تو تیرا ہے اور اس کے مانند اور بھی تیرا ہے ۔

عطا بن یزید نے کہا : ابو سعید خدری نے ابو ہریرۃ کی حدیث میں کسی بات کو رد نہیں کیا مگر جب ابو ہریرۃ نے کہا : اللہ تبارک و تعالی نے فرمایا : یہ تو تیرا ہے اور اس کی مانند اور بھی تیرا ہے ۔ تو حضرت ابو سعید خدری نے فرمایا : اے ابو ہریرۃ اس کے ساتھ دس گنا اور ہے ۔

حضرت ابو ہریرۃ نے فرمایا : مگر میں نے تو آپ سے وہی یاد کیا ہے یعنی یہ تو تیرا ہے اور اس کی مانند اور بھی تیرا ہے ۔ حضرت ابو سعید خدری نے فرمایا : میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے یاد کیا (یہ تو تیرا ہے اور اس کا دس گنا (اور بھی تیرا ہے) ۔

حضرت ابو ہریرۃ نے فرمایا : جنتیوں میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا یہی شخص ہوگا ۔

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التوحید کے باب (قول اللہ تعالی : وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ) میں بیان کیا ۔

۳۳۵ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ انہوں نے کہا : ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے دریافت کیا : اے اللہ کے رسول کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو دیکھ سکیں گے ؟ آپ نے فرمایا : کیا تمہیں سورج اور چاند کو دیکھنے میں کوئی شبہ ہوتا ہے جب مطلع صاف ہو ؟ ہم نے جواب دیا نہیں ۔ آپ نے فرمایا : اس دن تمہیں اپنے پروردگار کو دیکھنے میں کوئی شبہ ایسے ہی نہیں ہوگا جیسے سورج و چاند کو دیکھنے میں نہیں ہوتا ۔ پھر فرمایا ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ہر گروہ اس طرف چلاجائے جس کی وہ پوجا کرتا تھا ۔

اس پر طلیب پوجنے والے اپنی طلیب کے ساتھ اور بتوں کو پوجنے والے اپنے بتوں کے ساتھ اور ہر دیوی دیوتا کی پوجا کرنے والا ان کے ساتھ چلا جائے گا تاآنکہ نیک و بد اور اہل کتاب کے باقی ماندہ اللہ کی عبادت کرنے والے باقی رہ جائیں گے پھرجہنم کو لایا جائے گا تو وہ ایک سراب کی طرح نظر آئے گی۔

بعد ازاں یہود سے پوچھا جائے گا : تم کس کی پوجا کرتے تھے ؟ وہ جواب دیں گے : اللہ کے بیٹے عزیر کی ۔ تو ان سے کہا جائے گا : تم جھوٹے ہو نہ اللہ نے کوئی بیوی کی اور نہ اس کی اولاد تھی ۔ اب تم کیا چاہتے ہو ؟ وہ جواب دیں گے : ہم کچھ پینا

چاہتے ہیں ـ ان سے کہا جائے گا : پیو ـ تو وہ جہنم میں گر جائیں گے ـ

پھر عیسائیوں سے دریافت کیا جائے گا : تم کس کی پوجا کرتے تھے ؟ وہ جواب دیں گے : ہم اللہ کے بیٹے مسیح کی پوجا کرتے تھے ـ تو ان سے کہا جائےگا تم جھوٹے ہو نہ تو اللہ کی کوئی بیوی تھی اور نہ اولاد ـ تم کیا چاہتے ہو ؟ وہ جواب دیں گے : ہم کچھ پینا چاہتے ہیں ـ ان سے کہا جائے گا : پیو ـ تو وہ گر جائیں گے تاآنکہ اللہ کی عبادت کرنے والے نیک و بد باقی رہ جائیں گے ـ ان سے دریافت کیا جائے گا : تم کیوں رکے ہوئے ہو جب کہ لوگ تو چلے گئے ـ وہ جواب دیں گے : ہم نے ان کو چھوڑ دیا اور اس وقت تو ہم آج کی نسبت ان کے زیادہ محتاج تھے ـ ہم نے پکارنے والے کی پکار سنی کہ ہر گروہ ان کے ساتھ مل جائے جن کی وہ پوجا کرتے تھے اور ہم تو اپنے رب کا انتظار کر رہے ہیں ـ

آپ نے فرمایا : پہلی مرتبہ اللہ تعالی ان کی دیکھی ہوئی صورت کے علاوہ ان کے پاس آئے گا تو وہ فرمائے گا : میں ہوں تمہارا پروردگار ـ تو وہ کہیں گے : (کیا واقعی) آپ ہمارے پروردگار ہیں ـ انبیاء کے علاوہ اس سے کوئی گفتگو نہیں کرے گا ـ اللہ تعالی دریافت کرے گا : کیا تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان کوئی پہچان کی علامت بھی ہے ؟ وہ جواب دیں گے : ہاں پنڈلی ہے ـ اس پر اللہ تعالی اپنی پنڈلی کھول دے گا تو ہر مومن سجدے میں گر جائے گا صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو ریا کاری کے لئے اللہ کو سجدہ کرتے تھے ـ وہ سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی پیٹھ ایک تختے کی مانند سپاٹ ہو جائے گی پھر پل کو لا کر جہنم کی پشت پر رکھا جائے گا ـ

ہم نے دریافت کیا : اے اللہ کے رسول پل کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا : ایک پھسلنے کی جگہ ہے اس پر سنسیاں ہیں ، آنکڑے ہیں اور گوکھرو ہیں جن کے کانٹے خم دار سر والے ہیں جو نجد کی گھاس سعدان کے کانٹوں کی مانند ہیں - مومن اس پل پر سے کچھ پلک جھپکنے میں ، کچھ بجلی کی سی تیزی سے ، کچھ ہوا کی سی تیزی سے ، کچھ تیز رفتار گھوڑوں کی طرح ، کچھ اونٹنیوں کی طرح صحیح سالم ، کچھ زخمی ہوکر اس کو عبور کرلیں گے ، کچھ کٹ کٹا کر جہنم میں گر جائیں گے تاآنکہ ان میں سے آخری گذرنے والے کو کھینچ کر پار کرایا جائے گا -

جتنا تم مجھ سے حق کے لئے اصرار کرتے ہو اس سے کہیں زیادہ مومن پروردگار سے کریں گے - جب وہ دیکھیں گے کہ وہ نجات پاگئے ہیں تو اپنے بھائیوں کے لئے کہیں گے : اے ہمارے پروردگار یہ ہمارے بھائی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے ، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ نیک اعمال سرانجام دیتے تھے - اس پر اللہ تعالی فرمائے گا : جاؤ جس کے دل میں ایک دینار برابر ایمان پاؤ اس کو نکال لاؤ - اللہ تعالی (ان گناہگار مومنوں کے) چہرے آگ پر حرام کر دے گا - وہ (جنتی) ان کے پاس جائیں گے تو ان میں سے کچھ اپنے قدموں تک اور کچھ اپنی نصف پنڈلیوں تک آگ میں دھنس چکے ہوں گے پھر وہ جس کو پہچانتے ہوں گے ان کو نکال لیں گے اور واپس لوٹیں گے تو پروردگار فرمائے گا : جاؤ جس کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان پاؤ اس کو نکال لو - وہ لوگ جن کو پہچانیں گے ان کو نکال لیں گے - پھر لوٹیں گے تو ارشاد باری ہوگا : جاؤ جس کے دل میں ایک ذرہ برابر

بھی ایمان پاؤ اس کو بھی نکال لو ۔ تو وہ جس کو ایسا پائیں گے اس کو بھی نکال لیں گے ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر تم میری بات کو سچ نہ جانو تو قرآن کی یہ آیت پڑھ لو : بیشک اللہ تعالی کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرے گا اور اگر نیکی ہوئی تو اس کو دوگنا کردے گا ۔

انبیاء کرام سفارش کریں گے، فرشتے اور مومن سفارش کریں گے تو اللہ جبار فرمائے گا : میری سفارش باقی رہ گئی تو وہ آگ سے ایک مٹھی بھر آدمی نکالے گا ۔ تو اس میں سے ایسے لوگ نکلیں گے جو جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے تو ان کو جنت کے دروازوں کے بالمقابل نہر میں ڈالا جائے گا جسے آب حیات کہتے ہیں تو وہ اس کے دونوں کناروں پر ایسے تر و تازہ ہوں گے جیسے بہتے پانی کے خس و خاشاک میں دانہ اگتا ہے تم نے دیکھا ہوگا ۔ چٹان کے ایک طرف اور درخت کے ایک طرف اور جو ان میں سے سورج کی طرف ہوتا ہے وہ سبز ہوتا ہے اور جو سائے میں ہوتا ہے وہ سفید ہوتا ہے وہ لوگ اس میں سے موتیوں کی طرح (چمکدار) ہو کر نکلیں گے ۔ ان کی گردنوں پر مہریں کر دی جائیں گی ۔ تو وہ جنت میں داخل ہوں گے تو جنتی ان کو " رحمن کے آزاد کردہ " کہہ کر پکاریں گے ۔ وہ جنت میں بغیر کسی نیک کام کئے اور کسی نیکی کو آگے بھیجے بغیر جنت میں داخل ہوں گے ۔ ان سے کہا جائے گا : جو تم دیکھ رہے ہو وہ تمہارا ہے اور اتنا ہی اور تمہارا ہے ۔

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التوحید کے باب (قول اللہ تعالی : وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ) میں بیان کیا ۔

۳۳۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : قیامت کے دن مومنوں کو روک دیا جائے گا ۔ اس کی وجہ سے وہ غم زدہ ہو جائیں گے اور کہیں گے : اپنے پروردگار کے پاس سفارش کرائیں تاکہ اپنی جگہ پر آرام پائیں تو وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے آدم آپ لوگوں کے جد امجد ہیں ، اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے تخلیق کیا ، تجھے جنت میں ٹھہرایا ، فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے ۔ آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے پروردگار کے ہاں ہماری سفارش کیجئے تاکہ ہم اپنی جگہوں پر آرام پائیں ۔

حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے : میں تمہاری سفارش کرنے کا اہل نہیں ہوں اور اپنی سرزد غلطی یاد کریں گے کہ انہوں نے درخت کا پھل کھایا جس سے ان کو منع کر دیا گیا تھا ۔ لیکن (ایسا کرو) تم نوح کے پاس جاؤ وہ پہلے (صاحب شریعت) نبی ہیں جن کو اللہ نے اہل زمین کے لئے مبعوث کیا ۔

وہ لوگ حضرت نوح کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے : میں تمہاری سفارش کرنے کا اہل نہیں ہوں اور اپنی سرزد غلطی کو یاد کریں گے جو انہوں نے بغیر جانے اپنے پروردگار سے سوال کردیا تھا ۔ لیکن (تم ایسا کرو کہ) ابراھیم کے پاس جاؤ جو رحمن کے خلیل ہیں ۔ تو وہ لوگ حضرت ابراھیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے ۔ وہ کہیں گے : میں تمہاری سفارش کرنے کا اہل نہیں ہوں ۔ اور تین خلاف واقعہ باتیں یاد کریں گے جو انہوں نے کہی تھیں ۔ لیکن تم (ایسا کرو کہ) موسی کے پاس جاؤ وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جنہیں

اللہ نے تورات دی ، ان سے گفتگو کی اور ان سے نزدیکی میں سرگوشی کی ـ تو وہ موسی علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے : میں تمہاری سفارش کرنے کا اہل نہیں ہوں اور اپنی اس غلطی کو یاد کریں گے جو انہوں نے ایک شخص کو قتل کرکے کی تھی ـ لیکن تم (ایسا کرو کہ) عیسی کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں ـ تو وہ حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے : میں تمہاری سفارش کرنے کا اہل نہیں ہوں تم محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) کے پاس جاؤ وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن کے اگلے پچھلے گناہ اللہ نے معاف کردیے ـ

وہ لوگ میرے پاس آئیں گے ـ میں اللہ کے گھر میں جاکر اذن حضوری چاہوں گا تو مجھے اجازت دی جائے گی ـ جب میں اللہ کو دیکھوں گا تو سجدے میں گرجاؤں گا ـ تو جب تک اللہ چاہے مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا پھر فرمائے گا : اے محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) اپنا سر اٹھائیے ، کہیے آپ کی سنی جائے گی ، سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی اور مانگیے آپ کو عطا کیا جائے گا ـ

آپ نے فرمایا : اس پر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے پروردگار کی ایسی حمد و ثنا کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا پھر میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی ـ میں وہاں سے نکلوں گا اور میں ان کو جنت میں داخل کروں گا ـ

قتادہ نے کہا : میں نے ایسے ہی سنا ہے کہ میں وہاں سے نکل کر ان کو جہنم سے نکالوں گا اور جنت میں داخل کروں گا پھر لوٹوں گا اور اپنے پروردگار کے گھر میں اذن حضوری چاہوں گا تو مجھے اس کی اجازت

دی جائے گی ۔ تو جب میں اس کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا تو جب تک وہ چاہے گا مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا پھر فرمائے گا : اے محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) سر اٹھائیے ، کہیے آپ کی سنی جائے گی سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی اور مانگیے آپ کو عطا کیا جائے گا ۔

آپ نے فرمایا : اس پر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے پروردگار کی ایسی حمد و ثنا کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا ۔ پھر میں سفارش کروں گا اور میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی ۔ میں نکلوں گا اور ان کو جنت میں داخل کروں گا ۔

قتادہ نے کہا : میں نے (انس کو) کہتے سنا : میں وہاں سے نکلوں گا اور ان کو جہنم سے نکالوں گا پھر میں تیسری بار لوٹوں گا اور اپنے پروردگار کے گھر میں اذن حضوری چاہوں گا ۔ جب مجھے اس کی اجازت دی جائے گی اور میں اپنے پروردگار کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا جب تک وہ چاہے گا مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا پھر فرمائے گا : اے محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) اپنا سر اٹھائیے ، کہیے آپ کی سنی جائے گی ، سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی اور مانگیے آپ کو عطا کیا جائے گا ۔

آپ نے فرمایا : اس پر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اپنے پروردگار کی ایسی حمد و ثنا کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا ۔ پھر میں سفارش کروں گا اور میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی ۔ تو میں نکلوں گا اور ان کو جنت میں داخل کروں گا ۔

قتادہ نے کہا : میں نے (انس کو) کہتے سنا :

میں وہاں سے نکلوں گا اور ان کو جہنم سے نکالوں گا اور ان کو جنت میں داخل کروں گا تاآنکہ جہنم میں صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جن کو قرآن روک دے گا جن کی جہنم میں ہمیشگی واجب ہوگئی پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی : عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا۔ اور مقام محمود یہی ہے جس کا وعدہ اللہ تعالی نے تمہارے نبی سے کیا ہے ۔

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التوحید کے باب (کلام الرب عز و جل یوم القیامة مع الانبیاء) میں بیان کیا ۔

۳۳۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا : میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا : جب قیامت کا دن ہوگا تو میری سفارش قبول کی جائے گی ۔ میں عرض کروں گا : اے پروردگار جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے جنت میں داخل کردے ۔ تو وہ لوگ داخل کئے جائیں گے میں پھر گزارش کروں گا : جن کے دل میں معمولی سا بھی ایمان ہے اسے بھی جنت میں داخل کردے ۔

حضرت انس نے کہا : گویا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم کی انگلیوں کو (ہلتے ہوئے) دیکھ رہا ہوں ۔

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التوحید کے باب (کلام الرب عز و جل یوم القیامة مع الانبیاء) میں بیان کیا ۔

۳۳۸ معبد بن ہلال العنزی کہتے ہیں کہ ہم بصرے کے کئی لوگ اکٹھے ہوئے اور انس بن مالک کے پاس گئے ۔ اور ہم ثابت کو بھی ساتھ لیتے گئے تاکہ وہ ان سے

Scanned with CamScanner

شفاعت کی حدیث دریافت کریں ۔ حضرت انس اپنی کوٹھی میں تھے ۔ جب ہم گئے تو وہ نماز ضحی پڑھ رہے تھے ۔ ہم نے اجازت چاہی تو انہوں نے ہمیں اجازت دی اس حال میں کہ وہ اپنے بستر پر بیٹھے تھے ۔ ہم نے ثابت سے کہا : حدیث شفاعت سے قبل کوئی اور بات دریافت نہ کرنا ۔

انہوں نے کہا : اے ابو حمزہ آپ کے یہ بصری بھائی آپ کے پاس آئے ہیں تاکہ آپ سے حدیث شفاعت دریافت کریں ۔ حضرت انس نے کہا : جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ ہجوم کی وجہ سے بے چین ہوجائیں گے تو وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اپنے پروردگار سے ہماری سفارش کیجئے ۔ تو وہ جواب دیں گے : میں اس کا اہل نہیں ہوں تمہیں چاہیے کہ ابراهیم کے پاس جاؤ کیوں کہ وہ رحمن کے دوست ہیں ۔

وہ لوگ حضرت ابراهیم کے پاس آئیں گے ۔ تو حضرت ابراهیم کہیں گے : میں اس کا اہل نہیں ہوں ۔ تمہیں چاہیے کہ موسی کے پاس جاؤ کیوں کہ وہ کلیم اللہ ہیں ۔ وہ لوگ حضرت موسی کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے : میں اس کا اہل نہیں تمہیں چاہیے کہ عیسی کے پاس جاؤ کیوں کہ وہ اللہ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں ۔ وہ لوگ حضرت عیسی کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے : میں اس کا اہل نہیں تمہیں چاہیے کہ محمد صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس جاؤ ۔

وہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا : میں اس کا اہل ہوں ۔ میں اپنے پروردگار سے اجازت چاہوں گا تو وہ مجھے اجازت دے گا ۔ وہ مجھے ایسے حمدیہ کلمات الہام کرے گا جس سے میں اس کی تعریف کرسکوں گا جو اس وقت مجھے یاد نہیں (ان کلمات سے) میں

Scanned with CamScanner

اس کی حمد بیان کروں گا اور سجدے میں گر جاؤں گا ۔ تو کہا جائے گا : اے محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) اپنا سر اٹھائیے ، کہیے آپ کی بات سنی جائے گی ، مانگیے آپ کو عطا کیا جائے گا اور سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی ۔

اس پر میں کہوں گا : اے پروردگار میری امت میری امت ۔ تو کہا جائے گا : جاؤ جہنم میں سے انکو نکال لو جن کے دل میں جو کے دانے برابر بھی ایمان ہے ۔ تو میں جاؤں گا اور ایسا کروں گا پھر واپس لوٹوں گا اور ان حمدیہ کلمات سے اس کی حمد بیان کروں گا پھر سجدے میں گر جاؤں گا ۔ تو کہا جائے گا اے محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) اپنا سر اٹھائیے کہیے آپ کی بات سنی جائے گی ، مانگیے آپ کو عطا کیا جائے گا اور سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی ۔

اس پر میں کہوں گا : اے پروردگار میری امت میری امت ۔ تو کہا جائے گا : جاؤ جہنم میں سے انکو نکال لو جن کے دل میں ذرہ برابر یا رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہے ۔ تو میں جاؤں گا اور ایسا کروں گا ۔ پھر واپس لوٹوں گا اور ان حمدیہ کلمات سے اس کی حمد بیان کروں گا پھر سجدے میں گر جاؤں گا تو کہا جائے گا : اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنا سر اٹھائیے ، کہیے آپ کی سنی جائے گی ، مانگیے آپ کو عطا کیا جائے گا اور سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی ۔

اس پر میں کہوں گا : اے پروردگار میری امت میری امت ۔ اللہ تعالی فرمائے گا : جاؤ اور ان کو نکال لو جن کے دل میں معمولی سا بھی ایمان ہے ۔ تو

Scanned with CamScanner

میں جاؤں گا اور ایسا کروں گا ۔

جب ہم حضرت انس کے پاس سے باہر آئے تو میں نے اپنے بعض ساتھیوں سے کہا : کاش ہم حسن بصری کی طرف چلیں جو ابو خلیفہ کے گھر میں پوشیدہ ہیں تو ہم ان سے وہ حدیث بیان کریں جو حضرت انس نے ہم سے بیان کی ۔ ہم ان کے پاس گئے ، ان کو سلام کیا اور اجازت چاہی چاہی ۔ ہم نے ان سے کہا : اے ابو سعید ہم آپ کے بھائی انس بن مالک کے پاس سے آپ کی طرف آئے ہیں وہ شفاعت کی ایسی حدیث بیان کرتے ہیں جو ہم نے اس سے پہلے نہیں سنی ۔

حسن بصری نے کہا : وہ حدیث بیان کرو تو ہم نے وہ حدیث بیان کی ۔ جب ہم اس جگہ پہنچے (جہاں حضرت انس نے حدیث ختم کی تھی) تو حسن نے کہا بیان کرو ۔ ہم نے کہا : حضرت انس نے اس سے زیادہ ہمیں حدیث نہیں سنائی ۔

حسن بصری نے کہا : انہوں نے مجھ سے حدیث بیان کی بیس برس قبل جب وہ بوڑھے نہیں تھے ۔ اب میں نہیں جانتا کہ وہ بھول گئے یا انہوں نے آپ سے اس کو بیان کرنا نا پسند کیا ۔ ہم نے کہا : اے ابو سعید ہم سے یہ حدیث بیان کیجئے ۔ تو وہ ہنسے اور کہا : انسان بہت عجلت پسند پیدا کیا گیا ہے ۔ میں نے جو تم سے تذکرہ کیا ہے وہ اس لئے کہ میں چاہتا ہوں کہ میں تم سے حدیث بیان کروں ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : پھر میں چوتھی بار لوٹوں گا اور اس کی ان کلمات سے حمد بیان کروں گا پھر سجدے میں گر جاؤں گا ۔ تو اللہ فرمائے گا : اے محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) اپنا سر اٹھائیے ، کہیے آپ کی سنی جائے گی، مانگیے

آپ کو عطا کیا جائے گا اور سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی ۔ تو میں کہوں گا : اے پروردگار مجھے اجازت دیجئے ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے (صرف) لا الہ الا اللہ کہا ہوگا ۔

اللہ تعالی فرمائے گا : قسم ہے میری عزت کی میری بزرگی کی میری بڑائی کی اور میری عظمت کی میں ان کو ضرور نکالوں گا جنہوں نے (صرف) لا الہ الا اللہ کہا ہوگا ۔

دوئم : یہ روایات امام مسلم کی صحیح سے بیان کردہ ہیں ۔

صحیح مسلم باب (اثبات روية المومنین فی الاخرة لربهم سبحانه و تعالی)

۳۳۹ حضرت ابو هريرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو اطلاع دی گئی کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے دریافت کیا : اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ و سلم) کیا ہم اپنے پروردگار کو قیامت کے دن دیکھ سکیں گے ۔ آپ نے فرمایا : کیا تمہیں چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شبہ ہوتا ہے ؟ ان لوگوں نے جواب دیا : نہیں اے اللہ کے رسول ۔ آپ نے دریافت فرمایا : کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی شبہ ہوتا ہے جب کہ اس پر بادل نہ ہوں ؟ ان لوگوں نے جواب دیا : نہیں ۔ آپ نے فرمایا اسی طرح تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے ۔ اللہ تعالی قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرے گا اور فرمائے گا : جو شخص کسی دوسرے کی عبادت کرتا ہے وہ اس کے ساتھ ہو جائے ۔ تو جو کوئی سورج کی پوجا کرتا ہوگا وہ سورج کے ساتھ ہو جائے گا ۔ جو چاند کی پوجا کرتا

ہوگا وہ چاند کے ساتھ ہو جائے گا اور جو طاغوت کی پوجا کرتا ہوگا وہ طاغوت کے ساتھ ہو جائے گا ۔ یہ امت باقی بچ جائے گی اس میں منافق بھی شامل ہوں گے تو اللہ تعالی ان کی طرف ایسی شکل و صورت میں آئے گا جس کو وہ نہیں پہچانیں گے ۔ تو وہ فرمائے گا : میں تمہارا پروردگار ہوں ۔ تو وہ لوگ کہیں گے تم سے اللہ کی پناہ ، جب تک ہمارا پروردگار نہ آ جائے ہم یہیں ٹھہریں گے اور جب ہمارا پروردگار آئے گا تو ہم اس کو پہچان لیں گے ۔

پھر اللہ تعالی ان کے پاس ایسی شکل و صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچان لیں گے ۔ وہ فرمائے گا : میں تمہارا پروردگار ہوں ۔ تو وہ لوگ کہیں گے :ہاں آپ ہمارے پروردگار ہیں ۔ تو وہ اس کے ساتھ ہوجائیں گے ۔

(اس کے بعد) پل کو جہنم کی پشت پر رکھا جائے گا تو پھر میں اور میری امت سب سے پہلے اس کو عبور کریں گے ۔ اس دن رسولوں کے علاوہ کوئی گفتگو نہ کرے گا اور اس دن رسولوں کی پکار اے اللہ ہمیں بچالو ، بچالو ہوگی ۔

جہنم میں سعدان (ایک کانٹے دار گھاس) کے کانٹوں کی مانند آنکڑے ہوں گے ۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے دریافت فرمایا :) کیا تم نے سعدان دیکھی ہے ؟ انہوں نے جواب دیا : ہاں اے اللہ کے رسول ۔ آپ نے فرمایا : وہ (آنکڑے) سعدان کے کانٹوں کی مانند ہوں گے بجز اس کے کہ اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کانٹے کتنے بڑے ہیں ۔ وہ آنکڑے لوگوں کو ان کے اعمال کی مناسبت سے اچک لیں گے ۔ ان میں سے بعض اپنے اعمال کی بنا پر بچ جائیں

گے اور بعض کو ان کے اعمال کی جزا دی جائے گی تا آنکہ وہ نجات پائیں گے ۔

جب اللہ تعالی لوگوں کے فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور چاہے گا کہ ان میں سے جس کو چاہے اپنی رحمت سے جہنم سے باہر نکالے ۔ تو وہ فرشتوں کو حکم دے گا : ان لوگوں کو جہنم سے باہر نکالو جنہوں نے اللہ عز و جل کے ساتھ شرک نہ کیا ہو ۔ جن پر اللہ چاہے گا کہ رحم کرے اور جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔

وہ فرشتے ان کو جہنم میں پہچان لیں گے اور ان کو وہ ان کے سجدوں کے نشانات سے پہچانیں گے ۔ آگ ابن آدم کے (تمام جسم کو) کھالے گی سوائے سجدوں کے نشانات کے ۔ اللہ تعالی نے آگ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدوں کے نشانات کو کھائے ۔ تو وہ جہنم سے جلے ہوئے (پنجر) نکالے جائیں گے پھر ان پر آب حیات ڈالا جائے گا تو وہ ایسے تر و تازہ ہو جائیں گے جیسے بہتے ہوئے پانی کے خس و خاشاک میں کوئی دانہ اگتا ہے ۔ پھر اللہ تعالی بندوں کے درمیان فیصلے سے فارغ ہو جائے گا ۔

اب ایک شخص باقی رہ جائے گا جس کا چہرہ جہنم کی طرف ہوگا ۔ وہ جنت میں داخل ہونے والوں میں آخری آدمی ہوگا ۔ وہ عرض کرے گا : اے پروردگار میرا چہرہ جہنم کی طرف سے پھیر دے کیوں کہ اس کی زہریلی بو اور (اس کے شعلے کی) لپٹ نے مجھے جلا ڈالا ۔ تو وہ اللہ کو پکارے گا جب تک کہ اللہ چاہے کہ وہ پکارے پھر اللہ تعالی فرمائے گا : اگر میں تیرا یہ کہنا پورا کردوں تو اس کے علاوہ تو تو اور کچھ نہ مانگے گا ۔ تو وہ جواب دے گا : میں اس کے علاوہ اور

Scanned with CamScanner

کوئی سوال نہ کروں گا ۔ اس پر اللہ تعالی جو چاہے اس سے عہدو پیمان کرائے گا اور پھر اس کا چہرہ جہنم کی طرف سے پھیر دے گا ۔

جب اس کا چہرہ جنت کی طرف ہو جائے گا اور وہ اس کے رہنے والوں کو دیکھے گا تو وہ خاموش رہے گا جب تک اللہ چاہے گا پھر درخواست کرے گا : اے اللہ مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے ۔ تو اللہ تعالی اس سے فرمائے گا : کیا تو نے عہد و پیمان نہیں کئے کہ جو میں نے تجھے عطا کردیا ہے اس کے بعد تو کوئی سوال نہیں کرے گا ۔ تیرا برا ہو اے آدم زاد توکتنا دغا باز ہے ۔ تو وہ کہے گا : اے پروردگار ۔ اور اللہ کو پکارے گا تاآنکہ اللہ تعالی فرمائے گا : اگر میں تیرا یہ کہنا پورا کردوں تو اس کے علاوہ تو تو اور کچھ نہ مانگے گا ۔ وہ جواب دے گا : تیری عزت کی قسم نہیں ۔ تو اللہ تعالی جو چاہے اس کے ساتھ عہد و پیمان کرے گا اس کے بعد اسے جنت کے دروازے پر پہنچا دے گا ۔

جب وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہوگا تو ساری جنت اس کو نظر آئے گی تو وہ اس میں خوشی و بھلائی دیکھے گا ۔ تو جب تک اللہ چاہے وہ خاموش رہے گا ۔ پھر عرض کرے گا : اے پروردگار مجھے جنت میں داخل کردے ۔ تو اللہ تعالی فرمائیں گے : کیا تو نے عہد و پیمان نہیں کیا کہ جو میں نے تجھے عطا کردیا ہے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگے گا ۔ تیرا برا ہو اے آدم زاد تو کتنا دغا باز ہے ۔ تو وہ درخواست کرے گا : اے پروردگار میں تیری مخلوق میں بد بخت ترین نہیں ہونا چاہتا ۔ وہ مسلسل اللہ کو پکارتا رہے گا تاآنکہ اللہ تعالی ہنس دیں گے ۔ جب اللہ

تعالی کو اس پر ہنسی آ جائے گی تو اللہ تعالی اسے حکم دیں گے : جا جنت میں چلا جا ۔ تو جب وہ اس میں داخل ہو جائے گا تو اللہ تعالی اسے اجازت دیں گے : اپنی آرزو بیان کر ۔ تو وہ اللہ سے مانگے گا اور اپنی آرزو بیان کرے گا تاآنکہ اللہ تبارک و تعالی اسے یاد دلائیں گے یہ اور یہ (بھی مانگ) جب اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تبارک و تعالی فرمائیں گے : یہ (جو تو نے مانگا وہ سب) تیرا ہے اور اس کی مانند اتنا اور بھی (تیرا ہے ۔

* * * * * * * * * *

عطا بن یزید نے کہا : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرنے میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت تسلیم کرتے تھے مگر جب حضرت ابو ہریرۃ یہ کہتے تھے کہ بے شک اللہ تعالی اس شخص سے فرمائیں گے : یہ تیرا ہے اور اس کی مانند (اور بھی تیرا ہے) ۔ تو حضرت ابو سعید خدری کہتے تھے : (اس کا دس گنا اور بھی تیرا ہے) اے ابو ہریرۃ ۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ مجھے تو اس کے علاوہ کچھ یاد نہیں کہ (یہ تیرا ہے اور اس کی مانند اور بھی تیرا ہے) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے تھے : میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے یہ بات یاد کی : یہ تیرا ہے اور اس کا دس گنا ۔)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا : جنت میں داخل ہونے والوں میں وہ شخص سب سے آخر میں داخل ہوگا ۔

---

۳۲۰ ھمام بن منبہ سے روایت ہے یہ وہ احادیث ہیں

Scanned with CamScanner

جو حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیں اور ان میں سے کچھ احادیث بیان کیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : تم میں سے جو کمتر درجے کا جنتی ہوگا اس سے کہا جائے گا کہ اپنی آرزو بیان کر ۔ تو وہ اپنی آرزو بیان کرے گا پھر اس سے دریافت کیا جائے گا : کیا تو نے اپنی آرزوئیں بیان کردیں ؟ وہ جواب دے گا : ہاں ۔ تو اللہ تعالی اس سے فرمائیں گے : جو تو نے آرزو کی ہے وہ سب تیرا ہے اور اس کے مانند اتنا اور بھی (تیرا ہے) ۔

۳۲۱ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے زمانے میں کچھ لوگوں نے دریافت کیا : اے اللہ کے رسول کیا ہم اپنے پروردگار کو قیامت کے دن دیکھیں گے ؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : ہاں ۔ آپ نے دریافت فرمایا : کیا دوپہر کے وقت سورج دیکھنے میں کوئی شبہ ہوتا ہے جب کہ مطلع صاف ہو اور کیا چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شبہ ہوتا ہے جب مطلع صاف ہو ؟ لوگوں نے جواب دیا : اے اللہ کے رسول نہیں ۔ آپ نے فرمایا : قیامت کے دن اللہ تبارک و تعالی کو دیکھنے میں تم میں سے کسی کو اسی طرح کوئی شبہ نہیں ہوگا جس طرح تم لوگوں کو آپس میں کسی کو دیکھنے میں کوئی شبہ نہیں ہوتا ۔

جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک پکارنے والا پکارے گا : ہر گروہ اس کے ساتھ ہو جائے جس کی وہ پوجا کرتا تھا ۔ تو کوئی شخص ایسا نہیں بچے گا جو بتوں اور مجسموں کو پوجتا تھا مگر وہ سب آگ میں گریں گے تاآنکہ اللہ کی عبادت کرنے والے نیک و بد مسلمان اور اہل کتاب باقی رہ جائیں گے تو یہودیوں کو

بلایا جائے گا اور ان سے دریافت کیا جائے گا : تم کس کی پوجا کرتے تھے ؟ وہ جواب دیں گے : ہم اللہ کے بیٹے عزیر کی پوجا کرتے تھے - اس پر ان سے کہا جائے گا : تم جھوٹے ہو نہ تو اللہ نے کوئی بیوی کی اور نہ اولاد تھی - اب تم کیا چاہتے ہو ؟ وہ فریاد کریں گے : اے ہمارے پروردگار ہم پیاسے ہیں تو ہمیں پانی پلا - ان کو اشارہ کیا جائے گا - تم کیوں نہیں پیتے ہو ؟ پھر وہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے گویا وہ ایک سراب ہے اس کا ایک حصہ دوسرے پر شعلے برسا رہا ہوگا اور وہ آگ میں گر جائیں گے -

پھر عیسائیوں کو بلایا جائے گا اور ان سے دریافت کیا جائے گا : تم کس کی پوجا کرتے تھے ؟ وہ جواب دیں گے : ہم اللہ کے بیٹے مسیح کی پوجا کرتے تھے - اس پر ان سے کہا جائے گا : تم جھوٹے ہو نہ تو اللہ نے بیوی کی اور نہ اولاد تھی - اب تم کیا چاہتے ہو ؟ وہ فریاد کریں گے : اے ہمارے پروردگار ہم پیاسے ہیں تو ہمیں پانی پلا - ان کو اشارہ کیا جائے گا - تم کیوں نہیں پیتے ہو؟ پھر وہ جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے گویا وہ ایک سراب ہے اس کا ایک حصہ دوسرے پر شعلے برسا رہا ہوگا تو وہ آگ میں گر جائیں گے -

جب اللہ کی عبادت کرنے والے نیک و بد کے علاوہ کوئی باقی نہیں بچے گا تو جس شکل و صورت کو انہوں نے دیکھا ہوگا اس کے علاوہ اللہ تعالی ایک معمولی شکل و صورت میں ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا : تم کس کے منتظر ہو ؟ ہر گروہ تو اس کے ساتھ ہوگیا ہے جس کی وہ پوجا کرتے تھے - وہ جواب دیں گے : اے ہمارے پروردگار لوگ ہم سے دنیا میں علیحدہ ہوگئے

جب ہم ان کے زیادہ محتاج تھے اور ہم تو ان کے ہم محبت بھی نہ تھے ۔ تو وہ فرمائے گا : میں تمہارا پروردگار ہوں ۔ تو وہ دو یا تین مرتبہ کہیں گے :ہم تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں تاآنکہ قریب ہوگا کہ ان میں سے کچھ پلٹ جائیں کہ اللہ تعالی دریافت کرے گا : کیا تمہارے اور اس کے درمیان کوئی نشانی ہے جس کی بنا پر تم اس کو پہچان سکو ؟ وہ جواب دیں گے : ہاں ۔ اللہ تعالی اپنی پنڈلی ظاہر کرے گا تو ان میں سے کوئی باقی نہ رہے گا جو اپنی مرضی سے اللہ کو سجدہ کرتا ہو تو اللہ تعالی اسے سجدہ کرنے کی اجازت دے گا ۔

جو شخص اپنی جان بچانے یا ریاکاری کے لئے اللہ کو سجدہ کرتا ہوگا تو اللہ تعالی اس کی پیٹھ کو سپاٹ کردے گا ۔ جب بھی وہ لوگ سجدہ کرنا چاہیں گے تو گردن کے بل گر جائیں گے ۔

(سجدہ کرنے والے) جب اپنے سر اٹھائیں گے تو اللہ کی صورت تبدیل ہو کر ویسی ہو چکی ہوگی جیسی کہ انہوں نے پہلی مرتبہ دیکھی ہوگی تو وہ فرمائے گا : میں تمہارا پروردگار ہوں ۔ وہ اقرار کریں گے (ہاں) آپ ہمارے پروردگار ہیں ۔ پھر جہنم پر پل رکھا جائے گا اور شفاعت شروع ہوگی اور وہ کہیں گے : اے اللہ ہمیں بچا لے اے اللہ ہمیں بچا لے ۔

آپ سے دریافت کیا گیا : اے اللہ کے رسول پل کیا ہے ؟ آپ نے فرمایا : وہ ایک پھسلواں جگہ ہے اس میں اچکنے والی چیزیں ، آنکڑے اور گوکھرو ہوں گے جو نجد کے سعدان پودے کے کانٹوں کی مانند ہوں گے ۔ تو مومن اس کو آنکھ جھپکنے میں ، بعض بجلی کی سی

تیزی سے ، بعض ہوا کی طرح ، بعض پرندوں کی طرح بعض تیز رفتار گھوڑوں کی طرح اور بعض اونٹوں کی طرح اس کو عبور کریں گے ۔ کچھ اس پل کو صحیح سالم پار کر جائیں گے ، کچھ تکلیف برداشت کرنے کے بعد پار ہوں گے ۔ کچھ لوگ تکلیف برداشت کرنے کے باوجود جہنم میں گر جائیں گے ۔

جب مومن جہنم سے بچ جائیں گے تو اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی قیامت کے دن اپنے حق کے اللہ سے جھگڑا نہیں کرے گا جتنا کہ ان لوگوں کے لئے جو جہنم میں ہوں گے ۔ وہ (مومن) کہیں گے : اے ہمارے پروردگار ان لوگوں نے ہمارے ساتھ روزے رکھے ، نماز پڑھی اور حج کیا ۔ اس پر ان کو کہا جائے گا : جن کو تم پہچانتے ہو ان کو نکال لو ۔ آگ پر ان کی صورتیں (چہرے) حرام کر دیے جائیں گے ۔ اس طرح وہ (مومن) بہت سے لوگوں کو نکال لیں گے جن کی نصف پنڈلی اور گھٹنے تک آگ پہنچی ہوگی ۔ پھر وہ عرض کریں گے : اے ہمارے پروردگار جن کے بارے میں تو نے ہمیں حکم دیا اب ان میں سے کوئی باقی نہیں ہے ۔ اللہ تعالی ارشاد فرمائیں گے : واپس جاؤ اور جس کے دل میں ایک دینار کے برابر بھلائی پاؤ اس کو بھی نکال لو ۔ اس پر وہ بڑی تعداد میں لوگوں کو نکال لیں گے اور کہیں گے : اے ہمارے پروردگار جن کے بارے میں تو نے ہمیں حکم دیا تھا ان میں سے کسی کو ہم نے باقی نہیں چھوڑا ۔ ارشاد باری ہوگا : واپس جاؤ اور جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھلائی پاؤ اسے بھی نکال لو ۔ پھر وہ ایک بڑی تعداد میں لوگوں کو نکال لیں گے اور یہ کہیں گے : اے ہمارے پروردگار جن کے بارے میں تو نے ہمیں حکم دیا تھا ان میں سے کسی کو ہم نے باقی نہیں

رہنے دیا ۔ پھر ارشاد باری ہوگا : واپس جاؤ اور جس کے دل میں ایک ذرہ برابر نیکی پاؤ اسے بھی نکال لو وہ ایک بڑی تعداد میں لوگوں کو نکال لیں گے اور عرض کریں گے : اب اس میں کوئی باقی نہیں رہا جس میں کوئی بھلائی ہو ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے تھے : اگر تم میری اس حدیث کی تصدیق نہیں کرتے تہ یہ پڑھ لو اگر تم چاہو ۔ اللہ کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرے گا اور جو نیکی ہوگی اسے دوگنا کردے گا اور اپنے پاس سے بڑا اجر دے گا ۔

اللہ تبارک و تعالی فرمائے گا : فرشتوں نے سفارش کی ، انبیاء نے سفارش کی ، مومنوں نے سفارش کی اب ارحم الراحمین کے علاوہ کوئی نہیں بچا ۔ تو وہ آگ میں سے ایک مٹھی بھر لوگ نکالئے گا اور انمیں وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے کبھی کوئی نیکی نہ کی ہوگی وہ جل کر کوئلہ ہوچکے ہوں گے تو اللہ تعالی ان کو جنت کے دروازوں میں واقع نہر حیاۃ میں ڈال دے گا ۔ تو وہ اس طرح تر و تازہ ہو جائیں گے جس طری ایک دانہ بہتے پانی کے خش و خاشاک میں اگ آتا ہے ۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ پتھر یا درخت کے نیچے ہوتا ہے اور جو دھوپ کے رخ ہوتا ہے وہ زرد اور سبز ہوتا ہے اور جو سائے میں ہوتا ہے وہ سفید ہوتا ہے ۔

لوگوں نے عرض کی : اے اللہ کے رسول ایسالگتا ہے کہ آپ تو جنگل میں جانور چراتے رہے ہیں ۔

آپ نے فرمایا : وہ نہر سے موتیوں کی طرح (چمکتے ہوئے) نکالے جائیں گے ۔ ان کے گلوں میں مہریں لگی ہوں گی ۔ اہل جنت ان مہروں سے ان لوگوں کو پہچان لیں گے کہ یہ وہی ہیں جنہیں اللہ نے جہنم

سے آزاد کردیا ہے بغیر کسی عمل کے ارتکاب کے اور بغیر کسی نیکی کے آگے روانہ کئے ہوئے ۔

اللہ تعالی ان لوگوں سے ارشاد فرمائے گا : جاؤ جنت میں چلے جاؤ اور جو چیز دیکھو وہ تمہاری ہے ۔ وہ لوگ (اظہار تشکر کے طور پر) کہیں گے : اے ہمارے پروردگار تو نے تو ہمیں وہ کچھ دیا ہے جو جہانوں میں کسی کو نہ دیا ہوگا ۔ اللہ تعالی فرمائے گا : تمہارے لئے اس سے بھی اعلی چیز میرے پاس ہے ۔ وہ دریافت کریں گے : اے ہمارے پروردگار بھلا اس سے بہتر اور کیا چیز ہوسکتی ہے ۔ اللہ تعالی فرمائے گا : میری رضا ۔ اب میں اس کے بعد کبھی تم پر ناراض نہیں ہوں گا ۔

* * * * * *

اس قول کے بعد یہ اضافہ کیا : بغیر کسی عمل کے ارتکاب کے اور نہ کسی نیکی کے آگے روانہ کئے ۔ تو ان سے کہا جائے گا : جو تم دیکھو وہ تمہارا ہے اور اسی کی مانند اور بھی (تمہارا ہے) ۔

امام مسلم نے باب (اثبات الشفاعة و اخراج الموحدین من النار) میں بیان کیا ۔

۳۴۲ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : اللہ تعالی جنتیوں کو جنت میں داخل کرے گا اور جس کو چاہے گا اپنی رحمت سے داخل کرے گا اور جہنمیو ں کو جہنم میں داخل کرے گا پھر حکم دے گا : جس کے دل میں تم رائی کے دانے برابر بھی ایمان پاؤ اسے جہنم سے باہر نکالو ۔ تو وہ جہنم سے بصورت جلے ہوئے کوئلے کے نکالے جائیں گے ۔ ان کو نہر حیات یا نہر

الحیا میں ڈالا جائے گا تو وہ ایسے تر و تازہ ہوں گے جیسے بہتے پانی کے کنارے دانہ اگتا ہے ۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کیسا زرد لپٹا ہوا ہوتا ہے ۔

امام مسلم نے باب (اثبات الشفاعة و اخراج الموحدین من النار) میں بیان کیا ۔

۳۲۳ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : جو جہنمی لوگ ہیں اور جو اس میں رہیں گے (وہ اس کیفیت میں ہوں گے کہ) نہ مریں گے نہ زندہ ہوں گے لیکن وہ لوگ جو جہنم کی سزا اپنے گناہوں یا غلطیوں کی پاداش میں بھگتیں گے ان کو اللہ تعالی موت دیدے گا ۔ جب وہ جل کر کوئلہ ہو جائیں گے پھر شفاعت کی اجازت ہوگی اس کے بعد یہ لوگ جنت کی نہروں پر گروہ در گروہ کرکے لائے جائیں گے پھر اہل جنت کو حکم دیا جائے گا : ان کے اوپر پانی ڈالو ۔ پھر وہ اس دانے کی مانند تر و تازہ ہوں گے جو بہتے پانی کے خس و خاشاک میں اگتا ہے ۔

اس جماعت کے ایک شخص نے کہا : ایسا لگتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم جنگل میں بھی رہے ہیں ۔

امام مسلم نے باب (اثبات الشفاعة و اخراج الموحدین من النار) میں بیان کیا ۔

۳۲۴ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : میں جانتا ہوں اس جہنمی شخص کو جو سب سے آخر میں جہنم سے نکالا جائے گا اور اس جنتی کو جو

سب سے آخر میں اس میں داخل ہوگا ۔ وہ وہ شخص ہوگا جو جہنم سے رینگتے ہوئے نکلے گا ۔ اللہ تعالی اسے حکم دے گا : جاؤجنت میں چلے جاؤ ۔

آپ نے فرمایا : وہ اس کی طرف جائے گا لیکن خیال کرے گا کہ وہ بھری ہوئی ہے ۔ اس پر وہ واپس لوٹ کر عرض کرے گا : اے پروردگار میں نے تو اسے بھرا ہوا پایا ہے ۔ اللہ تعالی پھر اسے حکم دیں گے کہ جاؤ جنت میں چلے جاؤ ۔

آپ نے فرمایا : وہ جنت کی طرف آئے گا لیکن اسے بھرا ہوا خیال کرے گا تو لوٹ کر اللہ کے حضور جائے گا اور عرض کرے گا : اے پروردگار میں نے تو اسے بھرا ہوا پایا ہے ۔ اللہ تعالی اسے پھر حکم دے گا : جاؤ جنت میں چلے جاؤ تمہارے لئے دنیا کی مانند اور اس کا دس گنا ہے یا تمہارے لئے دس دنیاؤں کے برابر جگہ ہے ۔

آپ نے فرمایا : وہ شخص کہے گا : کیا آپ مجھ سے مذاق کرتے ہیں یا مجھ پر ہنستے ہیں جب کہ آپ مالک (بادشاہ) ہیں ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا : میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو دیکھا کہ آپ اتنا ہنسے کہ آپ کے دانت نمایاں ہوگئے ۔

آپ نے فرمایا : اس طرح اس شخص سے کہا جائے گا جو جنت میں سب سے کمتر درجے کا ہوگا ۔

---

۳۴۵ حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : میں اس جہنمی شخص کو پہچانتا ہوں جو سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا وہ وہاں سے سرینوں کے بل آہستہ آہستہ گھسٹ کر نکلے گا

اسے حکم دیا جائے گا : جاؤ جنت میں چلے جاؤ ۔

آپ نے فرمایا : وہ جا کر جنت میں داخل ہوگا تو دیکھے گا کہ مکانوں پر تو (پہلے ہی) لوگوں کا قبضہ ہے ۔ اسے کہا جائے گا : تجھے وہ وقت یاد ہے جب تو (جہنم میں) تھا ۔ وہ جواب دے گا : ہاں ۔ پھر اسے کہا جائے گا : آرزو بیان کر ۔ تو وہ اپنی آرزو بیان کرے گا ۔ تو اسے کہا جائے گا : جس کی تو نے تمنا کی وہ تو تیرا ہے اور دس گنا دنیا کا (وہ بھی تیرا) ۔ وہ کہے گا : اس کے باوجود کہ آپ مالک ہیں آپ مجھ سے مذاق کرتے ہیں ۔

حضرت عبداللہ نے کہا : میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو دیکھا کہ آپ اتنا ہنسے کہ آپکے دانت نمایاں ہوگئے ۔

---

۳۳۶ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : جو شخص سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا وہ وہ شخص ہوگا جو چلے گا پھر منہ کے بل گر جائے گا اور آگ اسے جلائے گی ۔ جب وہ اسے (جہنم کو) عبور کرے گا تو اس کی طرف مڑ کر دیکھے گا اور کہے گا : بڑی برکت والی ہے وہ ذات جس نے مجھے تجھ سے نجات دلائی ۔ اللہ نے مجھے وہ چیز عطا کی ہے جو اگلے پچھلوں کسی کو نہ دی ہوگی ۔ تو اس کو ایک درخت دکھایا جائے گا تو وہ استدعا کرے گا : اے پروردگار مجھے اس درخت کے قریب کردے تاکہ میں اس کے سائے تلے رہوں اور اس کا پانی پئوں ۔

اللہ تعالی ارشاد فرمائے گا : اے آدم زاد اگر میں تجھے یہ عطا کردوں تو اس کے بعد تو مجھ سے

Scanned with CamScanner

کچھ نہیں مانگے گا ۔ وہ جواب دے گا : اے پروردگار بالکل نہیں اور وہ وعدہ کرے گا کہ اس کے علاوہ میں کچھ نہ مانگوں گا ۔ اللہ تعالی اس کا عذر قبول کرے گا کیوں کہ وہ کوئی چیز دیکھتا ہے تو اس پر صبر نہیں کرپاتا ۔ اللہ نے اس کو درخت کے نزدیک کردیا کہ وہ اس کے سائے میں رہے اور اس کا پانی پئے گا ۔

پھر اسے پہلے درخت سے زیادہ اچھا ایک اور درخت دکھایا جائے گا تو وہ عرض کرے گا : اے اللہ مجھے اس درخت کے نزدیک کردے تاکہ میں اس کا پانی پئوں اور اس کے سائے میں رہوں ۔ میں اس کے علاوہ تجھ سے کچھ اور نہ مانگوں گا ۔ اللہ تعالی فرمائے گا : اے آدم زاد کیا تم نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو اس کے علاوہ کچھ اور نہیں مانگے گا ۔ پھر فرمائے گا : اگر میں تجھے اس کے نزدیک کردوں تو اس کے علاوہ تو تو کچھ اور نہ مانگے گا ۔ وہ عہد کرے گا کہ اس کے علاوہ وہ کچھ اور نہ مانگے گا ۔ اور اللہ تعالی اس کا عذر قبول کرے گا کیوں کہ وہ جو کچھ دیکھتا ہے اس پر صبر نہیں کرسکتا ۔ تو اللہ تعالی اس کو اس درخت کے قریب کردے گا تو وہ اس کے سائے تلے رہے گا اور اس کا پانی پئے گا ۔

پھر اس کو جنت کے دروازے کے پاس ایک اوردرخت دکھایا جائے گا جو پہلے دونوں سے زیادہ اچھا ہوگا تو وہ التجا کرے گا : اے پروردگار مجھے اس درخت کے نزدیک کردے تاکہ اس کے سائے تلے رہوں اور اس کا پانی پئوں میں اس کے علاوہ تجھ سے کچھ نہ مانگوں گا۔

اللہ تعالی فرمائے گا : اے آدم زاد کیا تو نے مجھ سے عہد نہیں کیا کہ تو کچھ اور نہ مانگے گا۔ وہ شخص عرض کرے گا : کیوں نہیں ۔ پروردگار میں اس

کے بعد کچھ نہ مانگوں گا ۔ اور اللہ تعالی اس کا عذر قبول کرے گا کیوں کہ جو کچھ وہ دیکھتا ہے اس پر صبر نہیں کرسکتا ۔ اللہ تعالی اس کو اس کے قریب کردے گا ۔ جب وہ اس درخت کے نزدیک ہوگا تو وہ اہل جنت کی آوازیں سنے گا تو وہ التجا کرے گا : اے اللہ مجھے اس میں داخل کردے ۔ اللہ تعالی فرمائے گا : اے آدم زاد تیری خواہشیں کب پوری ہوں گی ۔ کیا تو راضی ہے کہ میں تجھے دنیا اور اس کی مثل اس کے ہمراہ عطا کروں ۔ وہ شخص گزارش کرے گا : اے پروردگار کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے جب کہ تو دونوں جہانوں کا پالن ہار ہے ۔

اس پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہنسے اور پوچھا تم لوگوں نے پوچھا نہیں کہ میں کیوں ہنسا ؟ لوگوں نے دریافت کیا : آپ کیوں ہنسے ؟ انہوں نے کہا : اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ہنسے تھے ۔

لوگوں نے دریافت کیا : اے اللہ کے رسول آپ کیوں ہنسے ؟ آپ نے فرمایا : جب اس نے کہا : تو مجھ سے مذاق کرتا ہے دراں حالیکہ تو رب العالمین ہے اس پر اللہ تعالی کے ہنسنے کی وجہ سے ۔

اللہ تعالی فرمائے گا : میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا کیوں کہ میں تو اس بات پر قادر ہوں کہ جو چاہوں کروں ۔

* * * * * * *

پھر وہ اپنے گھر میں جائے گا اور حوروں میں سے اس کی دو بیویاں اس کے پاس آئیں گی تو وہ دونوں کہیں گی : اللہ کا شکر ہے جس نے تجھ کو ہمارے لئے زندہ کیا اور ہمیں تمہارے لئے زندہ کیا ۔ تو وہ

کہے گا : کسی کو ایسی نعمت عطا نہیں کی گئی جیسے مجھے عطا کی گئی ۔

میں (مولف کتاب ھذا) کہتا ہوں : ہم نے امام مسلم کی صحیح سے معظم روایات نقل کر دی ہیں ابھی اس میں اس موضوع پر بہت سی روایات موجود ہیں جن میں زیادہ بڑا فرق نہیں ہے ۔ اسی لئے ہم نے اتنی ہی روایات پر اکتفا کیا ہے

یاد رکھئے کہ جو روایات بیان کی گئی ہیں ان میں متن میں کمی بیشی یا اسلوب بیان میں فرق ہے اور یہی یہاں کثرت روایات کا سبب ہے ۔

سنن نسائی باب (زیادۃ الایمان) ۔

۳۴۷ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : تم میں سے کسی کا اس دنیا میں اپنے حق کے لئے لڑنا اس قدر شدید نہ ہوگا جتنا ان مسلمانوں کا اپنے پروردگار سے اپنے بھائیوں کے لئے ہوگا جنہیں جہنم میں داخل کردیا گیا ۔ وہ گزارش کریں گے : یہ ہمارے بھائی ہیں انہوں نے ہمارے ساتھ نمازیں پڑھیں ہمارے ساتھ روزے رکھے ، ہمارے ساتھ حج کیا (اس کے باوجود) تو نے ان کو جہنم میں داخل کردیا ۔ اللہ تعالی فرمائے گا : جاؤ ان میں سے جن کو تم پہچانتے ہو ان کو جہنم سے نکال لو ۔ آپ نے فرمایا : وہ لوگ جائیں گے اور ان کو ان کی شکلوں سے پہچان لیں گے ان میں سے کچھ وہ ہوں گے کہ جن کی نصف پنڈلیوں تک آگ پہنچی ہوگی ۔ کچھ وہ ہوں گے جن کے ٹخنوں تک ہوگی ۔ تو وہ ان کو باہر نکال لیں گے اور عرض کریں گے : اے ہمارے پروردگار جن کے بارے میں تو نے ہمیں حکم دیا ان کو ہم نے نکال لیا ۔ آپ نے فرمایا : اللہ تعالی فرمائے

گا : اس کو بھی نکالو جس کے دل میں ایک دینار برابر ایمان ہے ۔ پھر فرمایا : جس کے دل میں آدھے دینار کے برابر ایمان ہے ۔ تاآنکہ وہ فرمائے گا : جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہے ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا : جس کو اس بات کی سچائی کا یقین نہ ہو تو وہ یہ آیت پڑھ لے : ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عظیماً ۔

صحیح ترمذی باب (ما جاء فی الشفاعۃ) ۔

۳۴۸ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس گوشت لایا گیا ۔ آپ کو دست کا گوشت اٹھا کر دیا گیا تو آپ نے اسے کھایا ۔ وہ آپ کو بہت پسند تھا اس میں سے کچھ آپ نے دانتوں سے نوچا پھر فرمایا : قیامت کے دن میں سب لوگوں کا سردار ہوں گا ۔ تم جانتے ہو وہ کیوں ؟ اللہ لوگوں کو اگلے پچھلوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا ۔ پکارنے والا ان کو اپنی آواز سنا سکے گا اور آنکھ ان کو دیکھ سکے گی ۔ سورج ان کے نزدیک آ جائے گا ۔ لوگ اس کی وجہ سے غم و مصیبت کی اس حد تک پہنچ جائیں گے جس کی برداشت کی قوت ان میں نہ ہوگی اور نہ وہ صبر کرسکیں گے ۔ لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے : کیا تم نہیں دیکھتے کہ یہ مصیبت کہاں تک پہنچ چکی ہے ۔ تم اپنے پروردگار کے پاس کسی سفارش کرنے والے کو کیوں نہیں دیکھتے ؟ لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے : تمہیں چاہیے کہ آدم کے پاس چلو ۔

وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے : آپ انسانوں کے باپ ہیں ، اللہ نے آپ

کو اپنے ہاتھ سے تخلیق کیا ، آپ میں اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا کہ آپ کو سجدہ کریں ۔ آپ اپنے پروردگار کے پاس ہماری سفارش کریں ۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں اور وہ مصیبت کہاں تک پہنچ گئی ہے ؟

حضرت آدم علیہ السلام ان سے فرمائیں گے : میرا پروردگار آج اس قدر غصے میں ہے کہ نہ پہلے اس جیسا غضبناک ہوا اور نہ اس کے بعد ایسا غضبناک ہوگا اور اس نے تو مجھے درخت سے منع کیا تھا لیکن میں نے نافرمانی کی ۔ نفسی ، نفسی ، نفسی ۔ میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ ۔ نوح کے پاس چلے جاؤ ۔

وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے : اے نوح آپ اہل زمین کے لئے پہلے رسول ہیں ، اللہ نے آپ کا نام شکر گزار بندہ رکھا ۔ آپ اپنے پروردگار کے پاس ہماری سفارش کیجئے ۔ کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم مصیبت میں کس حد تک مبتلا ہیں؟ اور یہ مصیبت کس حد تک پہنچ چکی ہے ۔

حضرت نوح علیہ السلام ان سے فرمائیں گے : میرا پروردگار آج اس قدر غصے میں ہے کہ نہ پہلے اس جیسا غضبناک ہوا اور نہ اس کے بعد ایسا غضبناک ہوگا ۔ میرے پاس تو ایک پکار (دعا) تھی سو وہ پکار تو میں نے اپنی قوم پر صرف کردی ۔ نفسی ، نفسی ، نفسی میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ ۔ ابراھیم کے پاس جاؤ ۔

وہ لوگ حضرت ابراھیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے : اے ابراھیم آپ اللہ کے نبی اور زمین کے باشندوں میں اس کے خلیل ہیں ۔ اپنے پروردگار کے

پاس ہماری سفارش کیجئے ۔ آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں ؟

حضرت ابراهیم علیہ السلام ان سے فرمائیں گے : میرا پروردگار آج ایسا غصے میں ہے کہ نہ تو اس جیسا پہلے غضبناک ہوا اور نہ اس کے بعد ایسا غضبناک ہوگا اور میں نے تو تین خلاف واقعہ باتیں کہی تھیں ۔ ابو حیان نے حدیث میں ان کا تذکرہ کیا ہے ۔ نفسی نفسی نفسی ۔ میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ ۔ موسیٰ کے پاس جاؤ ۔

وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے : اے موسیٰ آپ اللہ کے رسول ہیں ۔ اللہ نے آپ کو لوگوں پر اپنی رسالت اور گفتگو سے فضیلت دی ۔ اپنے پروردگار کے پاس ہماری سفارش کیجئے ۔ آپ نہیں دیکھ رہے کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں ؟

وہ فرمائیں گے : میرا پروردگار آج ایسا غصے میں ہے کہ نہ تو اس جیسا پہلے غضبناک ہوا اور نہ اس کے بعد ایسا غضبناک ہوگا اور میں نے ایک شخص کو قتل کیا ہے جس کے قتل کرنے کا مجھے حکم نہیں دیا گیا تھا ۔ نفسی ، نفسی ، نفسی ۔ میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ ۔ عیسیٰ کے پاس جاؤ ۔

وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے : آپ اللہ کے رسول ہیں ، اس کا کلمہ ہیں جو اس نے مریم کی طرف القا کیا ، اس کی روح ہیں ، آپ نے پالنے میں لوگوں سے گفتگو کی ۔ آپ اپنے پروردگار کے پاس ہماری سفارش کیجئے ۔ آپ دیکھ نہیں رہے کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں ؟

حضرت عیسیٰ فرمائیں گے : میرا پروردگار آج

ایسا غصے میں ہے کہ نہ تو اس جیسا پہلے غضبناک ہوا اور نہ اس کے بعد ایسا غضبناک ہوگا ۔ آپ نے کسی گناہ کا ذکر نہیں کیا ۔ نفسی ، نفسی ، نفسی ۔ میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ ۔ محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) کے پاس جاؤ ۔

وہ لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس آئیں گے اور کہیں گے : اے محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) آپ اللہ کے رسول ہیں ، خاتم الانبیاء ہیں ، آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کردیے گئے ہیں ۔ آپ اپنے پروردگار کے پاس ہماری سفارش کیجئے ۔ آپ دیکھ نہیں رہے کہ ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں ؟

میں جاؤں گا اور عرش کے نیچے آؤں گا اور اپنے پروردگار کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا پھر اللہ تعالی اپنی تعریفیں اور حسن ثنا مجھ پر واضح کر دے گا جو اس نے مجھ سے پہلے کسی پر واضح نہیں کی ہوں گی ۔ پھر کہا جائے گا : اے محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) اپنا سر اٹھائیے ، مانگیے آپ کو عطا کیا جائے گا اور سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی ۔

اس پر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور کہوں گا : اے رب میری امت ، اے رب میری امت ، اے رب میری امت تو وہ فرمائے گا : اپنی امت کے ان لوگوں کو جن پر کوئی حساب نہیں ہے جنت میں اس کے دائیں دروازوں سے داخل کردو اور وہ لوگ اس کے علاوہ اور دروازوں سے داخل ہونے میں بھی لوگوں کے ساتھ شریک ہوں گے ۔ پھر فرمایا : قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جنت کے دروازے کے دو پٹ اتنے چوڑے ہیں جیسے مکہ اور حمیر کے درمیان کا فاصلہ یا مکہ اور بصری کے درمیان کا فاصلہ ۔

سنن ابن ماجه باب (فی الایمان) -

۳۴۹ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : جب اللہ تعالی اہل ایمان کو جہنم سے نجات دے گا اور وہ محفوظ ہو جائیں گے تو تم میں سے کوئی اپنے ساتھی سے دنیا میں اپنے حق کے لئے اتنا جھگڑا نہ کرتا ہو گا جتنا جھگڑا اہل ایمان پروردگار سے اپنے ان بھائیوں کے لئے کریں گے جو جہنم میں داخل کر دیے گئے -

اہل ایمان کہیں گے : اے ہمارے پروردگار یہ ہمارے بھائی ہیں - یہ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے ، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ حج کرتے تھے اور تو نے (اس کے باوجود) ان کو جہنم میں داخل کردیا ہے -

اللہ تعالی فرمائے گا : جاؤ ان میں سے جنکو تم پہچانتے ہو ان کو نکال لو - تو وہ (اہل ایمان) ان کی طرف جائیں گے اور ان کو ان کی شکلوں سے پہچان لیں گے - آگ ان کے چہروں کو نہیں کھائے گی - ان میں سے کچھ وہ ہوں گے جن کی نصف پنڈلیوں تک آگ پہنچی ہو گی - کچھ وہ ہوں گے جن کے ٹخنوں تک پہنچی ہوگی - وہ ان کو جہنم سے نکال لیں گے پھر کہیں گے: اے ہمارے پروردگار جن کے بارے میں تو نے ہمیں حکم دیا ہے ان کو ہم نے نکال لیا -

اللہ تعالی پھر فرمائیں گے : ان کو بھی نکال لو جن کے دل میں ایک دینار برابر ایمان ہے پھر ان کو بھی جن کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان ہے پھر ان کو بھی جن کے دل میں رائی کے دانے برابر ایمان ہے -

ابو سعید نے کہا : جو اس کو سچ نہ جانے اسے چاہیے کہ وہ پڑھ لے : ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ .. .. اجرا عظیما ۔

سنن ابن ماجہ سے بیان کردہ حدیث ۔

۳۵۰ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : اہل ایمان قیامت کے دن اکٹھے ہوں گے ۔ ان کو خیال آئے گا : کاش کوئی ہمارے پروردگار کے پاس ہماری سفارش کرے تاکہ اپنی جگہوں پر ہم آرام پائیں ۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے :

آپ آدم ہیں ، تمام لوگوں کے باپ ، اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا ۔ آپ اپنے پروردگار سے ہماری سفارش کریں تاکہ ہم یہاں اپنی جگہوں پر آرام پائیں ۔ تو وہ فرمائیں گے : میں تمہاری سفارش کرنے کا اہل نہیں ہوں اور ان سے اپنے سرزد گناہ کا تذکرہ کریں گے اس بنا پر وہ سفارش کرتے ہوئے شرمائیں گے ۔ لیکن تم ایسا کرو کہ نوح کے پاس جاؤ کیوں کہ وہ اہل زمین کے لئے اللہ کے مبعوث کردہ پہلے رسول ہیں ۔

وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ جواب دیں گے : میں تمہاری سفارش کرنے کا اہل نہیں ہوں اور اپنے اس سوال کو یاد کریں گے جو انہوں نے بغیر جانے اپنے رب سے کیا تھا ۔ اور اس بنا پر وہ سفارش کرتے ہوئے شرمائیں گے ۔ لیکن تم ایسا کرو رحمن کے خلیل ابراھیم کے پاس جاؤ ۔

وہ لوگ حضرت ابراھیم کے پاس آئیں گے تو وہ

جواب دیں گے : میں تمہاری سفارش کرنے کا اہل نہیں ہوں ـ لیکن تم ایسا کرو کہ موسی کے پاس جاؤ وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن سے اللہ نے گفتگو کی اور ان کو تورات عطا کی ـ

وہ لوگ حضرت موسی کے پاس آئیں گے تو وہ جواب دیں گے : میں تمہاری سفارش کرنے کا اہل نہیں ہوں ـ اور اس قتل ناحق کو یاد کریں گے جو ان سے سرزد ہوا تھا ـ لیکن تم ایسا کرو کہ عیسی کے پاس جاؤ ـ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اللہ کا کلمہ اور اس کی روح ہیں ـ

وہ لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ جواب دیں گے : میں تمہاری سفارش کرنے کا اہل نہیں ہوں لیکن تم ایسا کرو کہ محمد صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس جاؤ وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن کے اگلے پچھلے تمام گناہ اللہ نے معاف کردیے ہیں ـ

وہ میرے پاس آئیں گے تو میں جاؤں گا اور اہل ایمان کی قطاروں کے بیچ میں چلوں گا اور اپنے پروردگار سے اذن حضوری چاہوں گا تو مجھے اجازت دی جائے گی ـ جب میں اسے دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا ـ اس حالت میں جب تک اللہ چاہے مجھے رہنے دے گا ـ پھر کہا جائے گا : اے محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) اپنا سر اٹھائیے ، کہیے آپ کی بات سنی جائے گی ، مانگیے آپ کو عطا کیا جائے گا اور سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی ـ

میں اللہ کی حمد ایسے کلمات سے کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا ـ پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی جن کو میں جنت میں داخل کروں گا پھر میں دوسری بار لوٹوں گا اور جب اپنے

Scanned with CamScanner

پروردگار کو دیکھوں گا تو سجدے میں کر جاؤں گا وہ مجھے اس حالت میں جب تک چاہے رہنے دے گا پھر مجھ سے کہا جائے گا : اے محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) اپنا سر اٹھائیے ، کہیے آپ کی بات سنی جائے گی ، مانگیے آپ کو عطا کیا جائے گا اور سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی ۔

اس پر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اس کی تعریف ان کلمات سے کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا ۔ پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی ۔ میں ان کو جنت میں داخل کروں گا ۔ پھر میں تیسری بار لوٹوں گا ۔ جب میں اپنے پروردگار کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا تو جب تک اللہ چاہے وہ مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا ۔ پھر کہا جائے گا : اے محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) اپنا سر اٹھائیے ، کہیے آپ کی بات سنی جائے گی ، مانگیے آپ کو عطا کیا جائے گا اور سفارش کیجئے آپ کی سفارش قبول کی جائے گی ۔

اس پر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور اس کی حمد ان کلمات سے کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا ۔ پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی جن کو میں جنت میں داخل کروں گا ۔ پھر میں چوتھی بار لوٹوں گا اور کہوں گا : اے پروردگار اب صرف وہی باقی رہ گئے ہیں جن کو قرآن نے روک دیا ہے ۔

باب ۔ ۳۷

قیامت کے دن بندے کی اللہ کے سامنے پیش ہونے کی کیفیت

حدیث : وقوف العبد بین یدی ربہ یوم القیامۃ
صحیح بخاری کی کتاب الزکاۃ کے باب (الصدقۃ قبل الرد) سے ۔

۳۵۱ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کے پاس تھا کہ آپ کے پاس دو آدمی آئے ۔ ایک تنگدستی و عسرت کی شکایت کرنے لگا دوسرا رستے کے غیر محفوظ ہونے کی ۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : جہاں تک راستے کے غیر محفوظ ہونے کا تعلق ہے ، یہ تھوڑی مدت تک ہے اس کے بعد مکہ تک قافلہ بغیر محافظ کے جائے گا ۔ جہاں تک عسرت کا تعلق ہے تو قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم میں سے کوئی اپنا صدقہ لئے ہوئے نہ گھومے اور اسے کوئی قبول کرنے والا نہ ملے گا ۔

Scanned with CamScanner

اس کے بعد تم میں سے کوئی اللہ کے حضور کھڑا ہوگا ۔ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی آڑ نہ ہوگی اور نہ ہی کوئی ترجمان ترجمانی کے لئے ہوگا ۔ پھر اللہ اس سے دریافت کرے گا : کیا میں نے تجھے مال نہیں دیا ؟ وہ شخص جواب دے گا : کیوں نہیں ۔ پھر وہ دریافت کرے گا : کیا تمہاری طرف رسول نہیں بھیجا وہ شخص جواب دے گا : کیوں نہیں ۔ بعد ازاں وہ شخص اپنی دائیں جانب دیکھے گا لیکن اسے آگ کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا پھر وہ اپنی بائیں جانب دیکھے گا تو اسے آگ کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا ۔

تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ آگ سے بچے اگرچہ وہ کھجور کے ٹکڑے ہی سے کیوں نہ ہو اگر کوئی وہ بھی نہ پائے تو اچھی بات کہے ۔

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب بدء الخلق کے باب (علامات النبوۃ فی الاسلام) میں بیان کیا ۔

۳۵۲ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : اس اثنا میں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کے حضور حاضر تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے فاقے کی شکایت کی ۔ پھر دوسرا شخص آیا اس نے راستے کے غیر محفوظ ہونے کی شکایت کی ۔ آپ نے فرمایا : اے عدی کیا تم نے حیرہ دیکھا ہے ؟ میں نے جواب دیا : میں نے دیکھا تو نہیں لیکن اس کے بارے میں سنا ہے ۔ آپ نے فرمایا : اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو تو دیکھے گا کہ اونٹ کے ہودے میں بیٹھی ہوئی ایک عورت حیرہ سے سفر کرکے کعبہ کا طواف کرے گی ۔ اسے اللہ کے علاوہ کسی کا خوف نہیں ہوگا ۔ (میں نے اپنے دل میں کہا : طے کے ڈاکو (اس وقت) کہاں ہوں گے جنہوں نے

بستیوں کو برباد کر رکھا ہے ؟) اور اگر تیری عمر لمبی ہوئی (تو تو دیکھے گا کہ) کسری کے خزانے فتح کئے جائیں گے ۔ میں نے پوچھا : کیا کسری بن ہرمز ؟ آپ نے فرمایا : (ہاں) کسری بن ہرمز ۔ اور اگر تیری عمر لمبی ہوئی (تو تو دیکھے گا کہ) ایک شخص مٹھی بھر سونا یا چاندی (صدقہ یا زکاۃ کا) لے کر نکلے گا کسی ایسے شخص کی تلاش میں جو اسے قبول کرے لیکن اسے کوئی قبول کرنے والا نہیں ملے گا ۔

تم میں سے ہر ایک ملاقات (قیامت) کے دن اللہ سے ضرور ملے گا اور اس دن اس شخص کے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا ۔ اللہ تعالی اس شخص سے دریافت کرے گا : کیا میں نے تمہاری طرف رسول مبعوث نہیں کیا جو تم تک میرے احکام پہنچائے ؟ وہ جواب دے گا : کیوں نہیں ۔ اللہ تعالی دریافت کرے گا : کیا میں نے تجھے مال و اولاد سے نہیں نوازا اور تجھے بہت زیادہ نہیں دیا ؟ وہ جواب دے گا : کیوں نہیں ۔ پھر وہ اپنی دائیں جانب دیکھے گا تو اسے جہنم کے علاوہ کچھ نظر نہیں آئے گا اس کے بعد بائیں جانب دیکھ گا تو اسے جہنم کے علاوہ کچھ نظر نہیں آئے گا ۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں : میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا : آتش جہنم سے بچو اگرچہ وہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی سے کیوں نہ ہو ۔ اگر تم کھجور کا ٹکڑا بھی نہ پاؤ تو اچھی بات سے ۔

حضرت عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں : میں نے اونٹ کے ہودے میں سوار تنہا عورت کو حیرہ سے چل کر طواف کعبہ کرتے دیکھا ۔ اسے اللہ کے علاوہ کسی کا

خوف نہیں تھا ۔ میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے کسری بن ہرمز کے خزانے فتح کئے اور اگر تمہاری عمر لمبی ہوئی تو تم دیکھو گے جو ابوالقاسم محمد صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : آدمی مٹھی بھر (سونا یا چاندی) لے کے نکلے گا ۔

حدیث یدنو المومن من ربہ حتی یضع علیہ کنفہ
امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التفسیر میں سورۃ ہود ـــ علیہ السلام سے بیان کیا ۔

۳۵۳ صفوان بن محرز کہتے ہیں : اس اثنا میں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما طواف کر رہے تھے کہ ایک شخص ان کے سامنے آیا اور کہا : اے ابو عبدالرحمن یا کہا : اے ابن عمر کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کو سرگوشی کے بارے میں کچھ فرماتے سنا ہے ۔ تو آپ نے فرمایا : (ہاں) میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کو فرماتے سنا ہے : مومن کو نزدیک لایا جائے گا (اس کے پروردگار کے) تاآنکہ اللہ تعالی اسے اپنی حفاظت و رحمت میں لے لے گا پھر اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروائے گا : کیا تو جانتا ہے فلاں گناہ (جو تو نے کیا تھا) وہ جواب دے گا : میں جانتا ہوں ۔ وہ کہے گا : میں دو مرتبہ اعتراف کرتا ہوں ۔ اللہ تعالی فرمائے گا : میں نے اس (گناہ) کو دنیا میں چھپائے رکھا اور آج اسے معاف کرتا ہوں ۔ پھر نیکیوں کا صحیفہ لپیٹ دیا جائے گا ۔

اور رہے دوسرے یعنی کفار تو ان کو سب کے سامنے پکارا جائے گا : یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ پر جھوٹ بولا ۔ جان لو ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے ۔

امام قسطلانی رحمة اللہ علیہ کہتے ہیں : امام بخاری نے اس حدیث کو مظالم ، الادب اور التوحید میں بھی بیان کیا ۔ اور امام مسلم نے توبة میں اور امام نسائی نے تفسیر اور رقائق میں اور امام ابن ماجہ نے السنة میں بیان کیا۔

حدیث : اللہ تعالی اپنے بندے سے ملے گا تو وہ دریافت کرے گا : اے فلاں کیا میں نے تجھے معزز نہیں کیا) . . . .

امام مسلم نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں کتاب الزهد میں بیان کیا ۔

۳۵۴ حضرت ابو هریرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیهم اجمعین نے دریافت کیا : اے اللہ کے رسول کیا ہم اپنے پروردگار کو قیامت کے دن دیکھ سکیں گے ؟ آپ نے فرمایا :

کیا دوپہر کے وقت جب بادل نہ ہوں تو سورج کے دیکھے جانے میں کوئی شبہ ہوتا ہے ؟ صحابہ کرام نے جواب دیا : نہیں ـ آپ نے دریافت فرمایا : کیا چودہ کی شب کو جب آسمان پر بادل نہ ہوں تو چاند کے دیکھے جانے میں کوئی شبہ ہوتا ہے ؟ صحابہ کرام نے جواب دیا : نہیں ـ آپ نے فرمایا : قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم لوگوں کو پروردگار کے دیکھنے میں ایسے ہی کوئی شبہ نہ ہوگا جس طرح تم لوگوں کو آپس میں ایک دوسرے کو دیکھنے میں نہیں ہوتا ـ

آپ نے فرمایا : اللہ تعالی بندے سے ملے گا اور دریافت فرمائے گا : اے فلاں کیا میں نے تجھے معزز نہیں کیا ؟ سرداری نہیں دی ؟ تمہیں تمہارا جوڑ (بیوی) نہیں دیا ؟ تمہارے لئے گھوڑوں ، اونٹوں کو تابع نہیں کیا ؟ تجھے رئیس نہیں بنایا اور کیا

تو چوتھ نہیں لیتا تھا ؟ وہ شخص عرض کرے گا: کیوں نہیں ـ آپ نے فرمایا : اللہ تعالی دریافت فرمائے گا : کیا تجھے گمان تھا کہ تو مجھ سے ملے گا ؟ وہ شخص جواب دے گا : نہیں ـ اللہ تعالی فرمائے گا : میں نے بھی تجھے بھلا دیا جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا تھا ـ

پھر اللہ تعالی دوسرے شخص سے ملے گا اور دریافت فرمائے گا : اے فلاں کیا میں نے تجھے معزز نہیں کیا ؟ سرداری نہیں دی ؟ تمہیں تمہارا جوڑ نہیں دیا ؟ تمہارے لئے گھوڑوں اونٹوں کو تابع نہیں کیا؟ تجھے رئیس نہیں بنایا اور کیا تو چوتھ نہیں لیتا تھا ؟

وہ شخص عرض کرے گا : کیوں نہیں ـ آپ نے فرمایا : اللہ تعالی دریافت فرمائے گا : کیا تجھے گمان تھا کہ تو مجھ سے ملے گا ؟ وہ شخص جواب دے گا : نہیں ـ اللہ تعالی فرمائے گا : میں نے بھی تجھے بھلا دیا جس طرح تو نے مجھے بھلا دیا تھا ـ

اس کے بعد اللہ تعالی تیسرے شخص سے ملے گا تو اس سے دریافت کرے گا جس طرح دوسروں سے دریافت کیا تھا ـ وہ شخص جواب دے گا : اے پروردگار میں تجھ پر ، تیری کتاب پر اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا تھا ـ میں نے نماز پڑھی ، روزے رکھے ، صدقہ دیا ـ اسی طرح حسب استطاعت اپنی تعریف کرتا رہے گا ـ اس پر اللہ تعالی حکم دیں گے : خاموش ہو جاؤ ـ

آپ نے فرمایا : پھر اللہ تعالی اس سے کہیں گے : اب ہم اپنے گواہ تیرے خلاف پیش کرتے ہیں ـ وہ شخص اپنے دل میں خیال کرے گا : میرے خلاف کون گواہی

دے سکتا ہے ؟ اب اس کے منہہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کی رانوں ، گوشت اور ہڈیوں کو بولنے کا حکم دیا جائے گا تو اس کی رانیں ، گوشت اور ہڈیاں اسکے کرتوتوں پر گواہی دیں گی ۔

یہ اس لئے ہوگا تاکہ اس کا کوئی عذر باقی نہ رہے اور یہ اس لئے بھی ہوگا کہ وہ منافق تھا اور اسی بنا پر اس پر اللہ تعالی کی ناراضگی ہوگی ۔

امام مسلم نے اس حدیث کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ۔

۳۵۵ انہوں نے کہا : ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ہنسے ۔ آپ نے فرمایا : کیا تم جانتے ہو کہ میں کیوں ہنسا ؟ ہم نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں ۔ ۔

آپ نے فرمایا : بندے کے اپنے پروردگار سے مخاطب ہونے پر ۔ وہ کہتا ہے : اے پروردگار کیا تم نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی ؟ آپ نے فرمایا : اللہ تعالی فرمائیں گے : کیوں نہیں ۔ وہ بندہ کہتا ہے : میں اپنے اوپر بجز اپنے نفس کے کسی کی گواہی کو جائز خیال نہیں کرتا ۔ آپ نے فرمایا : اللہ تعالی فرمائیں گے : آج تیرا نفس تیرے اوپر گواہی کے لئے کافی ہے اور کرام کاتبین کی گواہی ۔ پھر اس کے منہہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضا کو حکم دیا جائے گا کہ وہ گواہی دیں ۔ آپ نے فرمایا : وہ اعضا اس کے کرتوتوں پر گواہی دیں گے ۔ پھر اسے گفتگو کرنے کے لئے چھوڑ دیا جائے گا (منہہ سے مہر ہٹا لی جائے گی) ۔ آپ نے فرمایا : وہ شدید غصے کے

عالم میں کہے گا : اللہ کی رحمت سے دور ہو جاؤ میں تو اس لئے انکار کرتا تھا تاکہ تمہیں (عذاب الٰہی سے) بچا سکوں ۔

امام ترمذی نے اپنی جامع میں حضرت ابو ہریرۃ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث بیان کی جو مسلم کی مذکورہ دونوں روایتوں سے مختصر ہے ۔

۳۵۶ حضرت ابو ہریرۃ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : قیامت کے دن ایک بندے کو حاضر کیا جائے گا تو اللہ تعالی اس سے دریافت فرمائے گا : کیا میں نے تجھے کان اور آنکھیں نہیں دیں ، مال و اولاد نہیں دیا ، تمہارے لئے جانوروں کو مسخر نہیں کیا ، کھیتی نہیں دی ، تجھے سردار نہیں بنایا اور تو چوتھ (ٹیکس) نہیں لیتا تھا ؟ کیا تجھے توقع تھی کہ تو مجھ سے آج کے دن ملے گا ؟ تو وہ شخص کہے گا : نہیں ۔ اللہ تعالی اس سے فرمائے گا : جس طرح تو نے مجھے فراموش کردیا تھا اسی طرح میں نے تجھے آج فراموش کردیا ۔

امام ابو عیسی ترمذی نے کہا : یہ حدیث صحیح غریب ہے ۔

حدیث : یجاء بابن آدم یوم القیامة ، فیوقف بین یدی اللہ

امام ترمذی نے اس حدیث کو اپنی جامع میں باب (ما جاء فی شان الحشر) کے تحت بیان کیا ۔

۳۵۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

ایک آدمی کو قیامت کے دن (ہنکاتے ہوئے) حاضر کیا جائے گا گویا وہ بکری کا ایک بچہ ہے پھر اسے اللہ تعالی کے حضور میں کھڑا کردیا جائے گا ۔ اللہ تعالی اس سے دریافت فرمائے گا : میں نے تجھے مال دیا ، غلام اور باندیاں دیں اور تجھے اپنی نعمتیں عطا کیں ۔ تو نے ان کا کیا کیا ؟ وہ جواب دے گا : میں نے ان کو جمع کیا ، ان میں اضافہ کیا اور پہلے سے زیادہ کرکے ان کو چھوڑا ۔ تو مجھے واپس (دنیا میں) بھیج دے تاکہ میں وہ تیرے پاس لے آؤں ۔ تو وہ بندہ جس نے کوئی نیکی آگے نہ بھیجی ہوگی اسے جہنم کی طرف روانہ کردیا جائے گا ۔

حدیث : من شغلہ القرآن و ذکری عن مسالتی

امام ترمذی نے اس حدیث کو اپنی جامع میں تفسیر القرآن کے ابواب سے پہلے بیان کیا ۔

۳۵۸ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

عزت و جلال والا پروردگار فرماتا ہے : جس شخص کو قرآن اور میرے ذکر نے مشغول کرکے مجھ سے سوال نہ کرنے دیا اس کو میں ان تمام عطایا سے بہتر عطا کروں گا جو میں نے دیگر مانگنے والوں کو دیے ۔

اللہ کے کلام کی فضیلت دیگر تمام کلاموں پر ایسی ہی ہے جیسی کہ خود اللہ کی دیگر مخلوقات پر ۔

امام ترمذی نے کہا : یہ حدیث حسن غریب ہے ۔

حدیث : سوال نوح علیہ السلام ، ھل بلغت ؟

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب الانبیاء علھیم السلام کے باب (انا ارسلنا نوحا الی قومہ ان انذر قومک . . . . آیۃ) میں بیان کیا ۔

۳۵۹ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : (قیامت کے دن) حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی امت آئے گی تو اللہ تعالی (حضرت نوح سے) دریافت فرمائے گا : کیا تم نے (پیغام رسالت) پہنچا دیا تھا ؟ تو وہ جواب دیں گے : ہاں اے پروردگار ۔ پھر اللہ تعالی ان کی امت سے دریافت کرے گا : کیا انہوں نے (پیغام رسالت) پہنچا دیا تھا ؟ تو وہ جواب دیں گے : نہیں ہمارے پاس تو کوئی نبی نہیں آیا ۔ اللہ تعالی حضرت نوح سے دریافت کرے گا : تمہارے لئے کون گواہی دے گا ؟ تو وہ جواب دیں گے : حضرت محمد صلی اللہ علیہ و سلم اور ان کی امت ۔

(حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا) پھر ہم گواہی دیں گے کہ انہوں نے (پیغام رسالت) پہنچا دیا تھا اور اس آیت میں اللہ تعالی نے یہی بات بیان کی ہے : و کذلک جعلنا کم امة وسطا لتکونوا شهداء علی الناس ۔

وسط کے معنی عدل کے ہیں ۔

امام بخاری نے کتاب التفسیر میں سورۃ بقرۃ کی تفسیر کے تحت ان الفاظ سے ملتی جلتی حدیث بیان کی ہے ۔

امام ترمذی نے اس حدیث کے الفاظ سے ملتی جلتی ایک حدیث حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور اس میں یہ بیان کیا :

۳۶۰ تو وہ کہیں گے ہمارے پاس نہ کوئی ڈرانے والا اور نہ ہی کوئی اور آیا ۔ تو ان سے کہا جائے گا : کون تمہارا گواہ ہے ؟

امام ترمذی نے کہا : یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

امام ابن ماجۃ نے اس حدیث کو باب (صفۃ امۃ محمد صلی اللہ علیہ و سلم) میں بیان کیا ۔

۳٦١ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : (قیامت کے دن) ایک نبی آئیں گے ۔ ان کے ہمراہ دو آدمی ہوں گے اور کوئی نبی آئیں گے ان کے ہمراہ تین آدمی ہوں گے ۔ اسی طرح تعداد کم و بیش ہوگی ۔ تو ان سے دریافت کیا جائے گا : کیا آپ نے اپنی قوم کو (پیغام رسالت) پہنچا دیا تھا ۔ وہ (انبیاء علیہم السلام) جواب دیں گے : ہاں ۔ پھر ان کی قوم کو بلایا جائے گا اور ان سے دریافت کیا جائے گا : کیا انہوں نے تمہیں (پیغام رسالت) پہنچا دیا تھا؟ وہ جواب دیں گے : نہیں ۔ پھر ان (انبیاء) سے پوچھا جائے گا : تمہارے لئے کون گواہی دے گا ؟ وہ جواب دیں گے : محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) اور ان کی امت ۔ اس پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ و سلم کی امت کو بلایا جائے گا اور ان سے دریافت کیا جائے گا : کیا انہوں نے (پیغام رسالت) پہنچا دیا تھا ؟ امت محمدیۃ جواب دے گی : ہاں ۔ ان سے پوچھا جائے گا : اس بارے میں تمہیں کیسے علم ہوا ۔ تو وہ جواب دیں گے : ہمارے نبی نے ہمیں اس بارے میں آگاہ کیا تھا کہ رسولوں نے (پیغام رسالت) پہنچا دیا تھا اور ہم نے آپ کی تصدیق کی ۔

آپ نے فرمایا : یہی تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : و کذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس و یکون الرسول علیکم شھیدا ۔

باب - ۳۸

کافروں پر جنت حرام ہے اور قرابت داری کوئی نفع نہ دے گی

حدیث : یلقی ابراھیم علیہ السلام آدر یوم القیامۃ

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب بدء الخلق کے باب (قولہ تعالی : و اتخذ اللہ ابراھیم خلیلا) میں بیان کیا

۳۶۲ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آدر سے ملیں گے (اس وقت) آدر کے چہرے پر سیاہی اور غبار ہوگا تو حضرت ابراہیم اس سے کہیں گے : کیا میں نے تمہیں (دنیا میں) نہیں کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کرو ۔ ان کا باپ جواب دے گا : آج میں تمہاری نافرمانی نہیں کروں گا ۔ اس پر حضرت ابراہیم (اللہ سے) گزارش کریں گے : اے پروردگار تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تو مجھے قیامت کے دن

رسوا نہیں کرے گا اور میرے باپ کے راندہ درگاہ ہونے کی رسوائی سے بڑھ کر بھی کوئی رسوائی ہو سکتی ہے ؟ اللہ تعالی ارشاد فرمائے گا : میں نے کافروں پر جنت تو بلاشبہ حرام کردی ہے - پھر ارشاد ہوگا : اے ابراہیم ذرا اپنے پاؤں تلے دیکھو - جب وہ دیکھیں گے تو ان کو غلیظ بجو نظر آئے گا جس کو ٹانگوں سے گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا -

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التفسیر کے باب (سورة الشعراء) میں مختصرا بیان کیا -

حدیث : یقال لاھون اھل النار عذابا

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب بدء الخلق کے بابہ (خلق آدم) میں بیان کیا -

۳۶۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا حدیث مروی ہے -

اللہ تبارک و تعالی اس شخص سے ارشاد فرمائے گا جس کو جہنم میں سب سے ہلکا عذاب ہوگا : اگر تمہارے پاس وہ سب کچھ ہوتا جو زمین میں موجود ہے تو کیا تو (اس عذاب سے بچنے کے لئے) وہ سب قربان کر دیتا ؟ اس شخص نے جواب دیا : ہاں - اس پر اللہ تعالی نے فرمایا : جب تو آدم کی صلب میں تھا تو اس وقت میں نے اس سے بہت ہلکی چیز مانگی تھی اور وہ یہ کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا لیکن تو نے انکار کیا -

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب الرقاق کے باب (صفة الجنة و النار) میں بیان کیا -

۳۶۴ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تعالی اس شخص سے ارشاد فرمائیں گے جسکو قیامت کے دن سب سے ہلکا عذاب ہوگا : اگر تمہارے پاس وہ سب کچھ ہو جو زمین میں ہے تو کیا تم اسے (اس عذاب سے نجات کے لئے) بطور فدیہ دوگے ؟ تو وہ جواب دے گا : ہاں ۔ اس پر اللہ تعالی کا ارشاد ہوگا : جب تو آدم کی پشت میں تھا تو میں نے تم سے اس سے بھی ہلکی چیز چاہی تھی کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا لیکن تو نے میرے ساتھ شریک نہ ٹھہرانے سے انکار کیا ۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو باب (الکفارات) میں ذکر کیا ہے ۔

۳٦۵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تبارک و تعالی اس شخص سے خطاب فرمائیں گے جس کو سب سے ہلکا عذاب ہوگا : اگر تمہارے پاس (تمام) دنیا ، اور جو کچھ اس میں ہے، ہوتی تو کیا اسے بطور فدیہ دے کر اپنے آپ کو (اس عذاب سے) بچاتا ؟ وہ جواب دے گا : ہاں (بالکل) اللہ تعالی فرمائے گا : میں نے تو تم سے اس سے بھی بہت ہلکی بات چاہی تھی اس وقت تم آدم کی صلب (پیٹھ) میں تھے کہ شرک نہ کرنا میں تمہیں اس کا ثواب دوں گا تمہیں جہنم میں داخل نہیں کروں گا لیکن تم نے انکار کیا اور شرک کا ارتکاب کیا ۔

امام مسلم نے اسے ایک دیگر سند سے ذکر کیا ۔

۳٦٦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تعالی قیامت کے دن کافر سے فرمائیں گے : تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہارے پاس اتنا سونا ہوتا جس سے زمین بھر جاتی تو کیا تو اسے اپنے فدیہ میں دے دیتا ۔ وہ شخص کہے گا : ہاں ۔ تو اسے کہا جائے گا : تجھ سے تو اس سے بھی زیادہ آسان چیز مانگی گئی تھی ۔

ایک اور روایت میں ہے :

۳٦۷ اسے کہا جائے گا : جھوٹا ہے تو، تجھ سے تو اس سے بھی آسان چیز مانگی گئی تھی ۔

باب ـ ۳۹

جنت اور دوزخ کا جھگڑا

حدیث : تحاجت الجنة و النار
امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التفسیر کے باب (سورة ق) میں بیان کیا ـ

۳۶۸ حضرت ابو هریرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

دوزخ اور جنت میں جھگڑا ہونے لگا ـ دوزخ نے کہا : میں تو متکبرین اور سرکشوں کے لئے مخصوص ہوں اور جنت نے کہا : مجھے کیا ہوا کہ مجھ میں تو غریب اور ٹھکرائے ہوئے لوگ ہی آئیں گے (اس پر) اللہ تبارک و تعالی نے جنت سے فرمایا : تو میری رحمت ہے میں اپنے بندوں پر جسے چاہوں تیری وجہ سے رحم کروں گا اور دوزخ سے فرمایا : تو تو میرا عذاب ہے میں اپنے بندوں پر جسے چاہوں تیری وجہ سے عذاب کروں گا

اور تم دونوں بھری جاؤگی ۔ دوزخ اس وقت تک نہ بھری جائے گی جب تک اللہ تعالی اپنا پاؤں اس پر نہ رکھ دے گا تو وہ کہے گی : بس ، بس ، بس ۔ تو اس وقت وہ بھری جائے گی اور ایک طرف سے دوسری طرف سمٹ جائے گی اللہ تعالی اپنی مخلوقات میں کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور رہی جنت تو اس کے لئے اللہ تعالی کسی دوسری مخلوق کو پیدا کرے گا ۔

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التوحید کے باب (ما جاء فی قولہ اللہ تعالی : ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین) میں بیان کیا ۔

۳۶۹ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جنت اور دوزخ نے اپنے پروردگار سے جھگڑا کیا جنت نے کہا : اے پروردگار مجھ میں کیا خرابی ہے کہ مجھ میں غریب اور ٹھکرائے ہوئے لوگ آئیں گے اور جہنم نے کہا : اور میں متکبروں کے لئے مخصوص ہوں ۔ تو اللہ تعالی نے جنت سے فرمایا : تو میری رحمت ہے اور دوزخ سے فرمایا : تو میرا عذاب ہے جسے میں چاہوں گا ، اسے دوں گا اور تم میں سے ہر ایک بھری جاؤگی ۔ اب رہی جنت تو اللہ تعالی اپنی مخلوق میں کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور جہنم کے لئے جسے چاہے پیدا کرے گا اور وہ اس میں ڈالے جائیں گے ۔ اس کے بعد بھی جہنم تین مرتبہ کہے گی : کیا کچھ اور بھی ہے تا آنکہ اللہ تعالی اپنا پاؤں اس پر رکھ دے گا تو وہ بھر جائے گی اور اس کے ایک حصے کو دوسرے کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ کہے گی : بس ، بس ، بس ۔

امام مسلم نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں باب جہنم میں ذکر کیا (اللہ ہمیں اس سے بچائے) امام مسلم نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے متعدد روایات ذکر کیں ۔ ان میں سے پہلی صحیح بخاری کی پہلی روایت کی مانند ہے جو سورۃ ق کی تفسیر کے ضمن میں بیان کی گئی ۔ صرف اس میں یہ اضافہ ہے ۔

۳۷۰ جنت نے کہا اور مجھ میں کیا خرابی ہے کہ میرے اندر صرف کمزور ، حقیر اور عاجز لوگ ہی داخل ہوں گے ۔

اللہ تعالی نے اس بارے میں فرمایا : اور تم میں سے ہر ایک ان سے بھری جاؤگی ۔

دوسری روایت پہلی روایت کے مانند ہے صرف اس میں یہ اضافہ ہے ۔

۳۷۱ جنت اور دوزخ نے جھگڑا کیا ۔

تیسری روایت حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ جملۃ احادیث میں سے ایک ہے اور اس میں یہ کہا گیا ۔

۳۷۲ اور جنت نے کہا : مجھے کیا ہوا کہ میرے اندر ضعیف ، حقیر اور تارک دنیا ہی داخل ہوں گے ۔

یہ روایت بھی پہلی دو روایتوں کی مانند ہے ۔

امام مسلم نے چوتھی روایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی جو حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی مانند ہے ۔

۳۷۳ اور تم دونوں ان سے بھری جاؤگی ۔

اس میں اس کے بعد کی زیادتی کا ذکر نہیں کیا گیا ۔

Scanned with CamScanner

بعد ازاں امام مسلم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی سند سے یہ حدیث بیان کی ۔

۳۷۴ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

دوزخ برابر یہی کہتی رہے گی : کیا کچھ اور بھی ہے ؟ تا آنکہ رب ذوالجلال اس پر اپنا پاؤں رکھ دیں گے تو وہ کہے گی : بس ، بس ، تیری عزت کی قسم اور اس کا ایک حصہ دوسرے میں سمٹ جائے گا ۔

اس حدیث کو بھی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے امام مسلم نے روایت کیا ۔

۳۷۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جہنم میں برابر لوگ ڈالے جاتے رہیں گے اور وہ کہے گی : کیا کچھ اور بھی ہے ؟ تا آنکہ رب العزت اپنا پاؤں اس پر رکھ دیں گے تو اس کا ایک حصہ دوسرے میں سمٹ جائے گا اور وہ کہے گی : بس ، بس ، تیری عزت اور تیری بزرگی کی قسم ۔ جنت میں کچھ جگہ ہمیشہ خالی رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالی اس کے لئے ایک مخلوق کو پیدا فرمائیں گے جو جنت کی خالی جگہ میں رکھی جائے گی ۔

اس روایت میں امام مسلم نے فرمایا :

۳۷۶ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جنت میں اتنی جگہ خالی رہے گی جتنی اللہ تعالی چاہیں گے تا آنکہ اللہ تعالی اس کے لئے ایک اور مخلوق پیدا فرمائے گا جسے وہ چاہے گا ۔

امام ترمذی نے یہ حدیث (حجاج الجنۃ و النار) میں بیان کی ۔

۳۷۷ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جنت اور دوزخ میں جھگڑا ہوا تو جنت نے کہا : مجھ میں غرباء و مساکین داخل ہوں گے ۔ اور جہنم نے کہا : مجھ میں سرکش اور متکبر لوگ داخل ہوں گے ۔ اس پر اللہ تعالی نے دوزخ سے فرمایا : تو میرا عذاب ہے اور تیرے ذریعے میں جس سے چاہوں انتقام لوں اور جنت سے فرمایا : تو میری رحمت ہے تیری وجہ سے میں جس پر چاہوں رحم کروں ۔

حدیث : اشتکت النار الی ربھا

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب بدء الخلق کے باب (صفۃ النار) میں بیان کیا ۔

۳۷۸ ابو سلمۃ بن عبد الرحمن نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جہنم نے اپنے پروردگار سے شکوہ کرتے ہوئے کہا پروردگار میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے ۔ (اس پر) اس کو دو سانس لینے کی اجازت دی جائے گی ۔ ایک سانس سردیوں میں اور دوسرا گرمیوں میں ۔

آپ نے فرمایا : یہی (وہ سانس ہے) جو تم گرمی کی شدت میں محسوس کرتے ہو اور یہی (وہ سانس ہے) جو تم جاڑے کی شدت میں محسوس کرتے ہو ۔

باب - ۴۰

حوض کوثر پر پیش آمدہ واقعات

امام بخاری نے حدیث الحوض کو باب الحوض میں بیان کیا -

۳۷۹ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

میں حوض کوثر پر تمہارا استقبال کروں گا تم میں سے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے جائیں گے - پھر ان کو مجھ سے دور ہٹا دیا جائے گا - تو میں کہوں گا : اے پروردگار یہ میرے ساتھی ہیں (اس پر) کہا جائے گا : آپ نہیں جانتے آپ کے بعد انہوں نے دین میں کونسی نئی باتیں نکالی تھیں -

---

امام بخاری نے ایک حدیث حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ کے توسط سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے بیان کی - اور امام مسلم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے

Scanned with CamScanner

بواسطہ حصین — ابی وائل —— حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کی

۳۸۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

حوض کوثر پر کچھ لوگ میرے سامنے لائے جائیں گے ۔ جب میں ان کو پہچان لوں گا تو وہ مجھ سے دور ہٹا دیے جائیں گے تو میں کہوں گا : یہ تو میرے ساتھی ہیں ۔ تو اللہ تعالی فرمائے گا : تم نہیں جانتے تیرے بعد انہوں نے دین میں کون سی نئی باتیں نکالی تھیں ۔

امام مسلم نے اس حدیث کو باب (المناقب) میں بیان کیا ۔

۳۸۱ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

میں حوض پر تمہارا استقبال کروں گا ۔ جو شخص میرے پاس سے گذرے گا وہ اس میں سے پئے گا اور جو اس میں سے پئے گا اس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی ۔ کچھ گروہ میرے سامنے لائے جائیں گے میں ان کو پہچان لوں گا وہ مجھے پہچان لیں گے پھر میرے اور ان کے درمیان ایک آڑ کر دی جائے گی ۔

ابو حازم کہتے ہیں : نعمان بن ابی عیاش نے مجھ سے یہ حدیث سنی تو کہا : کیا تم نے سہل رضی اللہ عنہ سے ایسے ہی سنا ہے ؟ میں نے کہا : ہاں ۔ تو انہوں نے کہا : میں گواہی دیتا ہوں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ پر کہ میں نے ان سے اس حدیث کو سنا ہے اور انہوں نے اس میں یہ اضافہ کیا ۔

تو میں کہوں گا یہ تو میرے ہی آدمی ہیں ۔ تو کہا جائے گا : تم نہیں جانتے انہوں نے تمہارے بعد

دین میں کون سی نئی باتیں نکالیں ۔ اس پر میں کہوں گا : دور ہو جائیں ، دور ہو جائیں وہ لوگ جنہوں نے میرے بعد (دین میں) تبدیلی کی ۔

۳۸۲ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

میرے ساتھیوں میں سے کچھ لوگ قیامت کے دن میرے سامنے آئیں گے لیکن وہ حوض سے دور ہٹا دیے جائیں گے تو میں کہوں گا : اے پروردگار یہ تو میرے ساتھی ہیں ۔ اللہ تعالی ارشاد فرمائے گا : تم نہیں جانتے انہوں نے تمہارے بعد دین میں کون سی نئی باتیں نکالی تھیں ۔ یہ تو پیٹھ پھیر کر الٹے لوٹ گئے تھے (مرتد ہو گئے تھے)

شعیب نے زھری کے حوالے سے کہا کہ حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں (وہ ہٹا دیے جائیں گے) اور عقیل بحوالہ زھری کہتے ہیں (دور دھکیل دیے جائیں گے)

۳۸۳ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جب میں (حوض پر) کھڑا ہوں گا تو ایک جماعت (آئے گی) تو میں ان کو پہچان لوں گا ۔ اتنے میں میرے اور ان کے درمیان سے ایک شخص نکلے گا اور ان سے کہے گا : چلو ۔ میں دریافت کروں گا : کہاں ؟ وہ جواب دے گا : بخدا آگ کی طرف ۔ میں دریافت کروں گا ان کا کیا معاملہ ہے ؟ تو وہ جواب دے گا : یہ تمہارے بعد پیٹھ پھیر کر الٹے لوٹ گئے ۔

بعد ازاں ایک اور گروہ آئے گا تو میں ان کو پہچان لوں گا ۔ اتنے میں میرے اور ان کے درمیان سے

Scanned with CamScanner

ایک شخص نکلے گا اور ان سے کہے گا : چلو ۔ میں دریافت کروں گا : کہاں ؟ وہ جواب دے گا : بخدا آگ کی طرف ۔ میں دریافت کروں گا : ان کا کیا معاملہ ہے ؟ تو وہ جواب دے گا : یہ تمہارے بعد پیٹھ پھیر کر الٹے لوٹ گئے ۔

میں نہیں سمجھتا کہ ان میں سے کوئی آدمی بن چرواہے کے اونٹوں کی طرح بچے گا ۔

---

۳۸۳ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

میں حوض پر ہوں گا تا آنکہ مجھے وہ لوگ دکھا دیے جائیں گے جو حوض پر میرے سامنے آئیں گے ۔ میرے قریب آنے پر کچھ لوگ پکڑ لئے جائیں گے تو میں کہوں گا : اے پروردگار یہ میرے آدمی ہیں ، میرے امتی ہیں ۔ تو کہا جائے گا : کیا تجھے پتا ہے کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کیا ؟ بخدا یہ تو برابر ایڑھیوں کے بل لوٹتے رہے (یعنی مرتد رہے) ۔

ابن ابی ملیکہ کہا کرتے تھے : اے اللہ ہم تیری پناہ چاہتے ہیں کہ ہم ایڑھیوں کے بل لوٹیں یا ہم دین کے فتنے میں مبتلا ہو جائیں ۔

تم پہلے کام سے ہٹ گئے ہو ۔ تم پیچھے کی طرف لوٹ گئے ہو ۔

بـاب ـ ۴۱

قیـامت کے دن موت کو ذبح کر دیـا جائے گـا

حدیث : جس میں پل صراط پر موت کے ذبح کئے جانے کـا ذکر ہے ـ

امام ابن ماجہ نے اس حدیث کو اپنی سنن میں بـاب (صفۃ النـار) میں بیـان کیا ـ

۳۸۵ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

قیـامت کے دن موت کو لایا جائے گا اور اسے پل صراط پر کھڑا کیا جائے گا پھر پکارا جائے گا : اے اہل جنت ـ تو (اہل جنت) خوفزدہ ہو کر کانپتے ہوئے جھانکیں گے مبادا ان کو اس جگہ سے نکال دیا جائے جس میں وہ اب ہیں ـ پھر پکارا جائے گا : اے اہل دوزخ ـ تو وہ مسکراتے ہوئے خوش ہو کر جھانکیں گے کہ ان کو اس جگہ سے جہاں وہ ہیں نکال لیا جائے گا

پھر ان سے کہا جائے گا : کیا تم اس کو پہچانتے ہو۔ وہ جواب دیں گے : ہاں یہ موت ہے ۔ پھر حکم دیا جائے گا اور موت کو پل صراط پر ذبح کردیا جائے گا۔ پھر دونوں فریقوں سے کہا جائے گا : جہاں تم ہو وہاں ہمیشہ رہو اب کبھی موت نہیں ہوگی ۔

امام ترمذی کی باب (ما جاء فی خلود اهل الجنة و اهل النار) میں بیان کردہ حدیث میں موت کے ذبح کئے جانے کا ذکر ہے ۔ حدیث کے آخر میں کہا گیا ۔

۳۸٦ جب اللہ تعالی جنتیوں کو جنت میں اور دوزخیوں کو دوزخ میں داخل کردے گا تب موت کو بلایا جائے گا اور اسے جنتیوں اور دوزخیوں کے درمیان ایک دیوار پر کھڑا کردیا جائے گا ۔ پھر پکارا جائے گا : او جنت والو ۔ تو وہ خوفزدہ ہو کر جھانکیں گے ۔ او دوزخیو تو وہ شفاعت کی امید میں خوش ہوکر جھانکیں گے۔ پھر جنتیوں اور دوزخیوں سے دریافت کیاجائے گا : کیا تم اس کو پہچانتے ہو ؟ وہ جواب دیں گے (جنتی بھی اور دوزخی بھی) : ہم نے خوب پہچانا یہ تو وہ موت ہے جو ہم پر طاری ہوئی تھی ۔ پھر اس کو لٹا کر جنتیوں اور دوزخیوں کی درمیانی دیوار پر ذبح کردیا جائےگا پھر کہا جائے گا : اے جنتیو ہمیشہ یہاں رہو اب کوئی موت نہیں ۔ او دوزخیو ہمیشہ یہاں رہو اب کوئی موت نہیں ۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے ۔

حدیث : یقول اللہ : من کان فی قلبہ مثقال حبة من خردل من ایمان فاخرجوہ

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب الرقاق کے باب (صفة الجنة و النار) میں بیان کیا ۔

۳۸۷ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالی ارشاد فرمائے گا : جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہے اسے نکال لو ۔ تو لوگ اس حالت میں نکالے جائیں گے کہ جل کر کوئلہ ہوچکے ہوں گے پھر ان کو نہر حیات میں ڈالا جائے گا تو وہ ایسے (تیزی سے) ٹھیک ہوں گے جیسے خرفہ کا ساگ سیلاب کے خس و خاشاک میں اگتا ہے یا کہا : رکے ہوئے پانی میں ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

کیا تم نہیں دیکھتے کہ یہ دانہ کیسا زرد جھکا ہوا اگتا ہے ۔

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب الایمان کے باب (تفاضل اهل الایمان فی الاعمال) میں بیان کیا ۔

۳۸۸ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جب اہل جنت ، جنت میں اور اہل دوزخ ، دوزخ میں داخل کردیے جائیں گے تو اللہ تبارک و تعالی حکم دے گا : جن کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہے ان کو نکال لو ۔ تو وہ اس حالت میں نکالے جائیں گے کہ سیاہ پڑ چکے ہوں گے ۔ پھر ان کو نہر ترو تازگی یا نہر زندگی میں ڈال دیا جائے گا (امام مالک کو

اس میں شک تھا) تو وہ ایسے تیزی سے ٹھیک ہوں گے جیسے خرفہ کا ساگ بہتے پانی کے کناروں پر اگتا ہے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ یہ دانہ کیسا زرد جھکا ہوا اگتا ہے ۔

وھب نے کہا کہ عمرو نے حدیث بیان کی اور کہا : زندگی اور کہا : رائی کے برابر ایمان ۔

باب ۔ ۴۲

جنت اور دوزخ کو ڈھانپ دیا گیا ہے

حدیث : حفت الجنة بالمکارہ و حفت النار بالشھوات
امام ترمذی نے اپنی جامع میں اس حدیث کو باب (حفت الجنة بالمکارہ) میں بیان کیا ۔

۳۸۹ حضرت ابو ھریرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جب اللہ تعالی نے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا تو جبریل کو جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا : اسے اور اس کے رہنے والوں کے لئے جو میں نے تیار کیا ہے اس کو دیکھو ۔ حضرت جبریل گئے اور اسے اور اس کے رہنے والوں کے لئے جو اللہ نے تیار کیا تھا، اس کو دیکھا پھر لوٹ کر اللہ کی طرف آئے اور کہا : تیری عزت کی قسم جو اس کے بارے میں سنے گا وہ تو اس میں

(ضرور) داخل ہوگا ۔ تو اللہ تعالی نے حکم دیا اور اسے ان چیزوں سے ڈھانپ دیا گیا جو نفوس پر ناگوار گذرتی ہیں ۔ پھر (حضرت جبریل کو) حکم دیا کہ جنت اور اس کے رہنے والوں کے لئے جو میں نے تیار کیا ہے اس کو دیکھو ۔ (حضرت جبریل) اس کی طرف (اس وقت) لوٹ کر گئے جب وہ نفوس پر ناگوار گذرنے والی چیزوں سے ڈھانپ دی گئی تھی ۔ (حضرت جبریل) اللہ کی طرف لوٹ کر آئے اور کہا : تیری عزت کی قسم مجھے اندیشہ ہے کہ اب کوئی اس میں داخل نہیں ہوسکے گا ۔

پھر اللہ تعالی نے حکم دیا کہ جہنم کی طرف جاؤ اور اسے اور اس کے رہنے والوں کے لئے جو میں نے تیار کیا ہے اس کو دیکھو ۔ اس کا ایک حصہ دوسرے پر چڑھ رہا تھا ۔ حضرت جبریل اللہ کی طرف لوٹ کر آئے اور کہا : تیری عزت کی قسم جو اس کے بارے میں سنے گا وہ اس میں داخل نہیں ہوگا ۔ اس پر اللہ نے حکم دیا اور (جہنم کو) خواہشات نفسانی سے ڈھانپ دیا گیا ۔ پھر حکم دیا اب لوٹ کر جاؤ ۔ تو حضرت جبریل لوٹ کر گئے پھر کہا : تیری عزت کی قسم مجھے اندیشہ ہے کہ اب کوئی اس میں داخل ہوئے بغیر نہیں رہے گا ۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح بتایا ہے ۔

امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں اس حدیث کو باب (خلق الجنة و النار) میں بیان کیا ۔

۳۹۰ حضرت ابو هریرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جب اللہ تعالی نے جنت کو پیدا کیا تو جبریل سے فرمایا : جاؤ اس کو دیکھو ۔ وہ گئے اور اس کو دیکھا ۔ پھر آ کر کہا : اے پروردگار قسم ہے تیری عزت کی جو کوئی اس کا حال سنے گا وہ تو اس میں داخل ہوگا ۔ پھر اللہ نے اس کو ان چیزوں سے ڈھانپ دیا جو نفوس پر ناگوار گذرتی ہیں ۔ اس کے بعد جبریل کو حکم دیا : اب جاؤ اور اس کو دیکھو ۔ وہ دیکھ کر آئے اور عرض کی : اے پروردگار قسم ہے تیری عزت کی مجھے اندیشہ ہے کہ اب اس میں کوئی داخل نہ ہوسکے گا ۔

پھر جب اللہ نے جہنم کو پیدا کیا تو جبریل کو حکم دیا : جاؤ اس کو دیکھو ۔ وہ گئے اور اس کو دیکھا اور آکر عرض کی : تیری عزت کی قسم جو اس کے بارے میں سنے گا وہ تو اس میں داخل نہیں ہوگا ۔ پھر اللہ نے اس کو شہوات سے ڈھانپ دیا اور جبریل کو حکم دیا : اب جا کر دیکھو ۔ انہوں نے دیکھا اور عرض کی : اے پروردگار تیری عزت کی قسم مجھے اندیشہ ہے کہ اب اس میں کوئی بھی داخل ہونے سے نہیں بچے گا ۔

امام نسائی نے اس حدیث کو اپنی سنن میں باب (الحلف بعزة اللہ تعالی) میں حضرت ابو ہریرة رضی اللہ عنہ ہی سے ان الفاظ سے قریب تر الفاظ میں ذکر کیا جن میں امام ترمذی اور امام ابو داود نے بیان کیا ۔

حدیث یلقی علی اهل النار الجوع

امام ترمذی نے اس حدیث کو باب (صفة طعام اهل النار) میں بیان کیا ۔

۳۹۱ حضرت ابو الدردا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جہنمیوں پر بھوک (کی تکلیف) مسلط کی جائے گی تو وہ اس عذاب کے برابر ہو جائے گی جس میں وہ (پہلے سے مبتلا) ہوں گے ۔ اس پر وہ مدد کے لئے فریاد کریں گے ۔ ان کی مدد ضریع سے کی جائے گی جو نہ تو ان کو فربہ کرے گی اور نہ ان کو بھوک سے بے نیاز کرے گی ۔ اس پر وہ (بھوک سے نجات کے لئے) کھانے کی فریاد کریں گے ۔ تو ان کو (گلے میں) اٹکنے والا کھانا دیا جائے گا تو وہ یاد کریں گے کہ دنیا میں وہ اٹکنے والے نوالے کو کچھ پی کر نگلا کرتے تھے ۔ اس پر وہ کوئی پینے کی چیز مانگیں گے ۔ تو پینے کی چیز جو ان کو فراہم کی جائے گی وہ کھولتا ہوا پانی ہوگا جو لوہے کے آنکڑے دار برتنوں میں ہوگا ۔ جب وہ (پانی) ان کے چہروں کے نزدیک ہوگا تو (اس سے) ان کے چہرے جل جائیں گے اور جب وہ پانی ان کے پیٹوں میں داخل ہوگا تو اس سے جو کچھ ان کے پیٹ میں ہے ، کٹ جائے گا ۔ تو وہ فریاد کریں گے : بلاؤ جہنم کے محافظوں کو ۔ (جہنم کے محافظ) ان سے دریافت کریں گے : کیا تمہارے پاس رسول واضح دلیل لے کر نہیں آئے ۔ وہ (جہنمی) جواب دیں گے : کیوں نہیں ۔ اس پر محافظ کہیں گے : چلاؤ ، اور کفار کا چلانا سوائے گمراہی کے اور کیا ہے ۔ پھر وہ (محافظ) کہیں گے : (جہنم کے دربان مالک کو پکارو ۔ وہ (جہنمی) پکاریں گے : اے مالک تمہارے پروردگار کو چاہیے کہ ہمارا فیصلہ کردے ۔ مالک جواب دیں گے : تم ٹھہرے رہوگے (یعنی جہنم ہی میں رہوگے گویا تمہارا فیصلہ ہوچکا)۔

الاعمش نے کہا : مجھے خبر ملی کہ ان کی پکار اور مالک کے جواب میں ایک ہزار برس کا عرصہ لگا ۔

Scanned with CamScanner

وہ (محافظ) کہیں گے : اپنے پروردگار کو پکارو اس لئے کہ تمہارے پروردگار سے بہتر کوئی نہیں ہے - تو وہ (جہنمی) کہیں گے : اے ہمارے پروردگار ہم پر ہماری بدبختی غالب آگئی اور ہم گمراہ قوم ہو گئے - اے ہمارے پروردگار ہمیں اس سے نکال دے اگر ہم دوبارہ گمراہی میں مبتلا ہوں تو ہم ہی ظالم ہوں گے - تو (اللہ تعالی) جواب دے گا : دور ہو جاؤ مجھ سے بات نہ کرو - تو اس وقت وہ ہر قسم کی بھلائی سے مایوس ہوجائیں گے اور اس وقت حسرت اور افسوس سے وہ گدھے کی طرح رینکیں گے -

عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہا کہ لوگ اس حدیث کو مرفوع نہیں کرتے - امام ابو عیسی ترمذی کہتے ہیں کہ ہم اس حدیث کو حضرت ابو الدردا سے بواسطہ الاعمش ، شمر بن عطیہ ، شہر بن حوشب ، ام الدردا سے جانتے ہیں -

اور عبداللہ بن عبدالرحمن اس سند کے رجال میں اول ہیں یعنی انہی سے امام ترمذی نے روایت کیا -

بـاب ـ ۴۳

مومنین کی رویتِ بـاری اور جنتیوں سے اللہ کا خطاب

حدیث : مومنوں کا آخرت میں اللہ رب العزت کے دیدار کا اثبات

۳۹۲ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جب جنتی جنت میں داخل ہوجائیں گے تو اللہ تبارک و تعالی فرمائیں گے : کیا اس سے زیادہ کوئی چیز چاہتے ہو ؟ وہ کہیں گے : کیا آپ نے ہمارے چہرے تابناک نہیں کئے ، کیا آپ نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور جہنم سے نجات نہیں دلائی ؟ آپ نے فرمایا : پھر پردے اٹھا دیے جائیں گے اس وقت اللہ تعالی کے دیدار سے زیادہ کوئی چیز جو ان کو عطا کی گئی ، پسندیدہ نہ ہوگی ـ

Scanned with CamScanner

امام مسلم نے یہ روایت اضافے کے ساتھ دیگر اسناد سے ذکر کی ۔

۳۹۳ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی : للذین احسنوا الحسنی و زیادۃ ۔

امام ابن ماجہ نے اپنی سنن میں حدیث رویۃ المومنین لربھم دوسرے الفاظ میں بیان کی ۔

۳۹۴ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

جب اہل جنت (عطا کردہ) نعمتوں میں مشغول ہوں گے تو اچانک ان پر ایک نور چمکے گا ۔ وہ اپنے سر اٹھائیں گے تو پروردگار جل جلالہ ان پر اوپر سے جلوہ فگن ہوں گے اور فرمائیں گے : اے جنت والو تم پر سلامتی ہو ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا : یہ اللہ تعالی کا وہ ارشاد ہے (سلامتی ہو یہ قول ہے رب رحیم کی طرف سے) ۔ اللہ تعالی ان کو دیکھیں گے اور جنتی اللہ تعالی کو دیکھیں گے اور وہ نعمتوں میں سے کسی چیز کی طرف توجہ نہ کریں گے جب تک وہ اللہ تعالی کا دیدار کریں گے تا آنکہ اس کا جلوہ ان سے پوشیدہ ہوجائے گا لیکن اس کا نور اور اس کی برکت ان کے مساکن میں ان پر باقی رہ جائے گی ۔

امام ابن ماجہ نے اس حدیث کو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ۔

Scanned with CamScanner

۳۹۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی : (للذین احسنوا الحسنی و زیادۃ) اور فرمایا : جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو ایک پکارنے والا پکارے گا : اے جنتیو تمہارے لئے اللہ کا ایک وعدہ ہے جسے وہ چاہتا ہے کہ تمہارے لئے پورا کرے ۔تو وہ (جنتی) دریافت کریں گے : وہ (وعدہ) کیا ہے ؟ کیا اللہ نے ہمارے لئے میزان بھاری نہیں کئے ، ہمارے چہرے روشن نہیں کئے ، ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا اور ہمیں جہنم سے نجات نہیں دی ؟

آپ نے فرمایا : پردہ ہٹا دیا جائے گا تو جنتی اللہ کا دیدار کریں گے ۔ بخدا اللہ نے ان کو جوکچھ عطا کیا وہ ان کے لئے زیادہ محبوب نہ ہوگا اور نہ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوگا سوائے اللہ کے دیدار کے

سنن ابن ماجہ کے حاشیہ نگار نے کہا (اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالی ان کے دلوں سے حرص ختم کردے گا اور ان کو وہ عطا کرے گا کہ اس پر وہ مزید کسی چیز کی طمع نہ کریں گے اور وہ اپنے فضل سے ان پر راضی ہو جائے گا ۔

حدیث : خطاب اللہ تعالی لاھل الجنۃ

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب الرقاق کے باب (صفۃ الجنۃ و النار) میں بیان کیا ۔

۳۹۶ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا :

اللہ تعالی جنتیوں سے خطاب کرے گا : اے جنتیو وہ جواب دیں گے : اے ہمارے پروردگار ہم حاضر ہیں ۔

Scanned with CamScanner

تو وہ کہے گا : کیا تم راضی ہو ؟ وہ جواب دیں گے : ہمیں کیا ہوا جو ہم راضی نہ ہوں جب کہ تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا جو تو نے اپنی مخلوق میں کسی اور کو عطا نہیں کیا ۔ اللہ تعالی کہیں گے : میں تمہیں اس سے بھی عمدہ چیز عطا کرنے والا ہوں ۔ وہ سوال کریں گے : اے پروردگار بھلا اس سے عمدہ اور کون سی چیز ہوگی ۔ اللہ تعالی فرمائیں گے : میں نے تمہارے لئے اپنی رضا حلال کردی اس کے بعد میں تم پر کبھی ناراض نہیں ہوں گا ۔

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التوحید کے باب (کلام الرب مع اهل الجنة) میں بھی بیان کیا ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی سند سے ہمارے ذکر کردہ الفاظ سے قریب تر الفاظ میں سوائے اس کے کہ اس میں یہ کہا گیا :

۳۹۷ کیا میں تمہیں اس سے افضل عطا نہ کروں ؟

امام مسلم نے اپنی صحیح میں اس حدیث کو کتاب الجنة و نعیمها و اهلها میں بیان کیا جسے امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام بخاری کی مانند الفاظ میں کتاب الرقاق میں بیان کیا اور کہا :

کیا میں تمہیں عطا نہ کروں ۔

حدیث : استئذان بعض اهل الجنة ربه ان یزرع

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التوحید کے باب (کلام الرب مع اهل الجنة) میں بیان کیا ۔

۳۹۸ حضرت ابو هریرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم گفتگو فرما

رہے تھے (آپ کے پاس ایک دیہاتی آدمی بیٹھا ہوا تھا) ایک جنتی نے اللہ تعالی سے کھیتی باڑی کی اجازت مانگی - اللہ تعالی نے فرمایا : کیا اس (جنت)میں وہ سب کچھ نہیں ہے جو تو چاہتا ہے ؟ اس (شخص) نے جواب دیا : کیوں نہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ کھیتی باڑی کروں - چناں چہ اس نے جلدی (سے کھیتی تیار) کی اور بیج بویا - وہ پلک جھپکتے ہی اگ آیا اور کھیتی کھڑی ہوگئی اور کٹنے کے قابل ہوگئی اور پیداوار پہاڑوں کے مانند ہوگئی - تو اللہ تعالی نے فرمایا : اے آدم زاد لو (یہ کھیتی) تمہارا پیٹ کسی چیز سے نہیں بھرتا -

دیہاتی نے کہا : اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ و سلم) یہ شخص قریشی یا انصاری ہوگا کیوں کہ یہی لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں - رہے ہم تو ہم تو کھیتی باڑی کرتے نہیں - اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ہنسے -

امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب المزارعۃ کے باب (کراء الارض بالذہب) کے بعد بغیر عنوان کے باب میں ذکر کیا -

---

حدیث : سوق الجنۃ

امام ترمذی نے اپنی جامع میں اس حدیث کو باب (ما جاء فی سوق الجنۃ) میں بیان کیا -

۳۹۹ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ ان کی ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا : میں اللہ سے دعا گو ہوں کہ وہ مجھے اور تمہیں جنت کے بازار میں اکٹھا کردے -

Scanned with CamScanner

سعید نے دریافت کیا : کیا (جنت) میں بازار بھی ہے ؟ حضرت ابو هریرة رضی اللہ عنہ نے کہا :ہاں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے بتایا کہ جنتی جب جنت میں داخل ہوں گے تو اپنے اعمال کے مطابق اس میں ٹھہریں گے پھر ان کو اپنے پروردگار کی زیارت کی اجازت دی جائے گی جو دنیاوی زندگی کے جمعہ کے دن کی مدت کے برابر ہوگی ۔ (اس حالت میں کہ) ان کے سامنے عرش الہی بلند ہوگا اور ان کو جنت کے باغات میں سے ایک باغ میں وہ نظر آئے گا ۔ پھر ان کے لئے نور اور سونے چاندی کے منبر اویزاں کئے جائیں گے اور ان کے کمتر مشک و کافور کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے ۔ اگرچہ وہاں کوئی کسی سے کمتر نہیں ہوگا ۔ وہ لوگ اس بات کو کوئی اہمیت نہیں دیں گے کہ کرسی نشین ان سے برتر ہیں ۔

حضرت ابو هریرة رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا : اے اللہ کے رسول کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھ سکیں گے ؟ آپ نے فرمایا : ہاں کیا تمہیں سورج یا چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شبہ ہوتا ہے ؟ ہم نے جواب دیا : نہیں ۔ آپ نے فرمایا : اسی طرح تمہیں اپنے پروردگار کو دیکھنے میں کوئی شبہ نہیں ہوگا ۔

اس مجلس میں کوئی شخص ایسا نہ ہوگا کہ جسے اللہ تعالی اپنے روبرو شرف باریابی نہ بخشے تاآنکہ وہ ان میں سے کسی شخص سے دریافت فرمائے گا : اے فلاں کے بیٹے فلاں کیا تجھے فلاں فلاں دن یاد ہے ؟ پھر اسے دنیا میں اس کی بعض بد اعمالیاں یاد دلائی جائیں گی اس پر وہ گزارش کرے گا : اے پروردگار کیا تم نے مجھے معاف نہیں کردیا ہے ؟ اللہ تعالی فرمائے گا : کیوں نہیں میری مغفرت کی وسعت کے سبب ہی تو تو اس

مقام تک پہنچا ہے ۔ اسی اثنا میں کہ وہ اس مجلس میں ہوں گے کہ ان کو اوپر سے ایک بادل ڈھانپ لے گا اور ان پر ایسی خوشبو برسائے گا کہ اس جیسی خوشبو پہلے کبھی نہ پائی ہوگی ۔ اور ہمارا پروردگار تبارک و تعالی فرمائے گا : میں نے تمہارے لئے بلند مرتبہ جو چیزیں تیار کی ہیں ان کی طرف جانے کو تیار ہوجاؤ اور جس چیز کی ضرورت ہو وہ لے لو ۔

اس پر ہم ایک ایسے بازار میں آئیں گے جن کو فرشتوں نے ڈھانپ رکھا ہوگا ۔ اس بازار کی مانند کوئی چیز نہ آنکھوں نے دیکھی ہوگی ، نہ کانوں نے سنی ہوگی اور نہ اس جیسا خیال دل پر وارد ہوا ہوگا جس چیز کی ہمیں ضرورت ہوگی وہ ہمارے لئے لائی جائے گی ۔ وہاں پر کوئی خرید و فروخت نہ ہوگی اور جنتی وہاں ایک دوسرے سے ملیں گے ۔

آپ نے فرمایا : پھر ایک بلند حویلی والا آدمی اپنے سے کمتر (رتبے والے) آدمی کی طرف متوجہ ہو کر اس سے ملے گا ــ اگرچہ وہاں کوئی کسی سے کمتر نہیں ہے ــ تو اس (کمتر) کو اس (برتر) کا لباس خوش کن معلوم ہوگا ۔ ابھی اس کی بات مکمل نہ ہوگی کہ وہ خیال کرے گا کہ اس کے اوپر اس سے بہتر (لباس) ہے ۔ اور یہ اس لئے ہوگا کہ وہاں کوئی غمزدہ نہ ہوگا ۔

اس کے بعد ہم اپنے ٹھکانوں کی طرف چلے جائیں گے اور اپنی بیویوں سے ملیں گے تو وہ کہیں گی : خوش آمدید آپ اس حالت میں آئے ہیں کہ آپ کی خوب صورتی اس سے بہتر ہے جو ہم چھوڑ کر آئے ہیں ۔

وہ کہے گا : آج ہم نے اپنے پروردگار جبار کے

ساتھ مجلس منعقد کی ہے اور یہ ہمارا حق ہے کہ ہم وہ لے کر پلٹیں جو ہم لے کر لوٹے ہیں –

امام ابو عیسی ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے – ہم اس کو اس سند کے علاوہ نہیں جانتے – اس حدیث میں سے کچھ سوید بن عمرو نے اوزاعی سے روایت کیا ہے –

(سوید بن عمرو اس سند کے شخص نہیں ہیں جب کہ اوزاعی اس سند کے آدمی ہیں –)

امام ابن ماجہ نے حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی – اس میں حدیث بالا سے یہ زیادہ ہے –

۴۰۰ (تو ان کے لئے نور ، موتی ، یاقوت ، زبرجد سونے اور چاندی کے منبر اویزاں کئے جائیں گے –)

اور یہ کہا :

(اس مجلس میں کوئی شخص باقی نہ رہے گا مگر اس کو اللہ عز و جل اپنے حضور شرف حاضری بخشیں گے تاآنکہ وہ تم میں سے کسی آدمی سے فرمائے گا : اے فلانے تمہیں یاد ہے تم نے فلاں دن کیا کیا کیا تھا – اس کو دنیا میں سرزد بعض گناہ یاد دلائے جائیں گے – تو وہ کہے گا : اے پروردگار کیا تم نے مجھے معاف نہیں کردیا – ارشاد باری ہوگا : کیوں نہیں میری مغفرت کی وسعت ہی سے تو تو اس مقام تک پہنچا ہے ... الخ)

اور اس میں کہا : (جس کی ہم نے خواہش کی وہ ہمارے لئے لائی گئی –) اور کہا : (اس میں کوئی کم تر نہیں –)

فہرستِ مضامین

عرض ناشر	۳
پیش لفظ	۵
مقدمہ	۷
حدیث (تعریف)	۹
اقسام حدیث	۱۷
تعارف کتب حدیث	۲۵
باب ـ ۱	۵۱
اللہ تعالی کے ذکر اور کلمۂ توحید کی فضیلت	
باب ـ ۲	۶۶
عقیدے کی درستگی	
باب ـ ۳	۷۶
اللہ تعالی کی مہربانی سے نیک اعمال میں کئی گنا اضافہ	
باب ـ ۴	۸۲
اللہ تعالی سے نیک گمان رکھنا	
باب ـ ۵	۸۷
اللہ کی اپنے نیک بندوں کے لئے تیار کردہ نعمتیں	
باب ـ ۶	۹۲
صرف اللہ کو پکارنا اور اسی سے پر امید رہنا چاہیے	
باب ـ ۷	۹۷
بندے سے اللہ کی محبت اور مخلوق پر اس محبت کا اثر	
باب ـ ۸	۱۰۱

Scanned with CamScanner

اولیاء اللہ سے دشمنی رکھنے کا نتیجہ
۱۰۳
باب ۔ ۹
اللہ تعالیٰ کا ڈر اور خوف گناہوں کی
معافی کا سبب ہے
۱۱۲
باب ۔ ۱۰
آدم علیہ السلام کی تخلیق کی کیفیت
۱۲۰
باب ۔ ۱۱
اولاد آدم کی ان کی ماؤں کے پیٹ میں
تخلیق کی کیفیت
۱۲۷
باب ۔ ۱۲
رب العزت کا رحم سے خطاب
۱۳۰
باب ۔ ۱۳
نماز سے متعلق احکام
۱۵۷
باب ۔ ۱۴
نماز ضحی کی فضیلت
۱۶۷
باب ۔ ۱۵
اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت
۱۷۳
باب ۔ ۱۶
روزے اور ان کی فضیلت
۱۸۰
باب ۔ ۱۷
نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی اپنی
امت کے لئے عرفہ کے دن کی دعا اور
قربانی کے دن کا خطبہ
۱۸۳
باب ۔ ۱۸
جہاد فی سبیل اللہ اور شہداء کی فضیلت
۱۹۶
باب ۔ ۱۹
امت محمدیہ کے اعمال کی جزا کئی گنا ہے
۱۹۸
باب ۔ ۲۰
تورات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم
کی صفات

باب ۔ ۲۱
مصیبت پر صبر کرنے کا انعام ۲۰۰

باب ۔ ۲۲
بدلہ لینے میں زیادتی نہیں ہونی چاہیے
اور صرف مجرم سے قصاص لینا چاہیے ۲۰۶

باب ۔ ۲۳
نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم کی اپنی
امت پر شفقت اور اس کے لئے دعا ۲۱۰

باب ۔ ۲۴
اللہ کی رحمت اس کے غصے پر غالب آتی ہے ۲۱۶

باب ۔ ۲۵
نذر سے اللہ کی مشیئت تبدیل نہیں ہوتی ۲۲۲

باب ۔ ۲۶
فضائل کے ارتکاب کے لئے ابھارنا اور
رذائل سے منع کرنا ۲۲۵

باب ۔ ۲۷
موسی اور خضر علیہما السلام کی ملاقات
کے اسباب ۲۳۵

باب ۔ ۲۸
خودکشی کی سزا جہنم ہے ۲۳۸

باب ۔ ۲۹
کوئی شخص اللہ تعالی کے فضل سے مستغنی
نہیں ہے ۲۴۹

باب ۔ ۳۰
قبیلہ اسلم کو اللہ سلامت رکھے ۲۵۱

باب ۔ ۳۱
قرآن مجید کی قراءت کا آسان ہونا اور
راتوں کو اس کی تلاوت کی فضیلت ۲۵۳

باب ۔ ۳۲
اعمال میں اخلاص کی فضیلت اور ریاکاری کی ۲۵۸

Scanned with CamScanner

مذمت

باب ـ ۳۳ ۲٦۷
جو اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ اس
سے ملنا پسند کرتا ہے

باب ـ ۳۴ ۲۷٦
یوم حشر اور اس کے احوال

باب ـ ۳۵ ۲۸۲
اللہ تعالی زمین کو لپیٹ کر کہے گا : میں
ہوں بادشاہ

باب ـ ۳٦ ۲۸۷
شفاعت کے بارے میں چند احادیث

باب ـ ۳۷ ۳۴۰
قیامت کے دن بندے کی اللہ کے سامنے پیش
ہونے کی کیفیت

باب ـ ۳۸ ۳۵۱
کافروں پر جنت حرام ہے اور قرابت داری
کوئی نفع نہ دے گی

باب ـ ۳۹ ۳۵۵
جنت اور دوزخ کا جھگڑا

باب ـ ۴۰ ۳٦۰
حوض کوثر پر پیش آمدہ واقعات

باب ـ ۴۱ ۳٦۴
قیامت کے دن موت کو ذبح کر دیا جائے گا

باب ـ ۴۲ ۳٦۸
جنت اور دوزخ کو ڈھانپ دیا گیا ہے

باب ـ ۴۳ ۳۷۳
مومنین کی رویت باری اور جنتیوں سے اللہ
کا خطاب

* * * * * * * * * * * * * * *

* قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا آدمی وہ ہوگا جس کی بدزبانی سے بچنے کے لئے لوگ اسے چھوڑ دیں –

* اچھے ساتھی اور برے ساتھی کی مثال ایسی ہے جیسے مشک فروخت کرنے والا اور بھٹی دھونکنے والا –

* بدگمانی سے بچو کیوں کہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے – کسی کی بات پر کان مت لگاؤ ، جاسوسی نہ کرو ، باہم ایک دوسرے پر حرص نہ کرو ، بغض نہ رکھو ، ایک دوسرے کی طرف پیٹھ پھیر کر نہ بیٹھو بلکہ خدا کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ –

* سات مہلک چیزوں سے بچو :–

- اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا –
- جادو کرنا –
- جس جان کا قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے اسے ناحق قتل کرنا –
- یتیم کا مال کھانا –
- سود کھانا –
- لڑائی کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگنا –
- خاوند والی پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا –

* اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ ہے کہ جس پر ہمیشگی ہو اگرچہ کم ہی ہو –

* اللہ کے نزدیک مبغوض ترین انسان وہ ہے جو سخت جھگڑالو ہے –

* حیا ایمان کا جز ہے

جوامع الکلم